صدیقہ کائنات ام المومنین

سیدہ عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

فضائل بزبان قرآن

خلیفۂ چہارم امیر المومنین

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ

دور خلافت کے واقعات

ٹارگٹ کلنگ

سیاسی جماعتیں

چور مچائے شور کر رہی ہیں

سانحۂ داتا دربار

کے اصل ملزمان بے نقاب

پاکستان میں

سیلاب کی تباہ کاریاں

حضرۃ العلامہ امام اہل سنت

مولانا علی شیر حیدری شہید

رحمۃ اللہ علیہ

کے یوم شہادت پر خصوصی تحریر

قائد اہل سنت

علامہ محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کا

مدیران جرائد، صحافیوں، کالم نگاروں اور ٹی وی اینکر پرسنز کے نام ایک پیغام

وطن عزیز پاکستان اس وقت جن حالات سے گزر رہا ہے، آپ اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔ان حالات میں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے اور ایک دوسرے کو زیر کرنے کی پالیسی چھوڑ کر پاکستان کے استحکام اور وطن عزیز کے دفاع کیلئے اتحاد و یگانگت کی فضا قائم کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔
الحمدللہ! ہم نے ہمیشہ یہ فضا قائم کرنے کی بھر پور کوشش کی ہے۔ہم نے ہمیشہ فسادات کے خاتمہ کے لئے حکومت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا ہے۔حکومتی سطح پر بنائی جانے والی تمام کمیٹیوں کی تائید اور ان میں شریک ہو کر ان فسادات کے خاتمہ کیلئے قانون سازی کرنے کی کوشش کی ہے، ملی یکجہتی کونسل، مولانا نیازی کمیٹی، ڈاکٹر اسرار احمد کی سربراہی میں بننے والی کمیٹی اور متحدہ علماء بورڈ میری اس بات کے گواہ ہیں۔مگر شومئی قسمت! کہ ہماری خدمات کو ہمیشہ پس پشت ڈالا گیا اور ہمارے ساتھ ہمیشہ ناروا سلوک کیا گیا ہے، ہمیں ہمیشہ دیوار کے ساتھ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔پنجاب میں ہونے والے حالیہ کریک ڈاؤن میں بھی بالا امتیاز ہمیں نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ہمارے کارکنوں کے گھروں پر دھاوا بولا جاتا ہے، چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے پولیس اس انداز میں گھروں میں داخل ہوتی ہے جیسے وہ کسی دشمن کے گھر میں داخل ہو رہی ہے۔مولانا حق نواز جھنگویؒ اور چار دفعہ ایم این اے منتخب ہونے والے مولانا محمد اعظم طارق کے گھروں میں مردوں کی غیر موجودگی میں پولیس کا داخلہ اور وہاں جا کر گھر کے ساز وسامان کو الٹ پلٹ کر چیک کرنا انتہائی افسوسناک عمل ہے۔پاکستان کا حکمران طبقہ جن میں سے بہت سارے ایسے ہیں (وفاقی وصوبائی) جو الیکشن میں ہمارے بھرپور تعاون سے کامیاب ہو کر آج وزارتوں اور اسمبلیوں کے مزے لوٹ رہا ہے، اس مشکل گھڑی میں ہمارے کارکنوں سے منہ پھیر کر غیروں کے ایماء پر اپنوں کو دیوار کے ساتھ لگانے کی کوشش کر رہا ہے۔

جناب من! اللہ رب العزت نے آپ کو بڑی عزت سے نوازا ہے، آپ کی بات کو اہمیت کے ساتھ دیکھا پڑھا جاتا ہے۔آپ ہمیشہ مظلوموں کے حامی رہے ہیں اور پاکستان کو درپیش مسائل پر پاکستان کے حکمرانوں کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ہیں۔میری خواہش ہے کہ آپ اس موقع پر ہم مظلوموں کے ساتھ ہونے والی اس زیادتی پر اپنے قلم کو جنبش دیں اور مظلوموں کے حامی ہونے کا بھر پور ثبوت دیں۔میں نے بغیر کسی لگی لپٹی کے اور مکمل دیانتداری کے ساتھ اپنے تمام ٹی وی انٹرویوز اور پریس کانفرنسز میں اس بات کو بطور چیلنج کے بیان کیا ہے کہ اگر دہشت گردی میں ہمارے ملوث ہونے کے کوئی ثبوت ملتے ہیں تو On the record پیش کیے جائیں ہم ہر طرح کی سزا قبول کرنے کو تیار ہیں۔مگر میری اس بات پر کبھی غور کرنے کی زحمت نہیں کی گئی۔میں آپ کے ذریعہ سے ایک مرتبہ پھر حکام بالا کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک روا رکھنے کی بجائے میری پیشکش پر غور کیا جائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کی جائے اور بتایا جائے کہ ہمیں کس جرم کی سزا دی جا رہی ہے۔اگر واقعی ہمارے خلاف ٹھوس ثبوت موجود ہیں اور ہم دانستہ یا نادانستہ پاکستان کے مفادات کے خلاف استعمال ہوئے ہیں اور ہم پاکستان کے مجرم ہیں تو ہم اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور ملک دشمن افراد کو ہر طرح کی سزا دینے کی تائید کرتے ہیں۔مگر بلاتحقیق وتفتیش ہمارے خلاف یہ سلسلہ بند ہونا چاہیے۔

میں آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ میری ان معروضات پر ضرور غور فرمائیں گے اور ہم مظلوموں کی حمایت کر کے عنداللہ سرخرو ہونگے۔

والسلام

(مولانا) محمد احمد لدھیانوی
سربراہ: (کالعدم) سپاہ صحابہؓ پاکستان
برائے رابطہ: 0300-6637755
0333-6033297

CamScanner

ناموس صحابہ واہل بیت کے تحفظ کا علمبردار

سلسلہ وار

نظامِ خلافتِ راشدہ

خیرپور سندھ

رمضان المبارک 1431ھ — شمارہ نمبر 10

بانی

قائد اہلسنت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ

فہرست

حفاظت قرآن	افادات مولانا عبدالشکور	7
فضائل رمضان المبارک	محمد ہارون قاسمی	10
سپاہ صحابہ دہشت گرد نہیں	انٹرویو قائد اہلسنت	11
سیدنا علی المرتضیٰ	ابوامامہ ابوبکر فاروقی	23
حضرت امی عائشہ صدیقہؓ	حافظ ارشاد احمد دیوبندی	27
سانحہ داتا دربار کے اصل ملزم	ابوبکر طاہر	31
25 سالہ کارکردگی	شاہد فاروقی	34
علی شیر حیدری شہیدؒ	محمد احمد لدھیانوی	35
اجماع صحابہ معصوم ہے	ڈاکٹر خالد محمود	37
علوم لکھنوی کا وارث	محمد یونس قاسمی	39
اسلام دشمنوں کی چالیں	محمد علی نقشبندی	41
گستاخ صحابہ کا انجام	خدابخش ٹنڈو آدم	44
زندگیاں صحابہ کی	ارشاد حیدری پشاور	45
میری کہانی میری زبانی	مولنا عبد الطیف	47
پریشانیوں کا روحانی حل	قاری عمر فاروق	49
کراچی ٹارگٹ کلنگ	تصور معاویہ	50

بیاد

حضرۃ العلامہ مولانا امیرِ عزیمت حق نواز جھنگوی شہیدؒ

حضرۃ العلامہ مولانا امیرِ عزیمت اسلام ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ

حضرۃ العلامہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ شہید ناموس صحابہؓ

چیف ایڈیٹر

انجنیئر طاہر محمود

Tahirengr@hotmail.com

ایڈیٹر

محمد یونس قاسمی

معاون ایڈیٹر

حافظ محمد عمر

فی شمارہ 30 روپے سالانہ -/400 روپے

رابطہ کے لیے 0300-7916396 0322-6344296

فرمان الٰہی عزوجل

جولوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام مخلوق سے بہترین ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ابدالاباد تک ان میں رہیں گے جو ان (صحابہ) سے خوش ہیں اور وہ اللہ سے خوش ہیں یہ (صلہ) ان کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہے۔ (پارہ:20)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان رسول ﷺ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت کرنا کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں اور جس کو جنت کا وسط پسند ہو تو وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سے منسلک ہو جائے اس لیے کہ الگ رہنے والے کے ہمراہ شیطان ہو گا۔ (مشکوٰۃ ص:554)

اللہ پاک کا فیصلہ

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

آپ نے دیکھا جن لوگوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیوقوف کہا اللہ تعالیٰ نے خود انہی کو بیوقوف اور احمق قرار دیا، اس قرآنی اصول کا تقاضا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کے مخالفین جن الفاظ سے یاد کریں گے ہم ان کو انہی لفظوں میں پکاریں گے۔ یہ خدائی سنت اور مقتضائے قرآن ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قدیم روافض نے صرف بیوقوف کہا لیکن جدید روافض اور خمینی کے پیروکاروں نے ان مقدس ہستیوں کو کافر، منافق، مرتد، جہنمی شیطان العیاذ باللہ دنیا کی غلط سے غلیظ ترین گالیاں دی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم شیعہ کو انہی الفاظ سے یاد کرتے ہیں ہمارا یہ انداز ذاتی یا اختراع شدہ نہیں بلکہ قرآنی اور خدائی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنے سے خدا کا سارا دین باطل ہو جاتا ہے۔ آنے والے ان حالات سے خدا سے زیادہ کون واقف تھا۔ اس ہستی نے 1400 سو سال قبل ہی منافقین مدینہ اور روافض قدیم کے اعتراضات کو صرف اسی جامع پیرائے میں آخری نکتے تک پہنچا دیا ہے کہ اگر قرآن کریم میں صرف یہی آیات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفائی میں نازل ہوتیں اور اس کے علاوہ کوئی حکم ان کے تقدس پر شاہد نہ بھی ہوتا تب بھی ان کی عظمت و تقدس میں اس خدائی حکم کے بعد کسی مزید تاکید کی ضرورت نہ تھی۔

(از: اسلام میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی آئینی حیثیت)

فکر جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

شاید کوئی کہے تو اکیلا بولتا ہے اور کوئی نہیں بولتا جس نے ناموس اصحاب رسول کے موضوع پر محنت کی وہ بولا اور بولنے کا حق ادا کیا؟ محنت کی تھی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بولنے کا حق ادا کیا؟ محنت کی تھی اس عنوان پر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے، اس نے تحفہ اثنا عشری لکھ کر رفض کو ہاں گھسیٹ دیا جہاں سے اس نے جنم لیا تھا، محنت کی تھی اس عنوان پر امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے، اس رفض کو لوہے کے چنے چبوا دیے۔ محنت کی تھی اس عنوان پر علامہ دوست محمد قریشی نے، اس نے دنیائے روافض کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا۔ محنت کی تھی اس عنوان پر علامہ عبدالستار تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے، دنیا اس کی تصدیق کرتی ہے دنیا اس کے علم و فہم کو مانتی ہے تو جس نے اس موضوع کو پڑھا اس نے آواز اٹھائی جس نے نہیں پڑھا اس کا اپنا جرم ہے۔ وہ کیوں آواز نہیں اٹھاتا جو جانتا ہے اس کو تو بولنا چاہیے (اقتباس تاریخی خطاب شکوہ جواب شکوہ، مظفر گڑھ)

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا حق نواز شہید رحمۃ اللہ علیہ کی روحیں آج خوش ہوں گی کہ ہم نے ان کے مشن اور نصب العین کا سودا نہیں کیا اور دنیوی عیش و آرام کے لیے صحابہ دشمنوں اور بے نظیر حکومت کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ علماء دیوبند کی تاریخ پر دھبہ نہیں لگایا۔ ایک بھی دینی عالم اور اسلامی فرزند کو شرمندہ نہیں کیا ہے۔

پابہ زنجیر کرو یا دار پہ کھینچو ہم کو
ہم نے ہر دور کے آمر سے بغاوت کی ہے

(تاریخی خطاب سے اقتباس)

فرمودات اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

ہم جب اسمبلی میں گئے ہم نے فوری طور پر ناموس صحابہ بل پیش کیا، اسمبلی میں تو میں اکیلا ہوں لیکن جب اخلاص ہو، مشن پر کوئی بندہ کاربند ہو، پھر وہ تنہا بھی ہو تو ہزاروں جیسا ہوتا ہے۔ ہم نے اپنے موقف کو اسمبلی میں پیش کیا۔ پچھلی قومی اسمبلی میں 35 آدمیوں نے بل پر دستخط کیے تھے اور جب بل قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو پورے ایوان نے اسے متفقہ طور پر پاس کیا لیکن اسمبلی ٹوٹ گئی، اب جب موجودہ اسمبلی بنی اور یہ بل جو پہلے چند سطروں پر مشتمل تھا آج تین صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تفصیلی بل کو جب ہم نے اسمبلی میں پیش کیا تو 75 ارکان اسمبلی نے اس پر دستخط کیے۔ رافضیو! انتظامیہ کے لوگو! انتظامیہ میں گھسے رافضیوں کے گماشتو! تم ہمارا راستہ کہاں کہاں روکو گے؟ عوام ہمارے ساتھ ہیں، نمائندے ہمارے ساتھ ہیں میدانوں کی جنگ بھی ہم جیت چکے ہیں ایوانوں کی جنگ بھی ہم جیت چکے ہیں۔

(انٹرنیشنل حق نواز شہید کانفرنس)

سیلاب کی تباہ کاریاں اور قومی یکجہتی کی ضرورت!

پاکستان کی تاریخ کا بدترین سیلاب جس نے گلگت سے لے کر سندھ کے ساحلی علاقوں تک تباہی کی اندوہناک اور دل ہلا دینے والی داستانیں رقم کی ہیں جس میں سینکڑوں بچے، بوڑھے اور جوان زندگی کی بازی ہار گئے، ہزاروں جانور پانی کی نذر ہو گئے لاکھوں ایکڑ اراضی پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں سینکڑوں مکان منہدم ہو گئے کئی گاؤں صفحہ ہستی سے مٹ گئے اتنی بڑی تباہی و بربادی کے باوجود ہماری سیاسی جماعتوں کے قائدین ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہے ہیں صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری غیر ملکی دورہ پر گئے تو کسی جیالے نے تقریب کے دوران دونوں جوتے ان کی طرف اچھال دیے جس سے ہمارے صدر محترم بھی جوتوں والے سربراہان مملکت کی صف میں شامل ہو گئے ، بظاہر یہ فعل کسی ایک شخص کی ذہنی تسکین کا باعث بنا ہو گا لیکن اس سے ہمارے ملک کی جو بدنامی ہوئی وہ ہماری پوری قوم کے لئے باعث شرم ہے، اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے اس واقعہ پر بھی کچھ لوگوں نے سیاسی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کی پیپلز پارٹی کے بعض وزراء نے اس واقعہ کی سرے سے ہی تردید کر کے عالمی میڈیا کو یہ افسوس ناک واقعہ اچھالنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ موجودہ سیلاب پاکستانی قوم کے لئے بہت بڑا امتحان ہے جس میں براہ راست دو کروڑ سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں، تمام سیاسی، مذہبی، کالعدم اور غیر کالعدم جماعتوں اور ان کے قائدین کو مل بیٹھ کر اس امتحان سے سرخرو ہونے کے لئے راہیں تلاش کرنی چاہئیں اہلسنت والجماعت کے سربراہ مولنا محمد احمد لدھیانوی نے تمام کارکنوں کو سیلاب زدگان کی امداد کے لئے سر توڑ کوشش کرنے کا حکم جاری کیا ہے، سیلاب زدگان کی امداد کے لئے افواج پاکستان نے محنت، لگن اور جاں فشانی کے ساتھ کام کیا اس کے ساتھ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اور وزیر اعلیٰ سندھ بھی دن رات سیلاب زدگان کے شانہ بشانہ اس خدائی امتحان سے سرخرو ہونے کے لئے کوشاں ہیں۔

پاکستان کے مخیرّ حضرات، مذہبی جماعتوں کے سربراہان اور علماء کرام کو بھی سیلاب زدگان کی امداد اور بحالی کے لئے کمر بستہ ہو جانا چاہئیے ــــــــ یہ کسی ایک جماعت یا ایک فرد کا کام نہیں بلکہ پوری قوم کو یکجان ہو کر سیلاب زدگان کی بحالی اور نقصانات کے ازالہ کے لئے پوری توجہ اور خلوص دل کے ساتھ کام کرنا چاہئیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے الہامی خطاب سے اقتباس

ضرب حیدری

اس لئے صبر کا حکم بھی مومنوں کو ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ آپ پھر اعتراض کیوں کرتے ہیں؟ اگر وہ ماتم کرتے ہیں ہم اعتراض ماتم پر نہیں کرتے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمارا اصرار ماتم پر نہیں ہوتا۔ حکومتی میٹنگ میں جہاں ان کے بڑے موجود تھے۔ وہاں میں نے یہ بات کی تھی ۔۔۔۔۔۔ کہ ہمیں اعتراض ان کے ماتم پر نہیں ہے۔ ہمیں اعتراض جو ہے وہ اس پر ہے کہ ماتم ہمارے دروازے پر کیوں؟

روڈ بلاک کیوں؟

بازار بند کیوں؟

ہماری مسجد کے آگے کیوں؟

ہمارے مدرسے کے آگے کیوں؟

ہمارے گھر کے آگے کیوں؟

میں نے وہاں کہا کہ سکھ سور کھاتا ہے ہمیں اعتراض کیوں؟ ہم نہیں اعتراض کرتے ۔۔۔۔ اگر ہمارے دروازے پر آ کر ذبح کرے گا تو ہم اعتراض کریں گے۔ اگر کوئی شراب پیتا ہے تو ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے ۔۔۔۔۔ اگر کوئی ہمارے دروازے پر پیئے گا تو پھر ہمیں حق ہے اس کو روکنے کا۔ ہندو جوا کھیلتے ہیں ہمیں ان پر کوئی اعتراض نہیں۔ اگر ہمارے دروازے پر آ کر کھیلیں گے تو پھر اعتراض کریں گے۔ اس طرح میں نے کہا کہ یہ اپنے گھر پر ماتم کریں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہمیں اعتراض اس پر ہوتا ہے کہ ہمارے دروازے پر کیوں؟

ورنہ صبر کا حکم انہیں نہیں ہے ہمیں ہے ۔۔۔۔۔ یہ شوق سے ماتم کریں۔ بلکہ ایک ہمارا فرض ہے جو ہم پورا نہیں کر سکتے یہ کر رہے ہیں۔ کہ جس سینے میں بغض ہے صحابہ کرامؓ کا ۔۔۔۔۔۔۔ یہ سینہ اسی کا حق دار ہے۔ لیکن قانونی رکاوٹیں، کچھ مجبوریاں، کچھ ہماری سستی آڑے آتی ہے۔ اور ہم وہ کام نہیں کر سکتے ۔۔۔۔۔ یہ کرتے ہیں تو ہم انہیں کیوں روکیں گے؟

(برطانیہ میں خطاب سے اقتباس)

درس قرآن

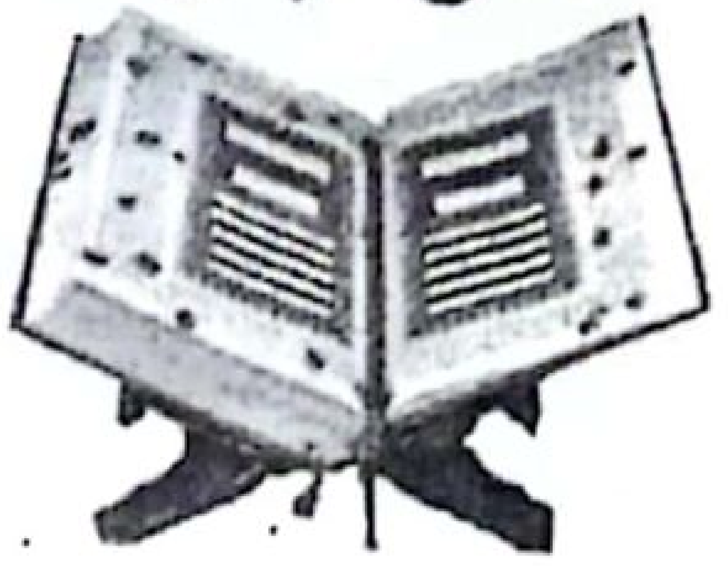

حفاظت قرآن

افادات: مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی

سورہ حجر آغاز پارہ 14 رکوع اول میں ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

ترجمہ: "بلاشک وشبہ (ہاں) ہم نے نازل کیا اس ذکر کو اور یقیناً ضرور ہم اس کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔"

یہ آیت نص صریح ہے قرآن مجید کے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ رہنے پر ہر قسم کی تحریف سے اور تمام نقائص سے اور تمام ان چیزوں سے جو اس کے ثبوت یا اس کی دلالت مقصودہ کی نوعیت میں خلل انداز ہوں کیونکہ خداوند قادر وقوی نے اس کی حفاظت بصیغہ استمرار اپنے ذمہ لی ہے اور خدا کی ذمہ داری میں تخلف محال ہے لہٰذا تحریف کا ناممکن اور محال ہونا ثابت ہوگیا۔

ایک دوسری آیت میں خداوند کریم کا ارشاد ہے:

سورہ حم سجدہ پارہ 24 رکوع 4 میں ہے:

ان الذین کفروا بالذکر لما جاء هم وانه لکتب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه .تنزیل من حکیم حمید.

ترجمہ: "یقیناً جن لوگوں نے اس ذکر کے ساتھ کفر کیا (وہ سخت سزا پائیں گے) اور یقیناً وہ ذکر بلاشبہ ایک عزت والی کتاب ہے جس کے پاس باطل نہیں آسکتا نہ اس کے سامنے سے، نہ اس کے پیچھے سے۔ اتاری ہوئی حکمت والے تعریف والے کی طرف سے۔"

فائدہ: یہ آیت بھی مثل سابقہ، ہر قسم کی تحریف کے ناممکن اور محال ہونے پر صراحتہً دلالت کرتی ہے۔

ذرا لطف بیان تو دیکھو آیت کو ایک مرتبہ غور سے پڑھو، دیکھو کہ دل قابو میں رہ سکتا ہے؟ سچ ہے:

مخدرات سر پردہ ہائے قرآنی
چہ دلبر ند کہ دل مے برند پنہانی

دیکھو پہلے قرآن کے منکروں کو بلیغ تہدید فرمائی اور قرآن کو ذکر کے نام سے یاد کیا تاکہ معلوم ہوجائے کہ قرآن مجید کا اصلی مقصد ذکر ہے اور جو لوگ قرآن کے منکر ہیں وہ ذکر کا انکار کر رہے ہیں، ذکر کے معنی اللہ کی یاد بندوں کے دلوں میں ہونا ہے اور ذکر ضد ہے غفلت کی۔

اس کے بعد قرآن مجید کی شان اعجازی کو بیان فرمایا تاکہ قرآن کی حقانیت کا یقین راسخ ہوجائے اور انکار کی قباحت روشن ہوجائے اور وہ شان اعجازی یہ ہے کہ:

"وہ عزت والی کتاب ہے باطل اس کے پاس نہیں آسکتا"

قرآن مجید کا باعزت ہونا بیان کر کے باطل کے قریب نہ جاسکنے کو بیان فرمانا قضایا قیاسا تھامعها یعنی دعویٰ مع دالدلیل کا عجیب لطف پیدا کر رہا ہے کیونکہ قرآن کا باعزت ہونا ہی کافی ضمانت اس بات کی ہے کہ باطل (جو ایک ذلیل شے ہے) اس کے پاس نہیں جاسکتا عزت والوں کے قریب ذلیل چیزوں کی رسائی کہاں۔

پھر یہ جو فرمایا کہ باطل اس کے سامنے سے بھی نہیں آسکتا اور پیچھے سے بھی نہیں آسکتا، سامنے اور پیچھے کی مراد میں مفسرین نے متعدد اقوال لکھے ہیں مگر "آنچہ ساقی ازل بجام مارنا۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نورانی انعکاس نے جو خاص بات ذہن میں ڈالی وہ یہ ہے کہ سامنے سے مراد وہ عالم قدس ہے جہاں سے وہ کتاب آئی اور پیچھے سے مراد یہ عالم کون وفساد ہے جہاں وہ کتاب پہنچی پس سامنے کا مطلب یہ ہوا کہ دربار الٰہی سے حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تک جن واسطوں سے یہ کتاب پہنچی وہ واسطے نہایت معتبر ہیں سہو ونسیان اور ہر قسم کے تصرفات سے خواہ وہ عمداً ہوں یا خطاءً اور ہر قسم کے شیطانی دسترس سے مامون ومحفوظ ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرشتے ہیں اور پیچھے کا مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے امت کی آئندہ نسلوں تک جن واسطوں سے یہ کتاب پہنچی قیامت تک پہنچتی رہے گی وہ واسطے بھی نہایت معتبر اور نہایت امین و مامون ہیں کیونکہ سلسلہ کے آغاز میں بہترین انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کاتبان وحی ہیں جن کے تقدس اور نیکوکاری پر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اعتماد کامل ہے اور صحابہ کرام کے بعد تواتر نے سلسلہ کو واجب الاعتماد بنادیا ہے۔

یہ مطلب سامنے اور پیچھے کا جو بیان کیا گیا اس کی روشن تائید دوسری آیات سے ہوتی ہے مثلاً سورہ تکویر میں عالم قدس کے واسطوں کا معتبر ہونا اس عنوان سے بیان فرمایا گیا کہ:

فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس واللیل اذا عسعس والصبح تنفس انه لقول رسول کریم ذی قوة عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین .(سورة تکویر پارہ 30)

ترجمہ: "پس قسم کھاتا ہوں میں پیچھے پلٹ جانے والے چھپ جانے والے تاروں (رات کا آخری حصہ) اور رات کی جب وہ ختم ہونے لگے اور صبح کی جب وہ شروع ہو کہ یقیناً وہ قرآن بلاشبہ نقل کیا ہوا ہے ایک عزت والے قاصد (یعنی جبریل) کا ہے جو قوت والا ہے صاحب عرش کے پاس جگہ پانے والا ہے (بہت سے فرشتوں کا) افسر ہے اور اس دربار میں امانت والا ہے۔"

مثلاً شورہ میں عالم کون وفساد کے واسطوں کا معتبر ہونا اس عنوان

قرآن ہر قسم کی تحریف سے پاک ہی نہیں بلکہ اس کے اندر تحریف ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔

نزول قرآن سے قیامت کی صبح تک کوئی باطل قرآن کے نزدیک نہیں آسکتا یہی وجہ ہے کہ شیعہ میں کوئی قرآن کا حافظ نہیں ہوسکتا۔

سے بیان فرمایا گیا ہے:

فی شاہ ذکرہ فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطھرۃ بایدی سفرۃ کرام بررۃ

(سورۃ عبس پارہ 30)

ترجمہ: "پس جو چاہے اس نصیحت کو یاد کرے عزت دیئے ہوئے بلند رتبہ پاکیزہ صحیفوں میں جو ہاتھوں میں ہیں نیکوکار لکھنے والوں کے۔"

یہ قرآن مجید کا اہتمام شان ہے کہ وہ جن جن واسطوں سے بندوں تک پہنچا خواہ وہ واسطے عالم قدس کے ہوں یا اس عالم دنیا کے ان واسطوں کا تزکیہ اور ان کی تقدیس خود قرآن مجید میں نازل ہوئی تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ:

پیراں نمی پرند و مریداں می پرانند

سامنے اور پیچھے کا دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سامنے سے مراد زمانہ موجود لیا جائے یعنی نزول قرآن کا زمانہ اور پیچھے سے مراد زمانہ بعد نزول یعنی قرن صحابہ سے لے کر قیامت تک کا زمانہ۔ حاصل یہ ہوا کہ وقت نزول (یعنی عہد نبوی) میں بھی باطل قرآن مجید کے پاس نہیں آ سکتا اور وقت مابعد نزول یعنی رحلت نبوی ﷺ کے بعد سے قیامت تک بھی باطل اس کے پاس نہیں آ سکتا۔

باطل خلاف حق کو کہتے ہیں لہٰذا جو جو چیزیں خلاف حق کہی جا سکتی ہیں وہ کوئی بھی قرآن مجید کے قریب نہیں جا سکتیں اور ظاہر ہے کہ تحریف بھی خلاف حق ایک چیز ہے پس اس آیت سے ثابت ہو گیا کہ تحریف، قرآن مجید کے قریب نہیں جا سکتی خداوند قادر ذوقی کے اس فرمانے کے بعد تحریف کا نقلاً محال ہونا محل کلام نہ رہا۔

آخر آیت میں ارشاد فرمایا کہ یہ کتاب ہماری طرف سے نازل ہوئی ہے اور اپنی ذات اقدس کو دو صفتوں کے ساتھ موصوف فرمایا: حکیم اور حمید۔ یہ دونوں صفتیں اس مقام پر عجیب تناسب رکھتی ہیں مضمون سابق کے لئے دلیل کا فائدہ دے رہی ہیں حکیم کا دلیل ہونا اس لئے کہ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء اور قرآن مجید کو خاتم الکتب قرار دیا گیا تو قرآن مجید ہر زمانہ میں تا قیام قیامت موجود اور محفوظ رکھا جائے اور حمید کا دلیل ہونا اس لئے کہ حمید اسی کو کہتے ہیں جس کی ذات میں کوئی صفت نقص نہ پائی جائے اور ظاہر ہے ختم نبوت کے بعد قرآن مجید کی حفاظت نہ کرنا خصوصاً جب کہ حفاظت کا وعدہ بھی ہو چکا اور وعدہ بھی پیش گوئی کی شکل میں اعلیٰ درجہ کا نقص ہے۔

لطف بیان ظاہر کرنے میں کچھ طول ہو گیا مگر پھر بھی میں خیال کرتا ہوں کہ وہ وجدانی اور ذوقی حالت بیان میں نہ آ سکی۔

گر مصور صورت آں دل ستاں خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش راچساں خواہد کشید

سورہ قیامہ پارہ 29 میں ہے:

لا تحرک به لسانک لتعجل به ان علینا جمعه وقرانه فاذا قرانه فاتبع قرانه ثم ان علینا بیانه.

ترجمہ: "نہ جنبش دیجئے اے نبی اپنی زبان کو اس لئے کہ جلد یاد کر لیں قرآن کو بتحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرا دینا (مصاحف میں) اور اس کا پڑھانا۔ لہٰذا جب ہم اس کو پڑھیں (یعنی وحی نازل کریں) تو اس کے پڑھنے کا اتباع کیجئے (یعنی سنیئے، سننے کے وقت خود تلاوت نہ کیجئے) پھر بتحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا واضح کرنا۔

قرآن کا ہر قسم کی تحریف سے پاک ہونا نہ صرف شیعہ کے مقابلہ میں بلکہ تمام مخالفین اسلام کے سامنے ایک زبردست معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

فائدہ: جب وحی الٰہی نازل ہوتی تھی اور خدا کا فرشتہ قرآن مجید لے کر آتا تھا تو رسول خدا ﷺ اس خوف سے کہ کہیں کوئی لفظ یاد کرنے سے نہ رہ جائے فرشتہ کی تلاوت کے ساتھ ساتھ خود بھی تلاوت کرتے جاتے تھے جس کی وجہ سے بیک وقت دو کام آپ کو کرنا پڑتے تھے ایک فرشتے کی تلاوت کا سننا، دوسرے خود اپنی تلاوت کو ادا کرنا، ظاہر ہے کہ اس میں بڑی مشقت آپ ﷺ کو ہوتی تھی۔ حق تعالیٰ کو آپ (ﷺ) کی تکلیف گوارا نہ ہوئی اور کئی آیتوں میں آپ (ﷺ) کو اس مشقت سے روکا گیا ایک آیت میں فرمایا:

ولا تعجل بالقران من قبل ان یقضیٰ الیک وحیه

ترجمہ: "نہ عجلت کیجئے قرآن کے ساتھ (یعنی اس کے یاد کرنے میں) قبل اس کے کہ اس کی وحی ختم ہو۔"

اور ایک اور آیت میں فرمایا:

سنقرئک فلا تنسیٰ

ترجمہ: "ہم آپ کو پڑھا دیں گے (یعنی ہمارا فرشتہ تلاوت کرے گا) تو آپ نہ بھولیں گے۔"

یہی مضمون آیت مبحوثہ میں بھی فرمایا گیا مگر بڑے اہتمام کے ساتھ کہ اے نبی آپ مذکورہ بالا مشقت نہ اٹھائیے قرآن مجید کے متعلق تو قیامت تک کی ضروریات کا اہتمام ہم اپنے ذمے لے چکے۔ (ذرا ایک عبرت آمیز نظر اس بات پر ڈالو کہ خداوند قادر قوی نے اپنی ذمہ داری کو کس شکل میں پورا کیا تو عجیب در عجیب نظارے قدرت کاملہ کے تمہارے سامنے آ جائیں گے

جلوہ مفت است اگر دیدہ بینائے ہست

ان شاء اللہ کچھ بیان اس کا پہلی آیت کی بحث میں آئے گا

فانتظروا انی معکم من المنتظرین

اس کا مصحف میں جمع کرا دینا ہمارے ذمہ اس کے درس و تدریس کا دنیا میں قائم رکھنا ہمارے ذمہ، اس کے مطالب کی توضیح و تفسیر کا قائم رکھنا ہمارے ذمہ۔ (یہ ایک بڑی چیز ہے قرآن مجید کے تواتر کا بے مثال حصن حصین اسی درس و تدریس کی بدولت قائم ہے اور اس درس و تدریس کے قائم رکھنے کے لئے حق تعالیٰ نے اپنی مراد کا سب سے بڑا آلہ جارحہ امیر المؤمنین فاروق اعظم ؓ کو قرار دیا۔

کما سیجی ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی بھی بڑی ضرورت تھی اور اس کام کو سوائے خدا کے کوئی کر بھی نہ سکتا تھا، اس عالم کون و فساد کا خاصہ لازمہ ہے کہ کوئی زبان اور اس کے محاورات دنیا میں ہمیشہ قائم نہیں رہتے اور جس وقت وہ زبان رخصت ہوتی ہے اس زبان کی کتابیں معمی اور چیستان بن جاتی ہیں مگر ایک قرآن اور صرف ایک قرآن ہے کہ اس کی زبان اور اس کے محاورات چودہ سو برس گزرنے پر بھی زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔ فنعم قادر اللہ

اس آیت سے بھی قرآن مجید کا ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہونا ثابت ہوتا ہے اور تحریف کی رسائی قرآن تک محال د

قرآن کا اہتمام شان ہے کہ جن جن واسطوں سے بندوں تک پہنچا ان تمام واسطوں کا تزکیہ اور تقدیس خود قرآن مجید میں نازل ہوئی ہے

ناممکن ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب قرآن کا مصحف میں جمع کرانا اوراس کے درس کا دنیا میں قائم رکھنا خدا نے اپنے ذمہ لیا اور ظاہر ہے کہ یہ سب ذمہ داریاں اصلی قرآن کے لئے ہیں لہٰذا ناممکن ہے کہ وہ محرف صورت میں جمع ہو محرف درس قائم رہے ورنہ خلف وعد لازم آئے گا اس آیت کی بہترین تفسیر مسند الوقت حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی عدیم المثال کتاب ازالۃ الخفاء مقصد اول فصل سوم میں ہے۔ جو ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سورہ حجر میں فرمایا:

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

ترجمہ: ''بتحقیق ہم نے اتارا ہے قرآن کو اور بتحقیق ہم اسکی نگہبانی کرنے والے ہیں۔

اور سورہ قیامہ میں فرمایا کہ:

لا تحرک به لسانک لتعجل به ان علینا جمعه قرانه فاذا قرانه ثم قرانه ثم ان علینا بیانه

ترجمہ: ''یعنی مت جنبش دیجئے قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو تاکہ جلدی کریں آپ اس کے یاد کرنے میں بتحقیق وعدہ ہے ہمارے ذمہ اس کے جمع کرا دینے اور پڑھانے کا پس جب پڑھیں ہم قرآن کو یعنی نازل کریں اس کو تو اس کی قرأت کی پیروی کیجئے اس کو سنیئے پھر (ہم کہتے ہیں کہ) بتحقیق ہمارے ذمہ وعدہ ہے اس کے واضح کرنے کا۔''

مسلم نے عیاض جمار کی حدیث میں نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ اپنے پروردگار تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا اے نبی میں نے تم پر ایک قرآن اتارا ہے جس کو پانی دھو نہیں سکتا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمام بنی آدم کی کوششیں قرآن کے فنا کرنے میں صرف ہو جائیں تو بھی لوگ اس پر قادر نہ ہوں گے۔ یہ حدیث حفظ قرآن (یعنی آیت انا له

قرآن کے وقت بہت مشقت کرتے تھے۔ ازاں جملہ یہ کہ آپ جلدی جلدی اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ اپنی زبان کو جلدی یاد کرنے کے لئے حرکت نہ دیجئے۔ تحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع اور اس قرآن کے جمع سے مراد حضرت کے سینہ میں جمع کر دینا اور قرآن سے مراد آپ (ﷺ) کو پڑھا دینا۔ پھر جب ہم اس کو پڑھیں تو اس کے پڑھنے کی آپ (ﷺ) پیروی کیجئے۔ یعنی سنیئے اور چپ

ہمارے ذمہ قرآن کو مصاحف میں جمع کرا دینے کا وعدہ ہے اور ہم آنحضرت (ﷺ) کی امت کے قراء اور عوام کو توفیق دینگے اس کی تلاوت کی تاکہ تواتر کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے

رہیئے اس کے بعد بتحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان یعنی ہمارے ذمہ ہے کہ ہم آپ (ﷺ) کو پڑھا دیں، رسول خدا ﷺ کا دستور یہ ہو گیا کہ اس کے بعد جبریل آپ (ﷺ) کے پاس آتے تو آپ (ﷺ) خاموشی سے سنتے اور جب جبریل چلے جاتے تو ان کے پڑھنے مطابق آپ (ﷺ) پڑھتے۔

ترجمہ: اس روایت میں مرفوع صرف اتنا ہی حصہ ہے جس میں آنحضرت ﷺ کا حال ہے اور جمع کی تفسیر سینہ میں جمع کرنا یہ ابن عباس کی اپنی سمجھ کی بات ہے۔

فائدہ: فقیر کہتا ہے کہ اس تفسیر میں اعتراض ہے کیونکہ تین لفظوں (یعنی جمع اور قرآن اور بیان) سے یکدم ایک ہی معنی مراد لینا بعید از بلاغت معلوم ہوتا ہے۔ اس سے یہ اصول تفسیر کا معلوم

ہاں مسنقر لک فلا تنسی کی تفسیر میں اس مضمون کے بیان کرنے کی گنجائش ہے۔

زیادہ مدلل قول آیت کی تفسیر میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان علینا جمعه کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے ذمہ قرآن کو مصاحف میں جمع کرا دینے کا وعدہ ہے اور قرانه کے معنی یہ ہیں کہ ہم توفیق دیں گے آنحضرت ﷺ کی امت کے قراء اور ان کے عوام کو اس کے تلاوت کی تاکہ تواتر کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے۔ خدائے تعالیٰ عالی فرماتا ہے کہ اے نبی آپ اس فکر میں نہ رہیئے کہ قرآن آپ کے دل سے فراموش نہ ہونے پائے اور اس کے تکرار کی مشقت نہ اٹھایئے (یہ بھی منجملہ معجزات کے تھا کہ آنحضرت ﷺ تکرار کی محنت جیسا کہ جمہور اہل اسلام قرآن کے حفظ میں کرتے ہیں نہ کرتے تھے جبریل سے سنتے ہی آپ (ﷺ) کے دل میں جاگزیں ہو جاتا تھا) اس فکر کی کیا ضرورت ہے، ہم نے ان چیزوں کو اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ جو آپ کی تبلیغ سے بھی کئی درجہ پیچھے کی ہیں اور وہ قرآن کا مصاحف میں جمع کرا دینا اور امت کے خاص و عام سب کا اس کو پڑھنا لہٰذا آپ (ﷺ) اپنے دل کو اس کے حفظ کی مشقت میں مشغول نہ کیجئے، بلکہ جب ہم جبریل کی زبان سے تلاوت کریں تو اس کے سننے کے درپے رہیئے، پھر ہمارے ذمہ قرآن کی توضیح بھی ہے۔ ہر زمانے میں ایک جماعت کو ہم لغات قرآنیہ کی شرح اور نزول آیات کے اسباب بیان کرنے کی توفیق دیتے رہیں گے تاکہ اس حکم کا مصداق بیان کریں یہ سب کام آپ کے حفظ اور آپ کی تبلیغ سے کئی درجہ بعد کے ہیں۔

چونکہ تمام آیات قرآنیہ ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں یعنی ایک آیت دوسری آیت کی مصدق ہے اور اصلی مفسر قرآن عظیم کے آنحضرت ﷺ ہیں لہٰذا ہر آیت کا وہ مطلب مراد لینا چاہیے جس کی تائید دوسری آیات اور سنت سے ہوتی ہے چنانچہ ہمارا بیان کیا ہوا مطلب ایسا ہے۔ قرآن کی حفاظت جس کا وعدہ خدا نے (انا له لحافظون میں) کیا ہے وہ اس شکل میں پورا ہوا

دنیا کا خاصہ ہے کہ کوئی زبان اور اس کے محاورات دنیا میں ہمیشہ قائم نہیں رہتے جس وقت زبان رخصت ہوتی ہے اس کی کتابیں بھی چیستان بن جاتی ہیں مگر صرف ایک قرآن ہے کہ اس کی زبان اور محاورے چودہ سو برس گزرنے کے بعد بھی زندہ وجاوید ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔

لحافظون) کی تفسیر ہے پھر دوسری آیت یعنی (انا علینا جمعه) میں حفاظت (موعودہ) کی صورت بیان فرمائی۔

ترجمہ: (اگر کوئی کہے کہ) بخاری نے ابن عباس سے اللہ عزوجل کے قول لا تحرک به لسانک الآیة کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ ابن عباس کہتے تھے کہ رسول خدا ﷺ نزول

ہوتا ہے کہ مفسرین جو تفسیر بیان کرتے ہیں اگرچہ وہ تفسیر حقیقتاً یا حکماً مرفوع نہ ہو تو اس کا اتباع لازم نہیں بلکہ قوت دلیل کو دیکھنا چاہیے۔ اس سے یہ اصول تفسیر کا معلوم ہوتا ہے کہ متعدد لفظوں کو حتی الامکان علیحدہ علیحدہ معانی پر محمول کرنا چاہیے التاسیس اولیٰ من التاکید۔

(جس کو آیت ان علینا جمعه بیان کر رہی ہے) کہ مصاحف میں لوگ اس کو جمع کریں اور مسلمانان مشرق و مغرب رات دن اس کی تلاوت کی توفیق پائیں حدیث لا یغسله الماء (جو بحوالہ صحیح مسلم نقل ہو چکی اسکے) معنی بھی یہیں ہیں (لہٰذا کتاب اور سنت دونوں سے ہماری تفسیر مطابق ہو گئی)

فضائلِ رمضان المبارک

محمد ہارون قاسمی شور کورٹ شہر

حمد وثناء پروردگار عالم کیلئے تمام درود وسلام جناب نبی کریم ﷺ کیلئے اور تحسین بھرے جذبات ان مقدس ہستیوں کیلئے جو ساری زندگی حضور ﷺ کے دست وبازو رہے اور دین کا پیغام من و عن ہم تک پہنچایا اور کروڑوں لعنتیں، ذلتیں، گمراہیاں اس گروہ کے لئے جو صحابہ کرام سے بغض رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا تو اس کے اندر خیر وشر دونوں طرح کا مادہ رکھا اور شیطان مردود کو انسان کی کھلی مخالفت کرنے کا موقع دیا اور نفس میں بھی سرکشی کا مادہ موجود ہے اور انسان ان ناموافق حالات کے اندر گناہ کر بیٹھے، رب سے دور ہو جائے تو رحمت الٰہیہ پھر بھی ساتھ نہیں چھوڑتی، بلکہ اللہ کی رحمت انسان کی بخشش کا بہانہ چاہتی ہے، سارا سال جب انسان مرضی کی زندگی گزارنا چاہتا ہے اور شیطان بھی اسے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی راہ پر لے چلتا ہے اور نفس بھی سرکشی پر مچل جاتا ہے تو روح جس کی غذا ذکر اللہ ہے بیمار اور کمزور ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص نازل فرماتے ہیں "ماہ رمضان" جو کہ نیکیوں کا موسم بہار ہے، جس میں روح کی تشنگی کو قرار ملتا ہے اور اس ماہ مقدس میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، شیطان کے قید ہوتے ہی نفس بھی کمزور پڑ جاتا ہے اور انسان جی بھر کے رحمت کے سمندر میں غوطے لگاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی انعامات ملتے ہیں حضرت ابو ہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں خصوصی طور پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہیں۔

1-یہ کہ ان کے منہ کی بدبو (خالی معدہ کی وجہ سے) اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

2-ان کیلئے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں۔

3-جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا) کی مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آویں۔

4-اس میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔

5-رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کیلئے مغفرت کی جاتی ہے۔

صحابہ نے عرض کیا یہ شب مغفرت شب قدر ہے فرمایا نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں حضرت عبادہ ؓ نبی پاک ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ حضور ﷺ نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے جو بڑی برکت والا ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں دعا کو قبول کرتے ہیں تمہارے تنافس کو دیکھتے اور ملائکہ سے فخر کرتے ہیں اللہ کو اپنی نیکی دکھلاؤ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی رحمت سے محروم رہ جاوے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع کا اعلان ہے اور ہر شخص رحمت کے دریا میں خوب فیض یاب ہو رہا ہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھکنا اور توبہ واستغفار اور اپنے گناہوں پر ملامت نہ کرنا بہت بڑی سرکشی اور بدقسمتی کی بات ہے۔

روزہ کو مکمل آداب وروایت سے رکھا جائے سحری کھانا بھی بہت بڑے ثواب کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ ہے۔

حضرت ابن عمر ؓ سے منقول ارشاد نبوی ﷺ ہے:

حق تعالیٰ شانہٗ اور اسکے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔

روزہ میں گناہوں سے پرہیز کیا جائے غیبت، چوری چغلی، بدنظری اور جملہ گناہوں سے احتراز کیا جائے ورنہ بہت سخت وعید آئی ہے۔

چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے منقول ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ حاصل نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے (کی مشقت) کے سوا کچھ بھی ثواب نہ ملا اور حضرت ابو عبیدہ ؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے (پھاڑ ڈالنے سے مراد گناہوں میں مبتلا ہونا ہے) رمضان المبارک کی ایک بہت خاص سوغات شب قدر ہے۔ قرآن مجید میں اسکو ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا گیا ہے تھوڑی سی محنت سے اتنا انعام شائقین رحمت کیلئے بہت بڑا پیکج ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے منقول ہے جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کیلئے) کھڑا ہوا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

حضرت انس ؓ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے۔

اتنی بڑی خیر سے محروم رہ جانا بہت بڑی بدقسمتی محرومی کی بات ہے۔ شب قدر کی سعادت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ اعتکاف ہے۔ اعتکاف کے بہت سے فضائل ہیں اعتکاف کے بارے میں بہت ہی خوبصورت اور جامع ارشاد نبوی ﷺ حضرت ابن عباس ؓ سے منقول ہے

معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کیلئے۔

یعنی نماز جنازہ، عیادت مریض جن امور سے اعتکاف مانع ہے ان کا ثواب بھی اعتکاف میں لکھا جاتا ہے۔

آخر میں غلامان صحابہ کی توجہ کے لئے (اسلام کا عظیم معرکہ غزوہ بدر جس کی فتح پر ہی اسلام کی بقا یقینی تھی اور سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کی وفات دونوں واقعات 17 رمضان المبارک کو پیش آئے جن میں ایک خوشی اور ایک غم زدہ کرنے والا واقعہ تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا خوشی اور غم سے عبارت ہے۔ اور غزوہ بدر کا پرچم ام المؤمنین سیدہ عائشہ کا دوپٹہ تھا اور فتح بدر میں اس کی برکت بھی شامل حال تھی۔

غزوہ بدر میں سیدہ کے دوپٹہ کا پرچم اس بات کا سبق دیتا ہے کسی کو بھی مومن مسلمان تب ہی مانا جائے گا جب وہ دین کے ہر معاملہ میں ہر جگہ میں سیدہ عائشہ کی سرپرستی اور بالا دستی کو مانے گا ورنہ تہجد، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اس وقت تک بارگاہ ایزدی میں قبول نہیں جب تک اپنے قول، فعل، عمل کردار سے ثابت نہ کیا جائے۔

میں نوکر صحابہ دا

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی برکتیں سمیٹنے اور صحابہ کی سچی غلامی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

CamScanner

سپاہ صحابہ دہشت گرد نہیں ہے

پاکستان کے مختلف ٹی،وی چینلز پر
مولٰنا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ
کا
چیلنج

پروگرام فرنٹ لائن 25 جون 2010ء
ایکسپریس نیوز

موضوع: مذہبی جماعتوں پر دہشت گردی کا الزام کیوں لگتا ہے؟

میزبان: کامران شاہد | شرکاء: مولانا محمد احمد لدھیانوی، خضر الاسلام نقشبندی، مجاہد عبدالرسول | پیشکش: حافظ محمد عمر

آج بہت اہم ایشو پر بحث کرنے جارہے ہیں ۔انتہا پسندی ہم نے 1980ء میں بھی دیکھی اور 1990ء میں بھی اس سے واسطہ پڑا،اس وقت جو فرقہ واریت کے نام پر خون بہتا ہے،مزاروں اور مساجد پر حملے ہورہے ہیں،ان میں مذہبی جماعتوں کا نام لیا جاتا ہے،ایسی جماعتیں جو اسلام کے نام پر قائم کی گئیں ،آج ان سے پوچھتے ہیں کہ پاکستان کی بہتری کے لئے کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: سب سے پہلے بھائی کامران شاہد آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ میرا موقف قوم تک پہنچانے میں ایک ذریعہ بنے ہیں، پاکستان کو بنے ہوئے 63 سال ہوگئے لیکن ان 63 سالوں کے اندر اسلام کے نام پر بسنے والے اس ملک میں عملی طور پر اسلام نافذ نہیں ہوسکا ہے تمام مسائل کا حل اسلام کے عادلانہ نظام کے اندر ہے اور خلفاء راشدین کا دور اس بات کی علامت ہے جب تک خلفاء راشدین کا عادلانہ نظام اس ملک میں نہیں آئے گا اس وقت تک امن وسکون قائم ہونا ممکن نہیں، بڑے افسوس کی بات ہے کہ کچھ لوگ فرقہ واریت کا نام لیتے ہیں اور مذہبی جماعتوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں، آج تک فرقہ واریت کی تعریف نہیں ہوسکی کہ فرقہ واریت کس کو کہا جاتا ہے؟ بہت اچھا ہوتا کہ کسی پروگرام میں جہاں بہت سارے علماء کرام موجود ہوتے وہاں پر اس بات کا تعین کرلیا جاتا، میں سادہ لفظوں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اسلام کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا نام ہے ان دونوں سے جو ہٹ جائیگا وہ فرقہ واریت پھیلانے والا ہے،جس طرح قرآن پاک میں ذکر ہے:

ان الذین فرقو دینھم و کانو شیعا لست منھم شیئا.

"فرمایا جو دین کے اندر تفریق پیدا کرتا ہے وہ فرقہ واریت پھیلانے والا ہے اللہ پاک کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔"

کامران شاہد: خدا ایک ہے،رسول ایک ہے ،خلفاء راشدین میں تمام اہل سنت کا اتفاق ہے تو اس کے باوجود مذہبی تنظیموں پر اعتراض کیوں ہے؟ اگر میں خاص طور پر کہوں کہ سپاہ صحابہ سے آپ کا تعلق رہا وہ اس وقت کالعدم ہے آپ کی تنظیم پر دہشت گردی کا الزام کیوں لگا ہے؟

> **بھٹو دور میں نیشنل عوامی پارٹی کو کالعدم قرار دیا گیا تھا جواب اے این پی کے نام سے حکومت کر رہی ہے اور اس پر سے پابندی ختم بھی نہیں ہوئی ہے**

مولانا محمد احمد لدھیانوی: میں اس الزام کو آج بھی الزام کہتا ہوں اس الزام کی اس وقت تک کوئی حقیقت نہ ہوگی جب تک اس کو ثابت نہ کردیا جائے، ہماری جماعت سپاہ صحابہ 1985ء میں معرض وجود میں آئی۔ 1985ء سے لیکر 1990ء تک میں ذمہ داری سے آپ کو کہتا ہوں کہ اس جماعت کے قیام کے بعد سے 1990ء تک مذہبی عنوان پر کوئی دہشت گردی نہیں ہوئی اور ان پانچ سالوں میں کوئی شیعہ قتل نہیں ہوا اور کسی شیعہ کے قتل کی کوئی ایف آئی ار سپاہ صحابہ کے کسی ذمہ دار کے خلاف درج ہوئی ہو تو میں

سپاہ صحابہ پر پابندی کے بعد سے اب تک ہمارا کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے امید ہے ہمارا موقف سنا گیا تو سپاہ صحابہ پر پابندی ختم ہو جائے گی۔

سب کا ذمہ دار ہوں سپاہ صحابہ کے قیام کے پانچ سال بعد 1990 میں سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی کو انتہائی بے دردی کے ساتھ فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔

کامران شاھد: وہ کہتے ہیں کہ صادق گنجے کو مار دیا۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: یہاں سے آغاز ہوا مولانا حق نواز جھنگوی شہادت کے گیارہ ماہ بعد حضرت مولانا ایثار القاسمی جو پاکستان کی پارلیمنٹ (سپاہ صحابہ) کا سب سے کم عمر نوجوان تھا اس نے ایک ہی تقریر اسمبلی میں کی، اور اسی تقریر کے اندر اس نے کہہ دیا کہ مجھے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ آپ کو کسی وقت بھی ہٹ کیا جا سکتا ہے تو اس نے کہا تھا کہ جب وہ مجھے ہٹ کریں گے اس وقت آپ قاتلوں کو پکڑیں گے، آپ کے پاس ایجنسیاں ہیں آپ پہلے ان لوگوں کو کیوں نہیں پکڑتے؟

کامران: نقشبندی صاحب مولانا محمد احمد لدھیانوی کہہ رہے ہیں ہم دہشت گرد نہیں ہیں، آپ نے ان پر الزام لگایا ہے آپ کے پاس کیا ثبوت ہیں؟

نقشبندی صاحب: کامران بھائی آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے سنی تحریک کا موقف سننے کے لئے یہاں بلایا، یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم الزام لگاتے ہیں اصل میں ہم الزام نہیں لگاتے یہ تو پاکستانی گورنمنٹ ہے یقیناً پاکستان میں جمہوریت رہی ہے، آمریت کا دور بھی رہا ہے آخر انہوں نے واچ کیا، واچ کرنے کے بعد انہوں نے چند تنظیموں کو کالعدم قرار دیا، اب اس میں ہمارے الزام لگانے کی بات نہیں ہے یہ تو گورنمنٹ نے واچ کرنے کے بعد الزام لگایا ہے کہیں سے ان کو کافر کافر کے نعرے لگانے کی آواز سنائی دی اور کہیں سے ان کو نعروں کے جواب کی آواز سنائی دی یہ ایسا نہیں ہے کہ ایک دو دن یا ایک دو قتل کے بعد ایسا ہوا۔ لازمی بات ہے پوری تحقیق ہوئی ہوگی، گورنمنٹ نے دیکھا ہوگا ایف آئی آریں کٹی ہوئی ہیں۔

> پاکستان اسلام کے نام پر قائم کیا گیا تھا لیکن 67 سال گزرنے کے بعد بھی اسلام کا عادلانہ نظام نافذ نہیں کیا گیا میرے خیال بدامنی کی ہی سب سے بڑی وجہ ہے کہ اس ملک کو اس کے نظریہ سے دور لے جانے کی کوشش جاری ہے

کامران: آپ کا اپنا موقف کیا ہے، آپ سمجھتے ہیں کہ سپاہ صحابہ یا مولانا لدھیانوی جیسے جید عالم دہشت گردی میں ملوث ہو سکتے ہیں، یہ تو بڑی عجیب سی بات لگتی ہے مجھے کہ جو جماعت مذہب کے نام پر ہے وہ کیوں کسی کو قتل کرے گی آپ سنی تحریک کا موقف بتائیں؟

نقشبندی: آپ شواہد کو دیکھئے، جتنے شواہد آپ کو ملتے ہیں میں ایک چھوٹی سی بات کرتا ہوں مثلاً سپاہ صحابہ کی جو تنظیم ہے اس پر الزام لگانے کے بعد اس کو کالعدم قرار دیا گیا تو کورٹ اور کچہریوں کے دروازے کھلے ہیں ایک نظام ہے ایک پورا سسٹم ہے پورے جہاں کے کیسز وہاں موجود ہیں بجائے اس کے کوئی نئی تنظیم بنائے وہاں پر دعویٰ دائر کیا جاتا، وہاں اپنا موقف ظاہر کیا جاتا کہ بھئی ہم پر یہ الزام لگایا گیا ہے ہمارے خلاف اگر کوئی اس طرح کی جھوٹی کارروائی ہوتی ہے تو ہم کچہری کا راستہ اختیار کرتے ہیں جو ملک میں ایک سسٹم ہے اس کے بعد ایک دوسری تنظیم بنالی گئی اس پر بھی پابندی لگی تو پھر اب اہل سنت والجماعت کا نام استعمال کیا جانے لگا تو میرا مطلب تفرقے اور جھگڑے سے ہٹ کے ایک بات کروں تو اہل سنت والجماعت کا نام ایک عرصے سے بریلوی مکتب فکر کے کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔ اور اہل سنت والجماعت ہمیں کہا جاتا ہے اب اگر یہ لوگ دہشت گرد تنظیم میں ملوث نہیں ہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ ملوث ہونگے، میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ یہ ملوث نہیں ہونگے کیونکہ حقائق سب کے سامنے ہیں دنیا جانتی ہے کس نے کیا کیا ہے؟ اور کس نے کیا نہیں کیا اور اب اگر یہ ملوث نہیں ہیں تو نئی تنظیم بنانے کی بجائے اور ہمارے نام کی بجائے چونکہ ہم شروع سے اہلسنت والجماعت کے نام سے پہچانے جاتے ہیں نام کی بجائے کورٹ کچہری کا راستہ اختیار کیا جاتا، حقائق خود بخود سامنے آجاتے، اگر یہ سچے ہوتے تو ان کے حق میں فیصلہ ہو جاتا اور اگر نہیں ہوتا تو کم از کم دنیا کو پتا چل جاتا کہ دہشت گرد کون ہے؟

کامران: میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ آپ کے بھی بہت سے لوگ شک کی بنیاد پر پکڑے گئے اور ایک یہ سنی تحریک کا سیکرٹری گرفتار ہو گیا اس پر بھی دہشت گردی کا الزام ہے اس پر آپ کیا کہتے ہیں اس کے علاوہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا مولانا خضر الاسلام نے کہا ہے کہ اگر آپ پر الزام لگایا گیا تو آپ نے کورٹ کچہری میں جا کر بات کیوں نہیں کی اس کا جواب دے دیجئے۔

> سپاہ صحابہ کے قیام سے 1990 تک 5 سالوں میں کوئی مذہبی دہشت گردی نہیں ہوئی لیکن پھر بھی مولانا حق نواز جھنگوی کو شہید کر دیا گیا

CamScanner

مولانا محمد احمد لدھیانوی: مولانا خضر اسلام نے بہت خوبصورت بات کی ہے مجھے خوشی ہوئی ہے انہوں نے ہمارے اوپر کوئی الزام نہیں لگایا انہوں نے فرمایا ہے کہ جب جماعت بین ہوئی تھی تو عدالت میں چلے جاتے میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ پرویز مشرف جو ایک آمر تھا اس نے اپنی آمرانہ سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں ہماری جماعت پر پابندی لگائی تھی اس کے ساتھ ملک کی تقریباً 29 جماعتوں کو بین کیا تھا جب ہماری جماعت کو بین کیا گیا تو ہم فوراً ہی کورٹ کچہری میں چلے گئے تھے ہمارا کیس اس وقت تک زیر سماعت ہے گورنمنٹ سپریم کورٹ میں گئی، ہم ہائی کورٹ میں گئے ہوئے ہیں سپریم کورٹ میں گورنمنٹ کے جانے کا مطلب یہ تھا کہ آرڈیننس جو پرویز مشرف نے جاری کیا تھا وہ اسکی توثیق عدالت سے کروانا چاہتے تھے آج آٹھ سال کا عرصہ گزر رہا ہے عدالت سے گورنمنٹ اپنے فیصلے کی توثیق نہیں کرواسکی اور میرے پاس وہ آئین کی کتاب موجود ہے جس کے اندر اس آرڈیننس کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ جب بھی صدر مملکت آرڈیننس جاری کیا کرتے ہیں تو اس کے آجانے کے بعد چار مہینوں کے اندر اندر قومی اسمبلی سے اسکی توثیق کروانا پڑتی ہے اگر توثیق نہ ہو تو وہ آرڈیننس غیر موثر ہو جاتا ہے۔

سپاہ صحابہ پر پابندی جس آرڈیننس کے ذریعہ لگائی تھی حکومت اس کی توثیق قومی اسمبلی سے نہیں کرواسکی ہے اس لئے وہ آرڈنیس غیر موثر ہو چکا ہے

کامران: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا نام کیوں استعمال کرتے ہیں؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: اہل سنت کا جو ماننے والا ہے اہلسنت کا نام مخصوص طبقے کے لئے استعمال کرسکتا ہے

موجودہ حکومت سپاہ صحابہ کو کالعدم قرار دینے کے فیصلے کی توثیق سپریم کورٹ سے کروانے میں ناکام ہوگئی ہے۔

کامران: کیا اہل سنت ایک مخصوص طبقہ ہے مجاہد صاحب سے سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

مجاہد: میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بلایا دہشت گردی کیخلاف جو جنگ ہے اس میں آپ نے اس پروگرام کی شکل میں اپنا حصہ ڈالا کیا اللہ آپ کو اس کی جزا عطا فرمائے گزارش ہے کہ اہلسنت یہ کوئی نئی اصطلاح نہیں اور نہ ہی اہلسنت کوئی ایسا نام ہے جو آج کے دور میں کسی نے رکھا ہو حضور ﷺ نے ہی مسلمانوں کو اہل سنت والجماعت کا یہ عظیم نام دیا ہے تاکہ اس نام کے ذریعے سے دوسرے جو مذاہب جو اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں اور دین کے نام پر دین کو نقصان پہنچاتے ہیں، لہازہ بھی ان کا دین ہوتا ہے اور حیلہ بھی ان کا دین ہوتا ہے وہ دین کے نام پر دین کو نقصان پہنچاتے ہیں آپ نے اہل سنت والجماعت نام دیا تاکہ کوئی دین کو نقصان نہ پہنچائے۔

کامران: تو یہ لوگ نام کیوں نہیں رکھ سکتے؟ آپ نے اہل سنت کی تعریف ٹھیک بتادی یہ تو مسلمان ہیں یہ تو رکھ سکتے ہیں

مجاہد: اس پر ہم عرض یہ کرنا چاہتے ہیں کہ آج تک انہوں نے اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت نہیں کہلوایا ہمیشہ مکتب دیوبند کہلواتے رہے، لشکر جھنگوی اور سپاہ صحابہ ان ناموں سے اپنے آپ کو موسوم کرتے رہے ہیں اور اہل سنت والجماعت یہ ایک محض تنظیم کا نام نہیں ہے۔

کامران: لشکر جھنگوی پر کیا شکوہ ہے لشکر جھنگوی سے تو ابھی تک کوئی چیز ثابت نہیں ہوئی آپ کو لشکر جھنگوی میں کیا نظر آرہا ہے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کون ہیں وہ لوگ؟

مجاہد: گورنمنٹ نے ان دہشت گرد تنظیموں پر پابندی لگائی انہی دہشت گرد تنظیموں نے اپنے نام بدل کر دوسرے نام سے کام شروع کردیا۔ شخصیات بھی وہی، افراد بھی وہی مراکز بھی وہی، مدارس بھی وہی، ہم گورنمنٹ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ پابندی محض نام کے اوپر تھی یا شخصیات اور کارکنان کے اوپر بھی تھی۔ یہ پابندی میں نے یا آپ نے نہیں لگائی گورنمنٹ آف پاکستان نے لگائی، انہوں نے پوری کوشش اور جدوجہد کے بعد یہ پابندی لگائی اور پابندی بھی اس صورت میں لگائی جب انہیں خرابی نظر آئی کہ یہ تنظیمیں ملک کے مفاد میں نہیں ان کی وجہ سے یہاں پر فرقہ وارانہ فسادات جنم لے رہے ہیں انہوں نے ان پر پابندی لگائی۔ میاں نواز شریف صاحب نے اپنے دور میں سب سے پہلے دہشت گرد تنظیموں پر پابندی لگائی پھر جنرل پرویز مشرف نے پابندی لگائی اور پھر رحمان ملک نے پابندی لگائی غرض یہ کہ وہی تمام دہشت گرد تنظیمیں اپنا نام بدل کر اپنے اسی نیٹ ورک پر کام کررہی ہیں اور جتنی بھی دہشت گردی کے واقعات ہوئے ان میں سارا میڈیا کہتا ہے کہ یہ دہشت گرد پکڑے گئے اور ساتھ یہ بتایا بھی جاتا ہے کہ یہ ذمہ داری فلاں نے قبول کرلی مگر آج تک کسی دہشتگرد کو سزا نہیں دی گئی، نہ ہی کسی دہشت گرد کو منظر عام پر لایا گیا جس نے اپنے آپ کو سینے پر بم رکھ کے اڑا دیا ہے ظاہری بات ہے اس کا کوئی مذہب ہے یا اس کا کسی

مولانا لدھیانوی نے کہا اگر مسجد پر سپاہ صحابہ نے قبضہ کیا ہے تو ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ 5 منٹ میں وہ مسجد واپس کردوں گا۔

کے ساتھ تعلق ہے تو گورنمنٹ اس کا تعلق اس کا مذہب یہ سب کچھ واضح کیوں نہیں کرتی؟ تاکہ دہشت گردی کی اس واردات کو روکا جائے۔

ہماری جماعت پر غیر ملکی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے پابندی لگائی گئی

کامران: آپ کا خیال ہے کہ دہشت گردی میں ان کا تعلق ہے یا ان کی کالعدم تنظیم کا تعلق ہے۔

مجاہد: دہشت گردی کی جتنی بھی وارداتیں ہیں اس کے تمام زاویے ایک ہی مکتبہ فکر کی طرف جاتے ہیں۔

کامران: جو کہ ان کا ہے۔

مجاہد: ہاں

کامران: مولانا صاحب اس پر آپ جواب دے سکتے ہیں میں کچھ نہیں کہتا۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: میں آپ کے اور مولانا کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں، ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں نیشنل عوامی پارٹی کے اوپر پابندی لگائی گئی تھی، ولی خان اور دیگر حضرات کو جیل میں ڈال دیا گیا تھا لیکن آج وہی نیشنل عوامی پارٹی پختونخواہ میں حکومت کر رہی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ حکومتیں اپنے ذاتی مفادات کی خاطر جماعتوں پر پابندی لگاتی رہی ہیں۔اس سے قبل جماعت اسلامی پر پابندی لگ چکی ہے حتیٰ کہ جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی کو سزائے موت کا حکم بھی ہوا ہے......اسی طرح ہماری جماعت پر بھی ایک آمر پرویز مشرف نے اپنے ذاتی مفادات اور غیر ملکی ایجنڈے کی تکمیل کیلئے پابندی لگائی ہے۔جب نیب پر بھٹو دور میں پابندی لگی تو تمام لیڈر جیل میں چلے گئے جب ایک عرصہ کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ہمارے لئے حالات سازگار ہو گئے ہیں تو وہی لوگ اے این پی کے نام سے یعنی پہلے نیشنل عوامی پارٹی نے این اے پی اور پھر نام بدل کر اے این پی رکھ کر کام شروع کر دیا، یہی سابقہ نام کی کالعدم تنظیم مرکزی حکومت کی اتحادی ہے، میری معلومات کے مطابق یہ تنظیم سابقہ بھٹو دور کی کالعدم تنظیم ہے۔اس کے باوجود تمام سرگرمیوں میں وہ لوگ پیش پیش ہیں۔اس وقت ایک صوبے کا ان کا وزیر اعلیٰ بیٹھا ہوا ہے۔یہ تنظیم صوبہ سندھ کی حکومت کے اندر بھی اتحادی حکومت کا کردار ادا کر رہی ہے۔اس تنظیم پر کالعدم تنظیم ہونے کا کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا ہے تو پھر ہمارے لئے سابقہ پرویز مشرف کے آمرانہ دور کی لگائی پابندی کیسے رکاوٹ بن سکتی ہے۔میں اپنی جماعت کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

مولانا مجاہد عبدالرسول: یہ سب لوگ ملک دشمن ہیں کیونکہ ایجنڈا سب کا ایک ہے کہ ملک پاکستان کو تباہ کیا جائے، اے این پی بھی اس ایجنڈے میں شامل ہے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: اگر ہمارے اوپر لگائے گئے الزامات میں کوئی ایک الزام بھی کوئی ثابت کر دے تو میں ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں ہر سزا قبول کر لوں گا۔

مجاہد عبدالرسول: میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تمام دہشت گرد تنظیموں کا ایجنڈا ایک ہے پہلے مصیبت یہ تھی کہ دہشت گردی محض دین کے نام پر ہوتی تھی اب دہشت گردی میں سیاسی پارٹیاں بھی ملوث ہو گئی ہیں۔

> مین بعض لوگوں کی یہ غلط فہمی دور کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ سپاہ صحابہ کا کوئی کارکن سنی تحریک کے کسی راہنما کے قتل میں ملوث ہے۔

کامران: آپ اپنے موقف کو ثابت کریں؟

مجاہد عبدالرسول: اس کا ثبوت یہ ہے کہ پنجاب حکومت دہشت گردوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جیسا کہ وزیر قانون پنجاب نے کیا ہے کہ تنظیم کالعدم ہوئی ان کے ووٹ کالعدم نہیں ہوئے اور میں ووٹ لینے کیلئے ان تنظیموں کے پاس جا سکتا ہوں۔

کامران: جی نقشبندی صاحب آپ نے ساری گفتگو سنی آپ مجاہد صاحب یا مولانا لدھیانوی صاحب کے موقف کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

خضر اسلام نقشبندی: جی میں نے ساری بات سن لی ہے۔بات دراصل یہ ہے کہ یہ جتنی بھی کالعدم تنظیمیں ہیں جو 39 تنظیموں کا نام مولانا احمد لدھیانوی نے لیا ہے انہیں کالعدم قرار دیا۔اگر ہم سنی معاشرے کی طرف جانا چاہتے ہیں سنی تحریک واحد جماعت ہے جو اچھے کو اچھا اور برے کو برا کہتی ہے جیسا کہ بانی تحریک محمد سلیم قادری کو شہید کیا گیا تو اس کے قتل میں محمد ارشد نامی آدمی ملوث تھا جس کا تعلق اس وقت سپاہ صحابہ کے ساتھ تھا جو کہ اب اہل سنت والجماعت کے نام سے کام کر رہی ہے اب مسئلہ یہ ہے کہ کسی دہشت گرد کو سزا نہیں ملتی ہے۔

کامران: آپ کا ایک اشتہار میرے پاس پڑا ہے جس میں آپ نے اعلان کیا ہے کہ مساجد پر قبضہ تین دن کے اندر ختم کرایا جائے اور سپاہ صحابہ پر پابندی لگائی جائے اس کے ساتھ آپ نے لکھا ہے کہ ٹی وی اینکرز پر بھی پابندی لگائی جائے تو نقشبندی صاحب اس مسئلے میں آپ نے ٹی وی اینکرز کو بھی شامل کر دیا ہے۔؟

نقشبندی: اصل میں آپ بہت بڑے موضوع کو بہت تھوڑے وقت میں سمیٹنا چاہتے ہیں میرا موقف ہے کہ آپ دیکھیں کراچی میں مساجد پر قبضے کون کرتا ہے؟ اس وقت بھی اورنگی ٹاؤن میں بلال مسجد پر قبضہ ہوا اور کورنگی میں مسجد پر قبضہ کس نے کیا، قائد آباد میں عرفات ٹاؤن مسجد پر قبضہ کرنے والے کون لوگ ہیں؟

کامران: کس نے کیا ہے؟

نقشبندی: یہ فرقہ واریت فرقہ واریت کرنے سے پہلے آپ مساجد پر قبضہ ختم کرائیں اس میں کیا ضرورت ہے کہ کسی گروہ کو کہ وہ کسی ایک مسلک کی مسجد

پر دھاوا بول کر قبضہ کرلے اور وہاں کے امام کو باہر نکال

> **ہم نے کراچی میں چالیس سے زیادہ جنازے اٹھائے ہیں اس کے باوجود کسی کا ایک پائی کا بھی نقصان نہیں کیا اور نہ کبھی بدلہ لینے کی بات کی ہے**

دے۔

کامران: یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان مساجد پر قبضہ سپاہ صحابہ نے کیا ہے؟

نقشبندی: سپاہ صحابہ تو نہیں بلکہ یہ سارا مسلک دیوبند اس میں ملوث ہے۔ جس طرح میلاد النبی ﷺ کے جلوس پر فائرنگ فیصل آباد میں ہوئی اور اس کا دفاع کراچی کے مفتی نعیم کرتے ہیں۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ مولانا خضر الاسلام نقشبندی نے کراچی کی مساجد پر قبضے کی بات کی ہے میں، مولانا کو پیشکش کرتا ہوں کہ ہم سب لوگ مساجد کے قبضہ والی جگہ پر چلے جاتے ہیں اور تحقیق کریں گے کہ اگر وہ مسجد بریلوی مسلک کی ہوئی اور ہمارے لوگوں، میری مراد سپاہ صحابہ کے لوگوں نے وہاں قبضہ کیا ہوگا تو پانچ منٹ کے اندر یہ قبضہ واپس لے کر نہیں دلا دوں گا۔

کامران: یہ بڑی اچھی بات ہے اس طرح تو یہ اس الزام سے بری ہوگئے ہیں۔

نقشبندی: اچھی بات ہے اب ان سے پوچھ لیا جائے اگر اس میں سپاہ صحابہ ملوث نہیں ہے۔ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں اگر اس میں مسلک دیوبند ملوث ہے تو کیا یہ اعلان کردیں گے کہ آج کے بعد میرا دیوبند مسلک سے تعلق نہیں ہے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: میرا تو ایک جماعت سے تعلق ہے میں اپنی جماعت کی ذمہ داری قبول کرسکتا ہوں اگر سپاہ صحابہ کے لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوگا تو وہ قبضہ پانچ منٹ میں ختم کرا سکتا ہوں لیکن علماء دیوبند تو پورے ملک میں بہت بڑا مسلک ہے اس کی سینکڑوں جماعتیں ہیں جیسے جمعیۃ علماء اسلام بھی اس کا حصہ ہے پورے مسلک کی ذمہ داری تو میں نہیں لے سکتا میں تو اپنی جماعت کا ذمہ دار ہوں اور اس کے کارکنوں کی ذمہ داری لے سکتا ہوں۔ اس کے ساتھ یہ بھی وضاحت کروں گا کہ سپاہ صحابہ کا کوئی کارکن سنی تحریک کے کسی رہنما کے قتل میں ملوث نہیں ہے۔

نقشبندی صاحب: اگر پورے ملک میں آپ اعلان کریں کہ ہم مساجد پر ناجائز قبضہ نہیں کریں گے تو پورے ملک میں ایک اچھی فضا بن سکتی ہے۔

کامران: وہ تو کہہ رہے ہیں

مولانا محمد احمد لدھیانوی: نہ میں مساجد پر ناجائز قبضے کا قائل ہوں نہ ہم نے کبھی ایسا کیا ہے نہ ہم اس طرح کے کسی پروگرام کو اچھا سمجھتے ہیں میں اسے تھوڑا آگے بڑھاتا ہوں آپ نے مذہبی لوگوں کو ہی ٹارگٹ کیا ہے آپ روزانہ دیکھتے نہیں کہ کراچی کے اندر روزانہ پانچ دس لاشیں اٹھائی جارہی ہیں جن میں تمام جماعتوں کے لوگ مارے جارہے ہیں ہم نے گزشتہ دو ماہ کے اندر کراچی میں چالیس سے زائد جنازے اٹھائے جن میں ہمارے کراچی اور مرکز کے انتہائی ذمہ دار ساتھی مولانا عبدالغفور ندیم انجینئر الیاس زبیر بھی شامل ہیں جو کراچی کے بڑے عرصے سے ذمہ دار تھے میں خود جنازے پڑھانے کیلئے گیا تو پچاس ہزار سے زائد لوگ جنازے میں شریک تھے تمام مجمع مشتعل تھا، میں نے اس وقت کارکنوں کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ اتنے بڑے سانحے کے باوجود اگر کسی کا ایک پائی کا بھی نقصان ہوا ہو تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں ہم تو مظلوم لوگ ہیں ہم دہشت گرد کیسے ہوسکتے ہیں ہم نے کراچی میں چالیس جنازے اٹھانے کے باوجود کسی کو ایک پتھر بھی نہیں مارا ہے۔

کامران: کراچی میں رحمان ملک نے کہا ہے کہ کراچی میں ٹارگٹ کلنگ سیاسی جماعتیں نہیں بلکہ مذہبی جماعتیں کرا رہی ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کا موقف کیا ہے حالانکہ کراچی میں ہم نے کئی پروگرام کئے ہیں ان میں ہم نے سیاسی جماعتوں پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم اور اے این پی کو دعوت دی آج پہلا پروگرام کیا جس میں مذہبی جماعتوں کو بلایا تو مولانا محمد احمد لدھیانوی نے مجھ پر الزام لگا دیا ہے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: میں نے اس لئے کہا تھا کہ آپ کا بار بار سوال مذہبی جماعتوں کے حوالے سے ہوتا ہے اس لئے کہ آپ دہشت گردی کو مذہبی جماعتوں تک محدود کردیتے ہیں، میرا موقف یہ ہے کہ دہشت گردی مذہبی جماعتوں تک محدود نہیں بلکہ الیکشن کے دوران بھی کتنے لوگ قتل ہوجاتے ہیں اس میں سیاسی لوگ بھی ملوث ہوسکتے ہیں۔

کامران: یہ بات میں نے اس لئے کی ہے کہ مذہب کے نام پر قتل وغارت قابل برداشت نہیں ہے۔

مولانا مجاہد رسول: دہشت گردی کی وارداتوں میں پکڑے گئے ملزمان کو سزا نہیں دی جاتی ہے ان لوگوں کا پورا بائیوڈیٹا نہیں کھولا جاتا کہ ان لوگوں نے تربیت کہاں سے حاصل کی ہے؟ انہیں امداد کہاں سے ملتی ہے؟ ان کی ذہن سازی کون کرتا ہے؟ اور انہیں استعمال کون کررہا ہے؟ تاکہ آئندہ اس کام کو روکا جاسکے۔

نقشبندی: اس طرح کا ایک پروگرام اور کیا جائے تمام جماعتوں کو اپنی شدت کم کرنی چاہئے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ تمام اصحاب رسول اہل بیت عظام اور اولیاء کرام کی توہین کے مرتکب کو سزا دینے کیلئے قانون کو حرکت میں لایا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شرکاء: مولانا محمد احمد لدھیانوی، ہارون الرشید، مجیب الرحمٰن شامی

دنیا نیوز

میزبان عاصمہ ——— رپورٹ: محمد ابوبکر طاہر

عاصمہ: آج ہم کالعدم تنظیموں اور اُن کے سیاست میں داخلے کے حوالے سے بات کریں گے۔ جو سیاسی جماعتوں پر لیبل لگا دیا گیا کہ ان کے شدت پسند جماعتوں کے ساتھ روابط ہیں۔ کالعدم جماعتیں دوبارہ سے سیاست میں متحرک ہو رہی ہیں۔ اگر ہم پی پی پی کے اہم عہدیداران کی بات کریں ان کا کہنا ہے کہ سپاہ صحابہ پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہے۔ ان کے براہ راست القاعدہ اور تحریک طالبان پاکستان کے ساتھ رابطے ہیں۔ پنجاب میں دہشت گرد تنظیموں کے خلاف آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے ان جماعتوں کا موقف کیا ہے اس پر مولانا محمد احمد لدھیانوی بات کریں گے۔ ان کا تعلق اہل سنت والجماعت سے ہے یہ کالعدم

میں نے سپاہ صحابہ کے خلاف کئی بار لکھا لیکن انہوں نے مجھے کبھی دھمکی نہیں دی بلکہ اپنے موقف کی وضاحت کے لئے مجھے خطوط لکھے (ہارون الرشید)

تنظیم سپاہ صحابہ کے سربراہ بھی ہیں۔ ہم نے مختلف سیاستدانوں سے بات کی مگر سب نے اس مسئلے پر بات کرنے سے انکار کر دیا۔ ہمارے بہت سارے سیاستدانوں کا تعلق ان تنظیموں کے ساتھ ہے، یہ الیکشن میں ان کی حمایت کے ساتھ سامنے آتے ہیں اس کے بعد تنقید کرتے ہیں کہ یہ کالعدم ہیں۔ جس طرح

سپاہ صحابہ کے نام سے خود ساختہ دھمکی آمیز خطوط کھلے الفاظ میں رد کرتا ہوں جب ہم نے اپنے جنازے اٹھانے کے باوجود بدلہ لینے کی بات نہیں کی، تو کسی کو دھمکی آمیز خطوط کیسے لکھ سکتے ہیں؟

جمشید دستی نے اپنا بیان بدلا اور جعلی ڈگری ہونے کے باوجود سپریم کورٹ کے سامنے غلط بیانی کی آج انہوں نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا کہ میں پروگرام میں آؤں گا لیکن آخری وقت پر

ذمہ داری سے کہتا ہوں سپاہ صحابہ کا نہ کبھی دہشت گردی سے تعلق تھا، نہ ہے اور نہ آئندہ ہوگا الزام لگانے والے غیر ملکی ایجنڈے کی تکمیل کر رہے ہیں۔

انکار کر دیا۔ سپاہ صحابہ کالعدم تنظیم پر الزامات کے حوالے سے ان کے سربراہ کیا کہتے ہیں کیا ان کے روابط القاعدہ تحریک طالبان کے ساتھ ہیں۔ کراچی پنجاب، سندھ کی بات کریں اس میں سب سے پہلے سپاہ صحابہ کا نام آتا ہے پہلے آپ لوگوں کو کافر کہتے تھے اب آپ پر لیبل لگا دیا گیا ہے کہ آپ دہشت گرد ہیں۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: آج مجھے بہت افسوس ہے کہ میں اکیلا بیٹھا ہوں، بہت اچھا ہوتا اگر گورنمنٹ کا کوئی نمائندہ یہاں موجود ہوتا جو ہمارے اوپر دہشت گردی کے الزامات لگاتے ہیں، وہ میرے سامنے بیٹھ کر بات کرتے، جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے، جب سے ہماری جماعت سپاہ صحابہ معرض وجود میں آئی ہے اس وقت سے لیکر آج کے دن تک میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ نہ ہمارا دہشت گردی سے تعلق ہے نہ کبھی تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔

عاصمہ: آپ کی جماعت سپاہ صحابہ پر 2001ء میں پابندی لگا دی گئی۔ 2003ء میں آپ ملت اسلامیہ کے نام سے وجود میں آئے اس پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ اب آپ کی تیسری جماعت اہل سنت والجماعت ہے آپ اس کے سربراہ بھی ہیں وہ رجسٹرڈ نہیں ہے۔ وقفے وقفے سے آپ پر پابندی لگا دی گئی آپ اس حوالے سے کیا کہیں گے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: پرویز مشرف ایک آمر تھا جس نے آمرانہ سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے ہماری جماعت پر پابندی لگائی، صرف ہمیں نہیں اس وقت پورے ملک کی بعض مذہبی اور سیاسی جماعتوں کو کالعدم کیا، ہم فوراً اپنے اوپر لگے الزام کو دور کرنے کے لئے ہائی کورٹ چلے گئے کیونکہ پرویز مشرف نے ہمیں ایک آرڈیننس کے ذریعے کالعدم کیا۔ مشرف نے جو آرڈیننس جاری کیا تھا اس کی پارلیمنٹ سے ابھی تک توثیق نہیں ہوئی۔

عاصمہ: اس کا مطلب ہے کہ آپ اپنی جماعت کو کالعدم نہیں سمجھتے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: میں تو یہی سمجھوں گا۔

عاصمہ: آج ہمیں وزارت داخلہ کی طرف سے ایک لسٹ موصول ہوئی جس میں آپ کی جماعت پر انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت پابندی لگی۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: جب ہم پر الزام لگا، ہم ہائیکورٹ میں گئے ہوئے ہیں، ہم نے بہت بڑا ریکارڈ ہائی کورٹ کے اندر پیش کیا ہوا ہے۔ ہم دلائل سے اس الزام کو جھوٹا

دہشت گردی اور فرقہ واریت کے خلاف ہم ہر طرح کا تعاون حکومت کے ساتھ کرنے کے لئے تیار ہیں اس کے باوجود ہم سے شہری حقوق چھینے جا رہے ہیں

ثابت کریں گے۔ جس دن بھی ہائیکورٹ کا فیصلہ آئے گا ہم

انشاءاللہ عدالت سے باعزت سرخرو ہوکر آئیں گے۔

عاصمہ: آپ نے اپنی نئی جماعت کو ابھی تک رجسٹرڈ کیوں نہیں کروایا؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: اہل سنت والجماعت سے مراد سنت پر چلنے والی جماعت ہے، ملک کا ہر ایک سنّی کہلوانے والا اہل سنت جماعت سے تعلق رکھتا ہے اس لئے یہ کسی جماعت کا نام نہیں ہے۔

عاصمہ: سپاہ صحابہ آپ کی شناخت ہے یا نہیں؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: سپاہ صحابہ ہماری جماعت تھی، جب سے کالعدم قرار دیا تب سے ہم عدالت کا احترام کرتے ہوئے اس نام کو استعمال نہیں کرتے، اس وجہ سے نہیں کرتے تاکہ قانون کی زد میں نہ آجائیں یا توہین عدالت نہ ہوجائے۔

عاصمہ: اگر عدالت اس پر تمام الزامات ختم کردیتی ہے تو کیا آپ اس نام پر کام کریں گے؟

> سپاہ صحابہ کے قیام سے اب تک اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ نہ اب ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: جی بالکل! ہم سپاہ صحابہ کے نام سے کام کریں گے۔

عاصمہ: ہارون رشید (سینئر تجزیہ کار) کالعدم تنظیموں کے حوالے سے کیا کہتے ہیں جب یہ لوگ سیاست میں آتے ہیں یا ان سے ووٹ مانگنے آتے ہیں ان کے ووٹ سے منتخب ہوکر اسمبلیوں میں آتے ہیں آپ اس صورتحال کا کس طرح جائزہ لیں گے؟

ہارون: صحابہ رسول ﷺ کی توہین پر دل دکھنا سمجھ میں آتا ہے۔ میرا سپاہ صحابہ کے کے بارے میں بڑا دلچسپ تجربہ ہے میں نے ان کے خلاف کئی بار لکھا لیکن انہوں نے مجھے کبھی دھمکی نہیں دی بلکہ انہوں نے مجھے خطوط لکھ کر اپنے موقف کی وضاحت کی لیکن میں ان کے موقف کا کبھی قائل نہیں ہوسکا جو قرآن نے طریقہ بتایا ہے ہمیں اسی پر چلنا چاہیے قرآن کہتا ہے کہ نرمی سے بات کریں اگر آپ کو کسی مذہبی فرقے سے اختلاف ہے تو آپ گولی سے کیسے حل کرسکتے ہیں؟

> میں نے حکومت کے کہنے پر لشکر جھنگوی کے رہنما ملک اسحاق سے جیل میں ملاقات کی اور انکے مطالبات سے حکمرانوں کو آگاہ کردیا تھا۔

عاصمہ: شاہ محمود قریشی (ایم این اے) ملتان، چوہدری افتخار نذیر قمر زمان کائرہ، اصغر جٹ، شاہد شایان ملک محمود حیات عرف ٹوچی، سردار عبدالقیوم، نواب خان، فضل علی شاہ، خورشید شاہ، عبدالستار، شیخ عارف عزیز ملک، فاروق اعظم، راحیلہ شہادت بلوچ، معظم جتوئی نعمان شیخ، پیر آفتاب شاہ جیلانی محمد عامر میکسی، آپ کے ووٹوں سے منتخب ہوئے۔ آپ کے ساتھ ملاقاتیں بھی کرتے رہے ہیں۔ آپ کے اوپر تنقید کیوں کرتے ہیں؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: یہ میں نے ایک پارٹی کی لسٹ دی ہے جس پارٹی کے ذمہ دار اکثر وبیشتر آپ کے چینلز پر ہمارے اوپر تنقید کرتے ہیں۔ میں اگر دوسری جماعت کے لوگوں سے منتخب ہونے والے نمائندوں کا نام لوں گا تو ایک اور لمبی لسٹ مسلم لیگ کی آجائے گی۔ مجھے بہت افسوس کے ساتھ یہ بات کرنا پڑ رہی ہے کہ آپ ان لوگوں سے پوچھیں کہ ہم نے تعاون کیا ہے یا نہیں کیا، اگر ہم ملک دشمن یا دہشت گرد ہیں پھر یہ کیوں ہمارے پاس آتے ہیں؟ اس وقت یہ ہمیں محب وطن سمجھتے ہیں، ہم تشدد کے قائل نہیں ہیں، ہم گولی سے کسی مسئلے کو حل کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ ہم نے ہمیشہ مذاکرات کو ترجیح دی ہے۔

> پرویز مشرف نے آمرانہ سوچ کے تحت سپاہ صحابہ پر پابندی لگائی تھی ہم نے اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کے خلاف ہائیکورٹ سے رجوع کیا آج تک ہمارا کیس زیر سماعت ہے

عاصمہ: آپ کی تنظیم کے مختلف گروپ بن گئے ہیں۔ اگر ہم ریاض بسرا اور ملک اسحاق کا ذکر کریں تو یہ کسی نہ کسی طرح شدت پسندی میں ملوث رہے ہیں، ان کا کسی نہ کسی طرح سپاہ صحابہ کے ساتھ تعلق تھا۔ اب یہ لوگ مختلف گروپوں کے ساتھ ہیں ان لوگوں کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: ہماری جماعت کے بہت سے قائدین شہید ہوچکے ہیں۔ ہمارے 2ہزار سے زائد کارکن شہید ہوچکے ہیں۔ ہم نے ایک سال کے اندر کراچی میں چالیس کے قریب جنازے اٹھائے ہیں۔ ہماری پالیسی امن والی تھی، اگر ہم تشدد کی پالیسی کے قائل ہوتے تو اس دن بازاروں کو آگ لگ جاتی، دکانیں جلا دی جاتیں، جب ہمارے قائدین کو شہید کیا گیا اس کے باوجود اگر کسی کو ذرا سی بھی کوئی خراش آئی ہو تو میں حساب چکانے کے لئے تیار ہوں۔ نواز شریف نے اپنے سابقہ دور حکومت میں مولانا عبدالستار نیازی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی تھی، مولانا عبدالستار نیازی کی سفارشات آج بھی

> ہم عدالت کے احترام کی وجہ سے نئے نام سے کام کر رہے ہیں۔

ریکارڈ پر موجود ہیں۔ ہم نے جنازے اٹھانے کے باوجود بھی دہشت گردی اور گولی کی بات نہیں کی، جب ہمارے اتنے زیادہ قائدین اور کارکن شہید ہوئے تو اس کا ردعمل ایک فطری بات تھی اس کے باوجود ہم نے کبھی انتقام کی بات نہیں کی۔ قاتلوں کی گرفتاری کیلئے قانونی جدوجہد کی ہے۔

عاصمہ: ابھی پچھلے دنوں The Nation اخبار میں خبر آئی ہے کہ سندھ کے ہوم منسٹر ذوالفقار مرزا، ایم کیو ایم کے حیدر عباس رضوی اور علامہ عباس کمیلی کو سپاہ صحابہ کی طرف سے دھمکیاں موصول ہورہی ہیں۔ خط کا ریفرنس 39-200OPI1368 ہے جس میں سپاہ صحابہ گورنمنٹ کے اہم Official کے خلاف ٹارگٹ کلنگ کرسکتی ہے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: میں کھلے الفاظ میں اس خط کو

روکرتا ہوں جب ہم نے اتنے جنازوں کا بدلہ نہیں لیا آج تک

لشکر جھنگوی کے لوگ ہماری امن پسند پالیسی اور قائدین کی شہادت پر بدلہ نہ لینے کے اعلانات کی وجہ سے ناراض ہو کر علیحدہ ہو گئے انہوں نے الگ جماعت بنا کر ہم سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا۔

ہم نے کسی کے اوپر ہاتھ نہیں اٹھایا، ہم نے کسی کو خراش نہیں آنے دی، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو قتل کی دھمکیاں دیں۔

عاصمہ: لشکر جھنگوی کیساتھ آپ کا تعلق ہے یا نہیں؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: وہ ہماری انہی امن پسند

ہم تشدد کے ہرگز قائل نہیں بلکہ ہم نے ہمیشہ مذاکرات کے ذریعے مسائل حل کرنے کو ترجیح دی ہے۔

پالیسیوں سے دور ہوئے۔ انہوں نے کہا یہ بدلہ نہیں لیتے یہ کارکنان کو مرواتے ہیں، جذباتی کارکن ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کو مارو، ہم نے کہا کہ اگر ہم نے یہ پالیسی اپنائی تو ملک کے اندر بہت خون خرابہ ہوگا، نہ رکنے والا فسادات کا سلسلہ شروع ہوجائے گا، ہم نے کہا کہ قتل وقتال سے مسئلے حل نہیں ہوتے ہم نے انہیں روکا، ہماری پالیسی کو کمزور کہہ کر ہم سے علیحدہ ہوگئے۔ انہوں نے ایک جماعت بنائی انہوں نے ہمارے خلاف اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

عاصمہ: اس وقت ملک اسحاق جیل میں ہیں پچھلی حکومت نے کہا تھا کہ شاید ان کو چھڑا لیا جائے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: میری ملک اسحاق سے ملاقات تب ہوئی جب ملک میں امن کے قیام کے لئے مجھے حکومت نے ان کے پاس بھیجا، میں نے ان سے مذاکرات کئے ہیں، میں نے ہاتھ باندھ کر کہا ہے کہ تم کیا کررہے ہو، اس کا نتیجہ کیا نکلا ہے، کتنا نقصان ہوگیا ہے، کتنے بے گناہ لوگ مارے گئے، تمہارے بیوی بچے تم سے

متحدہ علماء بورڈ کے فیصلوں کی روشنی میں اصحاب رسول کی توہین پر 14 سال قید مقرر کی جائے

دور ہوگئے ہیں، انہوں نے مجھے کہا کہ ملک میں ایک قانون بنا دو جو انسان صحابہ کرام اہل بیت اطہار کی توہین کرے گا اس کو ملک کے قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے گی جب اعلان ہوجائے گا ہم اپنے ہتھیار نیچے پھینک دیں گے۔

عاصمہ: یہ پیغام آپ نے شہباز شریف کو دیا۔ اس کے بدلے میں انہوں نے کیا کہا؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: جی میں نے شہباز شریف کو یہ پیغام دیا تھا جس کے جواب میں گزشتہ دور حکومت میں گورنر ہاؤس مری میں متحدہ علماء بورڈ کا اجلاس ہوا جس میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث کی قیادتیں موجود تھیں، اس کے اندر ایک ضابطہ طے ہوا، جس کے اوپر تمام مکاتب فکر کے ذمہ داروں کے دستخط موجود ہیں۔ جو اٹھتا ہے وہ ہمارے خلاف ہی ہوجاتا ہے۔ جامعہ نعیمیہ والے بھی ہمارے خلاف بول رہے تھے، ڈاکٹر سرفراز نعیمی ہمارے بھائی تھے، وہ اور میں متحدہ علماء بورڈ کے ممبر تھے، ہم نے مل بیٹھ کر ملک میں قیام امن کے لئے کوششیں کی ہیں، جو گورنر ہاؤس مری میں فیصلہ ہوا اس پر میرے اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے بھی دستخط ہیں، میرا کبھی سرفراز نعیمی سے اختلاف نہیں ہوا۔

سوال: اگر رانا ثناء اللہ کا میرے ساتھ بیٹھنا اس لئے جرم ہے کہ میں کالعدم جماعت کا ہوں تو ڈاکٹر سرفراز نعیمی بھی تو میرے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، میں اس وقت بھی کالعدم ہی تھا، ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے، ہمارا ہی کالعدم کرکے نام لیا جارہا ہے۔ اس ملک میں اور بھی کالعدم جماعتیں ہیں جو ہمارے خلاف

وزیر داخلہ رحمان ملک اور گورنر پنجاب کسی گہری سازش کے تحت سپاہ صحابہ کو ٹارگٹ کررہے ہیں۔

روزانہ میڈیا پر آکر کہتے ہیں، آج میرے سامنے آکر لوگ باتیں کرتے تو میں ان کو جواب دے کر مطمئن کرتا اس وقت وزیر داخلہ اور گورنر پنجاب ہمیں ٹارگٹ کررہے ہیں۔

عاصمہ: رحمٰن ملک کا کہنا ہے کہ یہ Ban تنظیمیں ہیں یہ نہ جلوس نکال سکیں گی نہ وہ کھلے عام advertise کرسکیں گی اگر کسی کالعدم تنظیم نے نئی تنظیم بنالی ہے اور پچھلی تنظیم میں بھی کام کرتا

ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید ہمارے بھائی تھے ہم نے مل بیٹھ کر قیام امن کے لئے کوششیں کیں میرا ان کے ساتھ کبھی کوئی اختلاف نہیں ہوا۔

رہا ہے، ہم اس کو بھی کالعدم کریں گے ان کالعدم تنظیموں کا ٹی ٹی پی اور القاعدہ کے ساتھ بھی واسطہ ہے وزیر قانون کالعدم تنظیموں کے ساتھ دندناتا پھر رہا ہے، یہ وہ لوگ کہہ رہے ہیں جن کے والد صاحب شہید ہوئے ہیں، جو اس وقت دہشت گرد جماعتیں ہیں، سپاہ صحابہ کی طرح ان کی پنجاب حکومت کھلی حمایت کررہی ہے میں کہتی ہوں کہ چیف منسٹر کو کھل کر سامنے آنا چاہئے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: جہاں تک ملک کا قانون ہے ہم نے اس وقت تک اس کا احترام کیا ہوا ہے، ہم نے کبھی سپاہ صحابہ کے نام سے اپنی سرگرمیوں کو جاری نہیں رکھا جب کالعدم کا نام آتا ہے تو ہماری ہی جماعت کا نام لے کر کیوں کہا جاتا ہے کہ ان کو سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

عاصمہ: جو آپ پر لیبل لگے ہیں ان کو آپ کیسے Justify کریں گے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: اگر قانون صرف ہمارے خلاف آتا ہے ہم اس کو زیادتی سمجھیں گے اگر کسی کے لئے

مجیب الرحمٰن شامی نے کہا کسی جماعت کے کالعدم ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اس میں شامل تمام لوگ دہشت گرد ہوگئے ہیں اس سے پہلے بھی کئی جماعتوں پر پابندی لگی تھی لیکن وہ جماعتیں آج حکومت چلا رہی ہیں۔

> **کسی جماعت کے کالعدم ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس جماعت کے کارکنوں سے شہری حقوق چھین لئے جائیں۔**

وہ نام لے کر کہتے ہیں جس کا تخریب کاری سے تعلق ہے جو ملک دشمنی میں ملوث ہے اسے کام کرنے کی اجازت نہیں دیں گے ہم انہیں خوش آمدید کہیں گے، ہمیں بتائیں کہ ان کو کیا تعاون کی ضرورت ہے ہم ان کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں جہاں وہ ہمیں جانے کے لئے کہیں گے ہم وہاں جانے کے لئے تیار ہیں اگر میری کسی دہشت گرد سے بات یا ملاقات ہوئی ہو تو مجھے ثابت کردیں میں ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں جو میاں شہباز شریف نے گورنر صاحب کو خط لکھا تھا اس میں میری صفائی موجود ہے صوبے کا وزیر اعلیٰ میرے حق میں بولا ہے۔

عاصمہ: رحمٰن ملک کا کہنا ہے کہ جھنگ فرقہ وارانہ فسادات کا گڑھ ہے وہاں پر ان کے دفاتر ہیں جنوبی پنجاب کا ذکر ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ پنجابی طالبان زیادہ ایکٹو ہیں پھر کہا جاتا ہے کہ آپ کی جماعت ان کی حمایت کررہی ہے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: مجھے تین سال ہوگئے ہیں جماعتی فیصلے کے مطابق جھنگ میں آئے ہوئے، میں نے جھنگ سے الیکشن لڑا، میں نے وہاں سے 47 ہزار ووٹ لیا ہے وہاں کے لوگ عملی طور پر مجھ سے محبت کرتے ہیں آپ وہاں تشریف لائیں اور وہاں کے لوگوں سے میرے بارے میں پوچھیں کونسا دہشت گردی کا واقعہ میں نے کیا ہے۔

عاصمہ: جناب مجیب شامی (سینئر تجزیہ کار) ہم کالعدم تنظیموں کے کردار کے حوالے سے بات کررہے ہیں اس پر آپ کیا کہیں گے؟

شامی: کالعدم کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس تنظیم میں جتنے لوگ تھے سب دہشت گرد ہوچکے ہیں اس سے پہلے بھی مختلف سیاسی جماعتوں پر پابندیاں لگائی جاتی رہی ہیں، نیب کے اوپر پابندی لگائی گئی اس کے ممبران کو سیاست میں آنے سے روکا گیا ،ذوالفقار مگسی پر پابندی لگائی گئی مگر ان کے کارکن کو سیاست میں آنے سے نہیں روکا گیا، جب ایک تنظیم پر پابندی لگائی جاتی ہے اس کے بارے میں شکایات پیدا ہوتی ہیں کوشش ہوتی ہے کہ اسکے کارکن پر امن طریقے سے سیاسی عمل میں شامل ہوجائیں ،اگر وہ ایسا کرلیں تو بہت بڑی کامیابی سمجھی جاتی ہے ہمارے ہاں روایت چل پڑی ہے کہ اگر کسی تنظیم کو کالعدم قرار دے دیا جائے اس کے ہر کارکن سے شہریت کے حقوق چھین لئے جائیں، یہ اچھی بات نہیں ہے اس طرح سے دہشت گرد پیدا کئے جائیں گے۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: جب سے میں نے سوچا ہے کہ کارکن کو سیاست میں لاکر مصروف کردیا جائے تب سے انہوں نے ہمارے خلاف باتیں کرنا شروع کردی ہیں۔

عاصمہ: ابھی پنجاب کے حوالے سے خبریں آرہی ہیں کہ کالعدم تنظیموں کے حوالے سے، ٹارگٹ آپریشن شروع کردیا گیا ہے آپ کی جھنگ میں پابندی لگادی گئی ہے آپ کی دوست حکومت بھی اس طرح کررہی ہے تو آپ ان کے خلاف بھی جارہے ہیں۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی: مجھے بھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے کہ میرا داخلہ جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ممنوع کردیا گیا ہے جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میرے شہر ہیں کسی بھی قانون کے

> **تین سال سے جھنگ میں قیام پذیر ہوں قومی الیکشن میں 47 ہزار لوگوں نے مجھے ووٹ دیئے پھر بھی مجھے دہشت گرد کہا جاتا ہے اس سے بڑی ناانصافی کیا ہوگی**

تحت کسی کو اپنے گھر میں داخل ہونے سے روکا نہیں جاسکتا نظر بند تو کیا جاسکتا ہے اس کا مطلب ہے مجھے گھر سے نکالنا چاہتے ہیں کسی اور جگہ بھیجنا چاہتے ہیں۔

عاصمہ: اس طرح پنجاب حکومت نے کیا تو کیا کریں گے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: میں عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

عاصمہ: کراچی میں پھر فرقہ وارانہ فسادات شروع ہوگئے ہیں اگر 1990ء میں دیکھیں تو کیا یہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: میاں نواز شریف کے دور حکومت میں اس پر کنٹرول ہوگیا تھا، پرویز مشرف کے دور میں بھی ایک حد تک سکون واطمینان تھا۔ یہ ابھی 2009ء سے سلسلہ شروع ہوا ہے پتہ نہیں کون لوگ آئے ہوئے ہیں صرف ہمارا نام لیا جارہا ہے پی پی پی کے لوگ مارے جارہے ہیں، ایم کیو ایم کے لوگ مارے جارہے ہیں، ہماری پی پی پی اور ایم کیو ایم سے کوئی لڑائی نہیں ہے۔

عاصمہ: پھر کون لوگ ہیں؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: یہ حکومت کی ذمہ داری ہے وہ تلاش کرے کہ کون لوگ ہیں ہم نے کراچی سے چالیس

> **وزیر اعلیٰ پنجاب نے گورنر پنجاب کو لکھے گئے خط میں میری صفائی پیش کی ہے (مولانا محمد احمد لدھیانوی)**

جنازے اٹھائے، کراچی کے حالات کی وجہ سے ہم نے احتجاج تک نہیں کیا۔

عاصمہ: لاہور میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر حملے ہوئے ،اس پر نواز شریف نے کہا کہ قادیانی ہمارے بھائی ہیں اس بیان پر آپ کا ایک بیان آیا کہ ان کو بھائی کہنا بہت عجیب بات ہے آپ اس پر کیا کہیں گے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: میں نے قادیانیوں پر حملے کی فوراً مذمت کی تھی اس لئے کی تھی کہ ہم دہشت گردی کے قائل نہیں خواہ وہ کسی کے ساتھ بھی ہو۔ قادیانیوں کو پارلیمنٹ اور قانون کے فیصلوں کا احترام کرنا چاہئے۔ اس واقعے کی آڑ میں کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ جو قادیانی آرڈیننس جنرل ضیاء الحق نے جاری کیا تھا اس کے اندر کوئی تغیر وتبدل ہوجائے اگر کسی نے اس کی آڑ میں ایسا کرنے کی کوشش کی تو ہم برداشت نہیں کریں گے جو میاں نواز شریف نے الفاظ استعمال کئے ہیں اس سے مسلمانوں کو دکھ ہوا ہے۔ کافر مسلمان کا بھائی نہیں ہوا کرتا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہوا کرتا ہے وہ حملے کی مذمت کرلیتے ،انسانی ہمدردی کا اظہار کرلیتے ،شرعی لحاظ سے ان کا جملہ درست نہیں ہے۔

سماء ٹی وی

میزبان: یاسمین جیسمن | **رپورٹ: محمد ابوبکر طاہر**

جیسمن: وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ اب کچھ بھی ہو جائے کریک ڈاؤن ہو کر رہے گا۔

مولانا احمد لدھیانوی: یہ فرماتے ہیں 19 جولائی کو ان کا یہ بیان ہے کہ پنجاب کے چیف منسٹر شہباز شریف سپاہ صحابہ سے ووٹ مانگتے ہیں اور جب یہ سپورٹ ان کو ملتی ہے تو وہ الیکشن جیت جاتے ہیں سپاہ صحابہ کی مدد سے۔ جیت جاتے ہیں اور اس کے بعد سپاہ صحابہ کے کارکنان پر کریک ڈاؤن شروع کر دیا جاتا ہے۔

21 جون کو ایک اور لدھیانوی صاحب کا بیان آتا ہے کہ یہی نہیں بلکہ 25 نیشنل اسمبلی کے ارکان سپاہ صحابہ کی پشت پناہی اور ان کے ووٹ بینک سے جیتے ہیں جن میں پاکستان پیپلز پارٹی کے بڑے بڑے نامور لوگ شامل ہیں جن میں شاہ محمود قریشی، جمشید دستی، قمر زمان کائرہ، حیات اللہ ترین، فیصل کریم کنڈی اور دیگر لوگ بھی اس میں شامل ہیں۔

جیسمن: مولانا صاحب میں نے آج آپ کو اپنے شو میں بلایا کہ لوگ آپ کو سننا اور آپ کا موقف جاننا پسند کرتے ہیں

محمد احمد لدھیانوی: اس وقت ملک پاکستان جن حالات سے گذر رہا ہے آپ بخوبی آگاہ ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کی حفاظت کرے اور اس میں رہنے والوں کی حفاظت فرمائے۔ لاہور میں جب سے حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جو سانحہ ہوا اس وقت سے لے کر آج تک میں نے اپنا موقف مختلف چینلز پر اور مختلف اجلاس منعقد کر کے ان کے اندر اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ میں جہاں اس واقعہ کی مذمت کرتا ہوں وہاں آج فیصل آباد میں جو واقعہ ہوا میں اس کی بھی مذمت کرتا ہوں ہر دہشت گردی کا واقعہ جس میں کوئی بے گناہ مارا جاتا ہے، میں سب کی مذمت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے بڑے افسوس سے یہ بات کہنا پڑے گی کہ جب بھی کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا ہے گورنمنٹ کے کچھ ذمہ دار بغیر تحقیق کے ہماری جماعت کا نام لینا شروع کر دیتے ہیں اور کبھی ہمارا ان دہشت گرد جماعتوں سے تعلق جوڑنا شروع کر دیتے ہیں، کبھی کہہ دیا جاتا ہے یہ پنجابی طالبان کا دوسرا نام ہے اور کبھی کہہ دیا جاتا ہے کہ ان کا القاعدہ سے تعلق ہے، میرا کھلا موقف ہے کہ میرا اور میری جماعت کے کسی ذمہ دار کارکن کا دہشتگردی کے کسی واقعہ میں ملوث ہونا ثابت کر دیا جائے میں ہر قسم کی سزا بھگتنے کو تیار ہوں۔

قومی اسمبلی کے ممبر رضا حیات ہراج نے مجھے کہا ہے آپ میرا بیان نشر کروائیں کہ میں سپاہ صحابہ کے ووٹ لے کر اسمبلی کا ممبر بنا ہوں۔

جیسمن: مولانا صاحب آپ یہ بتا دیں کہ آپ پر الزام کون عائد کرتا ہے؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: آپ نے تھوڑی دیر پہلے فرما دیا کہ جب الیکشن آتے ہیں تو الیکشن میں تعاون کے لئے مختلف جماعتیں ہم سے تعاون لینے کے لئے آ جایا کرتی ہیں رانا ثناء اللہ صاحب آپ کے پاس موجود ہیں، رانا صاحب نے جھنگ کے ایک ضمنی الیکشن میں ہم سے تعاون مانگا تھا ہم نے ان کو بڑی عزت و آبرو کے ساتھ بلوا کر ان کی موجودگی میں ان کے امیدوار میاں اعظم چیلہ صاحب کی حمایت کا فیصلہ کیا تھا اسی طرح ہم نے ملک میں بہت سارے امیدواروں کی حمایت کی ہے آپ کے پاس لسٹ موجود ہے (ق) لیگ کے ایم این اے ہیں رضا حیات صاحب جنہوں نے الیکشن لڑا انہوں نے مجھے خود کہا کہ آپ کسی جگہ کے اوپر میرا نام لیں، دوسرے تو انکار کر دیتے ہیں کہ ہمارا تعلق نہیں ہے۔ ہم نے ووٹ نہیں لیا، میں کھلے الفاظ میں تائید کروں گا کہ میں ان کے ووٹوں سے جیت کر آیا ہوں اسی طرح ہم نے جھنگ میں رانا صاحب کی موجودگی میں ان کے امیدوار کی حمایت کا اعلان کر دیا ہمارا یہ فیصلہ شاید وفاقی گورنمنٹ کے کچھ لوگوں کو اچھا نہیں لگا یا مسلم لیگ (ن) کے ساتھ ہماری قربت کچھ لوگوں کو اچھی نہیں لگی۔

اگر میں کالعدم جماعت کا ذمہ دار ہوں تو وزیر داخلہ کے ساتھ کالعدم جماعت تحریک جعفریہ کے ذمہ دار عبدالجلیل نقوی موجود تھے، پچھلے دنوں جب داتا صاحب والا واقعہ ہوا اس کے بعد بہت سارے علماء کی انہوں نے میٹنگ کی ان کے بائیں طرف عبدالجلیل نقوی کالعدم جماعت کے کھڑے ہوئے تھے اور وہاں ایک صحافی نے ان سے یہ سوال کر دیا کہ رحمان ملک صاحب آپ لدھیانوی صاحب پر کالعدم جماعت ہونے کا الزام لگایا کرتے ہیں آج آپ بھی تو کالعدم جماعت کے ذمہ دار کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں تو انہوں نے انکار کرنے کی بجائے صاف لفظوں میں کہا کہ میرے ساتھ آج بھی کھڑے ہیں اور آئندہ بھی ہمارے ساتھ کھڑے ہوں گے تو اگر ایک جماعت کو کالعدم ہونے کے باوجود وزیر داخلہ اپنے ساتھ کھڑا کر سکتا ہے ان سے تعاون لے سکتا ہے میں تو رانا صاحب کے ساتھ کھڑا ہونے میں کوئی جرم نہیں سمجھتا۔

جیسمن: مولانا صاحب جو دیوبندی یا بریلوی یا ناموس رسالت سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں یہ ایک دوسرے کے خلاف اشتعال انگیز بیان دیتے ہیں اس کے بارے میں ذرا وضاحت کیجئے جیسے رانا صاحب نے کہا کہ آپ سب چاہتے

صوبائی وزیر قانون رانا ثنا اللہ نے جھنگ کے ایک ضمنی الیکشن میں ہم سے تعاون مانگا ہم نے بڑی عزت و آبرو کے ساتھ انہیں بلوا کر ان کے امیدوار اعظم چیلہ کی حمایت کا اعلان کیا جو بڑی اکثریت سے جیت گیا۔

ہیں کہ ایک دوسرے کو بدنام کر دیا جائے اس کی کیا وجہ ہے اس وقت کیوں اتنا زیادہ یہ ایک دوسرے سے ناراض نظر آتے ہیں؟

مولانا محمد احمد لدھیانوی: مجھے خوشی ہوئی ہے میں شکریہ ادا کرتا ہوں اعجاز الحق کا اور رانا صاحب نے بھی یقیناً اعجاز الحق کی گفتگو سماعت فرمائی ہے اعجاز الحق نے ہماری صفائی دے دی ہے کہ ہمارا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا یہ کہنا کہ یہاں پر جو پابندی لگ کرتی ہے وہ باہر سے حکم آیا کرتے ہے۔ ہمارا تعلق دین کے ساتھ ہے ہمارا تعلق مذہب کے ساتھ ہے، ہمارا تعلق اسلام کے ساتھ ہے، ہم اسلام کے رشتے کو کبھی چھوڑ نہیں سکتے، میں نے بڑے واضح لفظوں میں کہا کہ میرا اور میری جماعت کا دہشت گردی کے کسی واقعہ میں جب سے میں اپنی جماعت کا ذمہ دار بنا ہوں اس وقت سے لے کر آج تک میرا کوئی کارکن بھی دہشت گردی کے واقعہ میں ملوث ہو اس کی سزا بھی میں بھگتنے کو تیار ہوں اگر یہ باہر سے حکم آجاتے ہیں تو میرا اس میں کیا قصور ہے یہ ان سے پوچھا جائے جو پابندیاں لگاتے ہیں۔ رانا صاحب نے ایک جملہ کہا کہ علماء کرام آپس میں بہت سخت ہیں، متشدد ہیں، ایک دوسرے کو قبول نہیں کرتے، میں نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ملی یکجہتی کونسل کا قیام جب عمل میں لایا گیا تھا اس کے پہلے سربراہ بنے تھے، حضرت مولانا احمد شاہ نورانی صاحب جو بریلوی مکتبہ فکر کے ذمہ دار تھے ان کا نام حضرت مولانا ضیاء القاسمی نے پیش کیا تھا۔ مولانا سمیع الحق اور مولانا اسفند یار یہ دونوں تائید کرنیوالے ہیں نام پیش کرنے والا اور تائید کرنے والے تینوں مکتبہ دیوبند سے تعلق رکھتے ہیں اور مولانا احمد شاہ نورانی بریلوی مکتبہ فکر کے تھے۔ تینوں نے مل کر نورانی کو ملی یکجہتی کا سربراہ بنایا تھا اور ہم ایک عرصہ تک ان کی سربراہی میں کام کرتے رہے۔ پنجاب کی سطح پر میاں شہباز شریف نے اپنے سابقہ دور حکومت میں اور موجودہ دور حکومت میں متحدہ علماء بورڈ کا اعلان کیا تھا جس کے سربراہ صاحبزادہ فضل کریم تھے اس وقت بھی اس کے چیئر مین وہ ہیں میں اس وقت بھی اس کا ممبر تھا اور آج بھی اس کا ممبر ہوں جبکہ میں صاحبزادہ فضل کریم کو بریلوی مکتبہ فکر ہونے کے باوجود ان کی سربراہی میں کام کر رہا ہوں۔ ان کی انتہا پسندانہ رویہ کی وجہ سے ہم ان کی سربراہی میں کام کرنے کا فیصلہ واپس لینے پر غور کر رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پیغام شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے......؟

جس کے قائدین

مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ (بانی و سرپرست)
شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ

مولانا ایثار القاسمی شہید (نائب سرپرست، ایم این اے)
شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ (سرپرست)
شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور

مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ (صدر / ایم این ے)
شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف جاتے ہوئے۔

علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ
شہادت 17 اگست 2009 خیر پور سندھ (خیر پور جلسہ سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا،، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے۔ لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ ''نظام خلافت راشدہ'' کے نام سے بفضلہ تعالیٰ ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا......؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟

کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔

☆ بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران ان کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔

آپ جاگیر دار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔

اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجئے کہ

''میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں۔''

دستخط ....

اشاعت المعارف کی فخریہ پیشکش

اعلیٰ معیار کی سی ڈی تقاریر پر حیرت انگیز رعایت

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے 6 ویڈیو بیانات
DVD اصل قیمت 180 روپے — رعایتی قیمت صرف 60 روپے

علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے 5 ویڈیو بیانات
DVD اصل قیمت 150 روپے — رعایتی قیمت صرف 60 روپے

قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی کے 5 ویڈیو بیانات
DVD اصل قیمت 150 روپے — رعایتی قیمت صرف 60 روپے

امام اہلسنت کانفرنس خیر پور سندھ کا مکمل پروگرام
DVD اصل قیمت 150 روپے — رعایتی قیمت صرف 60 روپے

مکمل سیٹ
اصل قیمت 630
رعایتی قیمت 240

پبلشر
اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد۔ پاکستان
0300-6661452

سمندری شہر میں اہل سنت والجماعت کی دینی درسگاہ

بانی: شہید ملت اسلامیہ، مؤرخ اسلام، الفاروقی حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ

جامعہ عمر فاروقؓ اسلامیہ

تمام مخیر حضرات سے
خصوصی اپیل ہے کہ گلشن فاروقیؒ
جامعہ عمر فاروق اسلامیہ کے مسافر طلبہ
کے لئے زکوۃ، صدقات، خیرات سے تعاون
کرکے عنداللہ ثواب حاصل کریں

منجانب: ریحان محمود ضیاء

مہتمم و اراکین انجمن جامعہ عمر فاروق اسلامیہ

سمندری فیصل آباد پاکستان

0300-7693296
041-3420896

سیرۃ رسول ﷺ کا دلآویز مرقع

تالیف: علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید

رہبر و رہنما ﷺ

صفحات: 386

ہدیہ 250 روپے

نظر ثانی: مولانا مفتی محمود مدظلہ

خلافت کے
عالمی نصب العین کی دعوت
دنیا بھر میں اسلام کی جدوجہد کے بنیادی اصول

تالیف: علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید

(انگریزی)

خلافت ورلڈ آرڈر

ہدیہ 125 روپے صفحات: 210

شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمن فاروقی کی زندگی کی آخری ڈیڑھ سالہ اسارت کے دوران لکھی جانے والی یادگار تحریر سپاہ صحابہ کے کارکنوں کیلئے آئندہ دس سال کا لائحہ عمل ہے

فاروقی شہید کا پیغام

ایک وصیت ایک اعلان ایک لائحہ عمل

ترتیب: حافظ محمد ابوبکر

صفحات: 52

ہدیہ 35 روپے

ناشر: اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت امیر المؤمنین

تحریر: ابوامامہ حافظ محمد ابوبکر فاروقی
(ایم فل انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد)

تلمیذان پیغمبر ﷺ شاگردان رسول ﷺ جماعت صحابہ کرام کی اجتماعی زندگی کو امت مسلمہ کی اجتماعی زندگی کے لئے اور انکی انفرادی زندگی کو مسلمانوں کی انفرادی زندگی کے لئے مقتدیٰ و پیشوا کی قابل قدر شرعی حیثیت حاصل ہے جو انہیں قرآن وسنت نے عطا کی ہے۔ اگرچہ تمام صحابہ کرام معاشرتی صفات واقدار، حقوق وفرائض کی ادائیگی اور آداب کو ملحوظ رکھنے میں جو اسلام نے انہیں سکھائے تھے یکساں و مساوی تھے لیکن انکی انفرادی صلاحیتیں خصائل وخصوصیات ایک دوسرے سے مختلف اور متفاوت تھیں، مربی اعظم ﷺ نے "انزلو الناس علی مراتبھم" کے اصول کے تحت ان کی انفرادی وشخصی تربیت کا اہتمام فرمایا اور ہر صحابی کے ذاتی جوہر اور طبعی خصوصیت کو نکھارا یہی وجہ ہے کہ جب ہم انکی اجتماعی ومعاشرتی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ تمام کے تمام ایک ہی عقیدے اور ایمان کے حامل، ایک جیسے اعلیٰ اخلاق رکھنے والے، اعلائے کلمۃ اللہ کے متحدہ مقصد

حضرت علیؓ کی موافقت میں کئی مواقع پر قرآن کی آیتیں نازل ہوئیں یہ اللہ کے ہاں آپ کی عظیم الشان عظمت کی دلیل ہے

کی خاطر جدوجہد کرنے والے، ایک ہی رسول کے سچے عاشق، ایک ہی دین پر مرمٹنے والے قرآن کو ماننے والے، جمیع انسانیت کی نفع رسانی کی ایک ہی اعلیٰ سوچ وفکر کے حامل ہیں مگر انفرادی طور پر دیکھا جائے تو اس گلدستہ رسالت ﷺ کا ہر پھول اپنی منفرد خوشبو ومہک رکھتا ہے۔

خدائے وحدہٗ لاشریک نے دین اسلام کے انتظامی ڈھانچے کی تعمیر اور نظام شریعت کے قیام کے لئے جن ہستیوں کا انتخاب کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کو انکی ذاتی قابلیت کے موافق تراشا تعلیم وتہذیب سے آراستہ کیا اور انکی صلاحیتوں کے مطابق اسے اس کا صحیح مقام ومرتبہ عطا کیا اور انکی اصل جگہ پر اسے لگا دیا، یوں شریعت کے قصر ابیض کی تعمیر ہوئی جس کا ہر فرد اپنی ذات میں ایک امت اور انجمن تھا، یہی وجہ ہے کہ جس صحابی ؓ میں جس طرح کی صلاحیت تھی وہ اس طرح کے شعبے کا امام بنا، حضرت خالد بن ولید ؓ میں سپہ گری کی صفات فطری طور پر موجود تھیں، آپ ﷺ نے انہیں اللہ کی تلوار کہا، سیف اللہ کا لقب بخشا اور وہ مسلم سپہ سالاروں کے سرخیل اور امام کہلائے۔ آج کے جدید دور میں بھی انکے جنگی کارناموں اور کاروائیوں کو فن حرب و ضرب میں آئیڈیل اور نمونے کی حیثیت حاصل ہے، اسکا مطلب یہ نہیں کہ ان میں اور کوئی صلاحیت پائی نہیں جاتی تھی بلکہ نمایاں صلاحیت یہی تھی اسی طرح کچھ صحابہ کرام ؓ ایسے بھی ہیں جن کے اندر ایک سے زائد صلاحیتیں نمایاں تھیں اور وہ دین حق کے کئی شعبوں کے امام کہلائے، ان جامع الصفات صحابہ میں حضرت علی المرتضیٰ ؓ نہایت ہی بلند درجہ ومقام رکھتے ہیں۔

نام، کنیت اور لقب

(1) نام ونسب:

حضرت علی ؓ بن ابی طالب (عبد مناف) بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

آپ ؓ رسول اللہ ﷺ کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے اور آپ کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ نے آپ کا نام آپ ؓ کے نانا اسد بن ہاشم کے نام پر اسد رکھا جو حیدر کے نام سے مشہور ہوا کیونکہ اسد کا معنیٰ ہے شیر اور حیدر بھی شیر کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ خواجہ ابو طالب نے آپ ؓ کا نام علی رکھا اور یہی آپ کا اصل نام ہے۔

(2) کنیت:

آپ ؓ کی کنیت ابوالحسن تھی۔ حضرت حسن ؓ آپ ؓ کے بڑے بیٹے کا نام ہے جو حضرت فاطمہ ؓ بنت رسول اللہ ﷺ کے بطن سے پیدا ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے نواسے تھے۔ آپ کی ایک کنیت ابوتراب بھی تھی، اسی طرح آپ ؓ کو ابوالسبطین بھی کہا گیا۔

(3) لقب:

آپ ؓ کا لقب امیر المؤمنین تھا۔

ولادت:

حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ آپ ؓ کی ولادت نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پندرہ یا سولہ سال قبل ہوئی اور ابن اسحاق کے مطابق آپ ؓ بعثت سے دس سال قبل پیدا ہوئے علامہ ابن حجر نے الاصابہ میں ابن اسحاق کے قول کو ترجیح دی ہے۔

تربیت نبوی ﷺ میں:

بعثت نبوی ﷺ سے چند سال قبل قریش مکہ پر شدید معاشی بحران آیا، خواجہ ابوطالب کثیر العیال تھے، رسول اللہ ﷺ نے انکے اس بوجھ کو محسوس کرتے ہوئے اپنے دوسرے چچا حضرت عباس ؓ جو کہ قریش کے ایک مالدار آدمی تھے، سے کہا، اے میرے چچا آپ کے بھائی ابوطالب پر اہل وعیال کا بوجھ زیادہ ہے اور آپ جانتے ہیں کہ آج کل قریش پر معاشی بحران آیا ہوا ہے چلئے ہم ابوطالب کی مدد کریں انکے ایک بچے کی پرورش کی ذمہ داری میں لیتا ہوں اور ایک کی آپ لے لیجئے، انکے بوجھ میں کچھ کمی ہو جائے گی، حضرت عباس ؓ راضی ہو گئے اور دونوں خواجہ ابوطالب کے پاس پہنچے اور معاملہ پیش کیا ابوطالب نے کہا عقیل کے علاوہ تم جسے چاہتے ہو لے جا سکتے ہو، تب یہ قحط سالی، یہ معاشی بحران جو اہل مکہ کے لئے ایک عذاب تھا حضرت علی ؓ کے لئے رحمت الٰہی کا دروازہ ثابت ہوا جس کی بدولت سیدنا علی ؓ فقط علی نہیں رہے بلکہ

آپ کی گفتار، کردار، اعمال اوصاف، علم وتفقہ، اخلاق و معاشرت، تقویٰ۔ طہارت غرض آپ کی ہر چیز سے نبوی تربیت کا فیضان جھلکتا تھا

باب شہر علم، اسلام کے سب سے بڑے قاضی، مفسر قرآن، فقیہ وقت، داماد مصطفیٰ ﷺ، امیر المؤمنین، مسلمانوں کے

چوتھے خلیفہ اور خلفائے ثلاثہ کے مشیر خاص بنے، یہ سب اس پیغمبر کائنات، مربی اعظم ﷺ کی تربیت کا نتیجہ تھا، جس کی تربیت خود خدا نے فرمائی تھی، قرآن کا فرمان جس کا اخلاق تھا وہ بچپن جو انسانی زندگی کے فساد و اصلاح کا ابتدائی انتہائی اہم اور بنیادی مرحلہ ہے انسانی ذہن پر اس مرحلہ طفولیت میں جو اثرات مرتب ہوتے ہیں اسکے نقوش آخر عمر تک نہیں مٹتے، انسان کی سب سے پہلی درسگاہ اس کا گھر ہوا کرتا ہے جہاں وہ اپنے بچپن کے روز و شب گزارتا ہے اور وہ اولین قابل تقلید نمونہ کہ ایک بچہ جسکی لاشعوری طور پر پیروی و اتباع کرتا ہے وہ اس گھر میں رہنے والے اسکے والدین، بڑے بہن بھائی اور عزیز و رشتہ دار و مربی ہوتے ہیں، جنکی باتیں اسکی باتوں پر جنکی زبان اسکی زبان پر، جنکے اخلاق اسکے اخلاق پر، جنکے اوصاف و کمالات اسکے اوصاف و کمالات پر اور جنکے نظریات و معتقدات اسکے نظریات و معتقدات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عظیم الشان، جلیل القدر مرتبے اور بے انتہا خوش نصیبی کا اندازہ محض اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جس گھر میں شعور کی آنکھ کھولی وہ رسول اللہ ﷺ کا بیت مکرم تھا، سیکھنے اور پیروی کرنے کو جو نمونہ ملا وہ مربی اعظم، رحمت دو عالم، سرور کونین ﷺ کا اسوہ حسنہ و نمونہ تھا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ سیکھا رسول اللہ ﷺ سے سیکھا، مرحلہ طفولیت میں انکے معصوم ذہن پر جو نقش ہوا وہ سیرت محمدی ﷺ کا عکس کرم تھا، آپکی گفتار، رفتار، کردار، اعمال، اوصاف، علم و تفقہ، اخلاق و معاشرت، تقویٰ و طہارت، غرض آپ کی ہر چیز سے نبوی تربیت کا فیضان چھلکتا تھا۔

قبول اسلام:

ابن اسحاق نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نماز میں مشغول ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کیا کر رہے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے جس کے واسطے اللہ نے اپنے بہت سے انبیاء کو بھیجا، پس میں تجھے اللہ کی توحید اور اس کی عبادت کی دعوت دیتا ہوں اور اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ لات و عزیٰ کی عبادت چھوڑ دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے اس سے پہلے کبھی ایسی بات نہیں سنی اور میں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے قبل اپنے والد سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کی یہ بات سنی لیکن آپ ﷺ نہیں چاہتے تھے کہ لوگوں کو ابھی اس دین کی خبر ہو، اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اگر تم ایمان نہیں لانا چاہتے تو مت لاؤ مگر اس راز کو فاش مت کرو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دن ساری رات آپ ﷺ کی دعوت کے بارے میں سوچتے رہے اور صبح پیغمبر کائنات ﷺ کی خدمت میں آئے اور اسلام قبول کر لیا۔

(البدایہ والنہایہ۔ بحوالہ سیرۃ امیر المومنین علی ابن ابی طالب)

حضرت علی رضی اللہ عنہ عہد رسالت کے مکی دور میں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور پھر ہمیشہ نبی کریم ﷺ کا مکی زندگی کے ہر مرحلے میں ساتھ رہے، شروع شروع میں آپ ﷺ مکہ کے مضافات میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہوتے، پھر جب نبی کریم ﷺ نے عرب کے مختلف قبائل کو دعوت اسلام دینا شروع کی تب ان اسفار میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ نے ہر مشکل میں ایک قابل اعتماد و وفادار ساتھی کی طرح نبی کریم ﷺ کا ساتھ دیا پھر ہجرت کی رات جبکہ بہت سے صحابہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ ان چند نفوس میں سے تھے جو نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے راز دار اور امین تھے، آپ ﷺ نے انہیں اپنے گھر میں اپنے بستر پر لٹا کر، یہ تاکید کر کے عازم سفر ہوئے کہ وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ پہنچیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس رات اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر پیغمبر کائنات ﷺ کا ساتھ دیا کہ جس وقت قریش کے تمام قبائل کے افراد آپ ﷺ کو قتل کرنے کے لئے آپ ﷺ کے مکان

> **جس وقت قریش کے تمام قبائل کے افراد حضور ﷺ کو قتل کرنے کے لئے آپ کے مکان کا محاصرہ کئے ہوئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے کپڑے پہن کر، آپ ﷺ کے بستر پر سو گئے گویا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی جان حضور ﷺ پر نچھاور کر چھوڑی تھی۔**

کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے کپڑے پہن کر، آپ ﷺ کی چادر اوڑھ کر، آپ ﷺ کے بستر پر سو گئے، گویا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کو رسول اللہ ﷺ پر نچھاور کر دیا تھا، صبح جب کافروں نے آپ ﷺ کے بستر پر حضرت علی کو پایا تو پوچھا کہ محمد (ﷺ) کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کمال جرأت کیساتھ ننگی تلواروں کے سائے میں کہا، میں نہیں جانتا، اس پر کافر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مارنے لگے اور ایک مکان میں بند کر دیا اور چند گھنٹوں کے بعد آپ رضی اللہ عنہ رہا کر دیئے گئے۔

(تاریخ الطبری)

ہجرت مدینہ منورہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہایت صبر کے ساتھ کفار کی اذیت کو برداشت کیا آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خوشی تھی کہ پیغمبر ﷺ کفار کے ہاتھ سے بچ کر نکل گئے، آپ رضی اللہ عنہ نے اسی دن سے لوگوں کو تلاش کر کے انکی امانتیں واپس کرنا شروع کر دیں اور تین دن میں سب کی امانتیں لوٹا دیں اور مدینہ منورہ کی طرف عازم ہجرت ہوئے۔ اس حال میں کہ اللہ کے سوا آپ رضی اللہ عنہ کا کوئی ہمسفر نہیں تھا اور نہ ہی کوئی راستہ بتانے والا اور اس پر مستزاد یہ تمام سفر آپ رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی سواری کے نہایت پامردی، ایمانی قوت و شجاعت اور جذبہ عشق رسول ﷺ سے سرشار ہو کر بغیر کسی زاد راہ کے کیا، آپ رضی اللہ عنہ جب پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک متورم ہو کر زخمی ہو چکے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، سیرت ابن ہشام و ابن اسحاق)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مدنی دور رسالت:

مکہ مکرمہ کی تیرہ سالہ زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سیکرٹری، کاتب وحی، نہایت قریبی اور قابل اعتماد بھائی اور شاگرد کی حیثیت سے زندگی کے شب و روز بتائے، اس عرصے میں جو قرآن اترا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے براہ راست آپ ﷺ سے سیکھا، عہد مکی میں نازل ہونے والے قرآن میں ایمانیات، اخلاقیات، دعوت الی اللہ کے اصول و مناہج، قوموں کے عروج و زوال کے فطری قوانین، بیان تاریخ کے استقرائی اصول، اعجاز و بلاغت، بدیع و معانی کے قواعد و ضوابط، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ظاہری و معنوی نظام، تخلیق آفاق و انفس کا بیان، تکوین کائنات کے مراحل، اللہ کی صفات کا ٹھیک ٹھیک تعارف اور کائنات کی تخلیق میں اسکی نمود وغیرہ کے مضامین شامل تھے جنہیں نہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے سکھائے بلکہ ان کے تقاضوں کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایمانی، اخلاقی، روحانی اور عقلی تربیت فرمائی جب کہ باقی صحابہ بھی اس میں شامل تھے پھر عہد رسالت کے مدنی عہد جو ہجرت کے بعد شروع ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان تمام ریاستی، انتظامی، حفاظتی، دعوتی اور جہادی اقدامات میں شامل ہوئے جو نبی کریم ﷺ نے کئے اور انہیں پوری طرح سیکھا اور سمجھا، غزوہ بدر، احد، خندق، حدیبیہ، فتح مکہ، غزوہ طائف و حنین اور خصوصاً خیبر میں کارہائے نمایاں سر انجام دیئے اس دوران جو قرآن نازل ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسکا مشاہدہ کیا اور براہ راست اسے رسول اللہ ﷺ سے سیکھا، جس میں اسلامی معاشرت

کے اصول ،معاشرتی حقوق وفرائض ،معاشرتی اوصاف و آداب ،اسلامی سیاست وحکومت کے قواعد ،جہاد بالکفار اور جہاد بالمنافقین کے احکامات ،بین الاقوامی سفارتی آداب و قوانین ،اسلامی معاشی واقتصادی نظام اور سب سے بڑھ کر اسلامی ریاست کا عدالتی نظام ،قضاوقدر ،انصاف وعدل کے اصول شامل ہیں جن کا عملی نمونہ حضرت علی ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی سنت اور حکمت کے آئینے میں دیکھا اس دوران رسول اللہ ﷺ نے باقی صحابہ کرام ؓ کے ساتھ آپ کی سیاسی وسماجی ،معاشی ومعاشرتی ،حکومتی وادارہ جاتی تعلیم وتربیت کا اہتمام فرمایا اور آپ ؓ رسول اللہ ﷺ کے ممتاز ترین شاگردوں میں شمار ہوئے۔

حضرت علی ؓ کا علمی مقام:

قرآن مقدس اور سنت نبوی ﷺ کی تعلیمات ہر صحابی اور مسلمان کیلئے عام تھی جس طرح آپ ﷺ کی دعوت ہر کافر کے لئے بلکہ ایک خاص حد تک اسلام کے بنیادی احکامات کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض تھا جس میں تمام صحابہ کرام

امام مسلم کی روایت کے مطابق حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے پہلے دن ہی آپؓ کے ہاتھ پر بیعت کی ان کے دلوں میں کوئی نفرت تھی نہ کوئی عداوت۔

یکساں ومساوی تھے مگر بہت سے صحابہ ایسے تھے جنہوں نے دین کے کسی نہ کسی شعبے میں اپنے طبعی رجحان اور میلان کے موافق اختصاص پیدا کیا پھر چند ایک صحابہ تو ایسے بھی تھے جو دین کے ہر شعبے میں مہارت رکھتے تھے حضرت علی ؓ کا شمار انہی چند ایک صحابہ میں ہوتا ہے جو ایمانیات ،اخلاقیات سیاسیات ،عقلیات ،فقہیات ،اقتصادیات ،حربیات ،لسانیات اور قضائیات وغیرہ تمام علوم شریعت کے ماہر تھے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس داماد ،محبوب بھائی اور بچپن کے شاگرد اور صحبت یافتہ کو شہر علم کا دروازہ کہا اور خصوصاً شعبہ قضا اور فقہ میں دوسروں سے ممتاز قرار دیا اور فن حرب و ضرب میں آپ کی مہارت ،دلیری اور شجاعت کی وجہ سے آپ کو اسد اللہ کا گراں قدر خطاب عطا فرمایا۔

حضرت علی ؓ کی علمی خصوصیات:

(1) حضرت علی ؓ کی موافقت میں کئی مواقع میں قرآن کی آیتیں نازل ہوئیں ،مثلاً ایک شخص نے حضرت علی ؓ سے کہا کہ اسلام لانے کے بعد اگر میں مسجد حرام کو سجدوں سے آباد کرنے کے سوا کچھ نہ کروں تو یہ میرے لئے کافی ہے حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ان سب سے افضل ہے حضرت عمر ؓ قریب ہی تھے انہوں نے کہا نماز کا وقت قریب ہے آپ ﷺ تشریف لائیں ان سے پوچھ لینا آپس میں بحث مت کرو ،حضرت علی ؓ نے جب آپ ﷺ سے دریافت کیا تو قرآن کی یہ آیتیں نازل ہوئیں جو حضرت علی ؓ کی موافقت میں تھیں:

اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام كمن امن بالله واليوم الاخر و جهد في سبيل الله لا يستون عند الله الخ

یہ حضرت علی ؓ کے مزاج شریعت سے واقفیت کی اہم ترین دلیل ہے۔

(2) حضرت علی ؓ مسلمانوں کی عقلی عبقریت کے شاہکار علم علم اصول فقہ کے بانیوں اور مؤسسین میں سے ہیں ،آپ ؓ کے تفقہ فی الدین اور قرآن فہمی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے اصول فقہ کے بہت سے قواعد امت کو عطا فرمائے ،مثلاً یہ اصول کہ اگر قرآن وحدیث کی کسی نص سے کوئی مطلق حکم ثابت ہوتا ہے ،اور یہی حکم کسی دوسری نص میں کسی بات کیساتھ مشروط یا مقید ہے تو مطلق حکم کو مقید حکم پر محمول کیا جائے گا یعنی نص مطلق کو نص مقید کے ضمن میں سمجھا جائے گا۔

اسکی مثال یہ ہے کہ حضرت علی ؓ کسی بھی چور کے دوسری دفعہ چوری کرنے پر سزا کے طور پر اس کا دوسرا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے جیسا کہ قرآن کی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسری دفعہ چوری کرنے پر چور کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دینا چاہئے کیونکہ آیت اس حکم میں مطلق ہے:

والسارق والسارقة فاقطعوا احدهما

اور وہ اس آیت کو ایک دوسری آیت پر محمول کرتے تھے جو کہ اس باب میں مقید ہے:

او تقطع ايديهم وارجلهم من خلاف

اس میں حکم ہے کہ ڈاکوؤں کا ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں۔

(2) اسی طرح آپ ؓ نے شریعت کی مجمل نص کو مفسر نص پر محمول کرنے کا اصول بتلایا۔

(3) قرآن کی منسوخ اور ناسخ آیتوں کے بارے جاننے کو علم تفسیر کے لئے ضروری قرار دیا۔

(4) عربی لغت پر مہارت کو فہم قرآن کے لئے شرط ٹھہرایا تفسیر القرآن بالقرآن کے اصول کو بیان کیا۔

(5) آیات قرآنی کے آپس میں مناسبت اور ربط بیان فرمائے۔

(6) نص کے عموم کو بعض افراد کے ساتھ خاص کرنے کے قواعد متعین فرمائے۔

(7) اہل عرب کی عادات ومعاشرت کے جاننے کو قرآن فہمی کا جزء شمار کیا۔

اسی طرح آپ کے بیان کردہ تفسیری نکات علم تفسیر کے باب میں اصول وقواعد کا درجہ رکھتے ہیں ،آپ علم النحو کے بانی ہیں ۔آپ کے عدالتی فیصلے بلاشبہ آپ کی علمی وفقہی قدر ومنزلت کی برہان صحت اور دلیل ہیں جسکی گواہی خود نبی کریم ﷺ نے دی ،آپ کو یمن کا قاضی مقرر کیا ،خلفائے ثلاثہ کے دور میں آپ کی حیثیت سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی سی تھی ،اگر تاریخ کے پانچ اعلیٰ ترین ماہرین قانون کو شمار کیا جائے تو ان میں بھی آپ کی حیثیت نمایاں ہوگی۔

آپ ؓ حضور نبی کریم ﷺ سے براہ راست احادیث روایت کرنے کے علاوہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ ،حضرت عمر ؓ ،حضرت مقداد ؓ اور اپنی زوجہ حضرت فاطمہ ؓ سے بھی احادیث روایت کرتے ہیں آپ کی بیان

حضرت علیؓ نے جو کچھ سیکھا رسول اللہ ﷺ سے سیکھا عرصہ طفولت میں ان کے معصوم ذہن پر جو نقش ہوا وہ سیرت محمدی ﷺ کا عکس کرم تھا۔

کردہ کل احادیث کی تعداد تقریباً 586 ہے اسی طرح صحابہ کی کثیر تعداد نے آپ سے روایت کیا ہے جن میں حضرت ابو امامہ ،ایاس بن ثعلبہ انصاری ،حضرت ابورافع قبطی ،حضرت ابو سعید خدری ،حضرت جابر بن عبداللہ بن عمر بن حزم انصاری حضرت جابر بن سمرہ ،حضرت زید بن ارقم ،حضرت عبداللہ بن جعفر ،حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود شامل ہیں ۔اسی طرح حضرت حسن ؓ حضرت حسین ؓ حضرت محمد بن حنفیہ نے بھی آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔

حضرت علی ؓ خلفائے ثلاثہ کے عہد میں:

حضور نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی ؓ کو آپ ﷺ کی قرابت داری کی وجہ سے یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ ﷺ کی تجہیز وتکفین کا انتظام کریں چنانچہ حضرت عائشہ ؓ کے حجرے میں حضرت علی ؓ ،حضرت فضل بن عباس ،حضرت اسامہ بن زید اور آپ ﷺ کے شقران نامی غلام نے مل کر آپ ﷺ کو غسل دیا ،قبر مبارک تیار کی ،حضرت علی ؓ قبر میں اترے اور باقی حضرت کی معاونت کیساتھ آپ ﷺ کو قبر میں اتارا اس کے بعد آپ ؓ نہایت غمگین حالت میں اپنے گھر تشریف لے گئے۔

CamScanner

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی بیعت:

رسول اکرم ﷺ نے اپنے 23 سالہ دور نبوت میں صحابہ کرام ؓ کو قرآن وسنت کی تعلیم دی انکا تزکیہ کیا، انکی ایمانی ،اخلاقی ،عقلی ،نفسیاتی معاشی و معاشرتی اور سیاسی تربیت کا اہتمام فرمایا، آپ ﷺ اپنی اس جدوجہد اور کوشش میں کامیاب ہوئے جس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن کے اوراق میں آپ ﷺ کے صحابہ کے ایمان، عمل صالح، اخلاق ،معاشرت، تجارت، سیاست اور نفسیات سے رضا مندی کا اعلان فرمایا "رضی اللہ عنہم ورضوعنہ" اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

اشداء علی الکفار رحماء بینھم
اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم
للتقوی

ترجمہ: کفار کے لئے سخت اور آپس میں رحم دل ہیں۔ اللہ انکے دلوں کی پرہیزگاری کا امتحان لے چکا ہے، لھم مغفرۃ و اجر عظیم انکے لئے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ ہے اولئک حزب اللہ یہ اللہ کا گروہ ہے اولئک ھم المفلحون یہ کامیاب لوگوں کی جماعت ہے اولئک ھم المومنون تھا یہی جماعت ہے آپکے مومنوں کی

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون

لیکن اللہ تعالیٰ نے محبت بخشی ہے تمہیں ایمان کی اور اسے مزین کردیا ہے تمہارے دلوں میں اور نفرت عطا کی ہے تمہیں کفر کی، گناہوں کی اور نافرمانی کی والف بین قلوبھم اور انکے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت بھردی ہے یہ اس تصویر کا ایک ادنیٰ ساخاکہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے ایمان، اخلاق ،کردار، باہمی الفت و معاشرت کی کھینچی ہے اور جس جماعت کا یہ حال ہو وہ ظلم پر جمع کیسے ہوسکتی ہے کسی کا حق کیسے غصب کرسکتی ہے، باطل پر صبر اور حق کے خلاف کیسے لڑسکتی ہے انکے دل اپنے بھائیوں کیخلاف نفرت اور کینے سے کیسے لبریز ہوسکتے ہیں؟ اگر پھر بھی کوئی نہیں مانتا تو وہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہوسکتا ہے، اسلام کے لبادے میں منافق ہوسکتا ہے لیکن قرآن جھوٹا نہیں ہوسکتا نبی کریم ﷺ کی تربیت کی کامیابی میں شک نہیں ہوسکتا۔ اس تمہید کے تناظر میں حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علی ؓ اہل بیت رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے مابین باہم دیگر تمام واقعات کو دیکھنا چاہئے یہودی النسل ابن سبا اور اس کے ٹولے نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے صحابہ ؓ کی اس قرآنی تصویر کو غلط رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی رسول اللہ ﷺ کو نعوذ باللہ ایک ناکام پر انسان ثابت کرنا چاہا لہذا انکے کفر و نفاق میں کوئی شک نہیں، اہل اسلام کو اس خطرناک اسلام دشمن طاغوتی گروہ کی من گھڑت روایات کی یک قلم انکار کردینا چاہئے۔

امام مسلم کی روایت کے مطابق حضرت علی ؓ نے حضرت ابوبکر کی خلافت کے پہلے دن ہی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلیفہ رسول اللہ ﷺ تسلیم کیا، انکے دلوں میں نہ کوئی نفرت تھی نہ عداوت، باغ فدک اور خیبر کی املاک کے متعلق جو فیصلہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے موافق حضرت ابوبکر صدیق نے کیا اس سے کوئی اختلاف نہ حضرت فاطمہ

> باغ فدک اور خیبر کی املاک کے متعلق جو فیصلہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے موافق حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کیا اس سے کسی قسم کا اختلاف نہ حضرت فاطمہ ؓ اور نہ حضرت علی ؓ نے اور نہ ہی اپنے دور خلافت میں حضرت علی ؓ نے اس فیصلے کو تبدیل کیا۔

ؓ نے کیا نہ حضرت علی نے بلکہ کسی ایک صحابی نے بھی کسی شبہے کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی حضرت علی ؓ نے اپنے دور خلافت میں حضرت ابوبکر ؓ کے فیصلے کو تبدیل کیا۔ حضرت علی ؓ خلافت کے تمام امور میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے ساتھ ایک وزیر مشیر اور بھائی کی طرح رہے ،عدالتی امور میں آپ کی حیثیت چیف جسٹس کی سی تھی۔ حضرت علی ؓ کا یہی رویہ حضرت عمر ؓ کے دور خلافت میں حضرت عمر ؓ کیساتھ اور حضرت عثمان ؓ کے دور خلافت میں حضرت عثمان ؓ کیساتھ رہا۔

حضرت علی ؓ خلیفۃ المسلمین:

حضرت عثمان ؓ کی شہادت کا واقعہ پیش آنے کے بعد صحابہ کرام ؓ جس امر کی طرف سب سے پہلے متوجہ ہوئے وہ خلیفہ مقرر کرنا تھا اور اس کے لئے حضرت علی ؓ سے زیادہ موزوں اور بہتر شخص انکے ہاں کوئی نہیں تھا، حضرت عمر ؓ کی مقرر کردہ چھ ارکان کی شوریٰ نے بھی خلافت کے لئے دو اشخاص حضرت علی اور حضرت عثمان پر اتفاق کیا اور ان میں سے حضرت عثمان خلیفہ بنے اور جب وہ شہید کردیئے گئے تو حضرت علی کی موجودگی میں کسی اور کی طرف مسلمانوں کی نگاہ انتخاب کا اٹھنا ممکن نہیں تھا اس لئے حضرت علی کو مہاجرین و انصار نے متفقہ طور پر اپنا امیر و خلیفہ منتخب کرلیا، مسجد نبوی ﷺ میں آپ ؓ نے مسلمانوں سے عام بیعت لی اور پہلا خطبہ ارشاد فرمایا! آپ نے سلطنت اسلامیہ کے تمام صوبوں کے گورنروں کا نئے سرے سے تعین فرمایا تاکہ اس فتنے کا سدباب کیا جاسکے جسکی بنا پر حضرت عثمان شہید ہوئے اور یہ ابن سبا کا فتنہ تھا لیکن حضرت عثمان کی شہادت کا واقعہ اتنا المناک اور دردانگیز تھا کہ صحابہ ؓ اسے برداشت نہ کرسکے خصوصاً وہ صحابہ ؓ جو اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے وہ حضرت علی سے قاتلان عثمان سے قصاص کا مطالبہ کرنے لگے، حضرت عائشہ صدیقہ ؓ اور حضرت طلحہ ؓ و زبیر ؓ بصرہ تشریف لے گئے اور ان کے گرد مسلمانوں کی ایک کثیر جماعت اکٹھی ہوگئی حضرت علی ؓ بھی یہ خبر سن کر بصرہ روانہ ہوئے راستے میں مسلمان ان کے گرد اکٹھے ہوتے گئے اور بصرہ پہنچتے پہنچتے ایک خلق کثیر آپ کیساتھ بھی جمع ہوگئی، حضرت علی، حضرت عائشہ اور حضرات طلحہ و زبیر اور دیگر صحابہ میں بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا اسی دوران فتنہ ابن سبا پھر نمودار ہوا اور اس نے رات کی تاریکی میں دونوں لشکروں پر اس طرح تیر اندازی کی کہ دونوں نے مشتعل ہو کر ایک دوسرے پر حملہ کردیا یوں جنگ جمل کا حادثہ پیش آیا جو عبداللہ ابن سبا کے سازشی گروہ کی کاروائی کا نتیجہ تھا۔ ادھر حضرت امیر معاویہ ؓ اور اہل شام نے بھی قاتلان عثمان ؓ سے قصاص کا مطالبہ کیا۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا میں قتل عثمان سے بری ہوں پہلے امر خلافت کو مستحکم کرو پھر قصاص کے لئے اقدامات کیے جائیں گے حضرت علی ؓ الی بالحق تھے اور حضرت امیر معاویہ ؓ اجتہادی غلطی پر تھے یوں حضرت علی ؓ اور حضرت معاویہ ؓ کے مابین جنگ صفین کا واقعہ پیش آیا جس کے بعد فریقین کے درمیان صلح کی بات چیت شروع ہوئی اور بالآخر صلح ہوگئی۔

حضرت علی ؓ پانچ سال تک خلیفۃ المسلمین رہے اور ان پانچ سالوں میں سلطنت کے داخلی استحکام کے لئے کوشاں رہے، روئے زمین پر حضرت علی ؓ سے بڑا عالم شریعت فقیہ، زاہد و متقی کوئی نہیں تھا، آپکی جلالت علمی کو دیکھ کر لوگ مبہوت رہ جاتے تھے حتیٰ کہ حضرت امیر معاویہ ؓ بھی موجودہ اختلافات کے مسائل حضرت علی ؓ سے پوچھا کرتے تھے چالیس ہجری میں حضرت علی ؓ حضرت معاویہ ؓ اور حضرت عمرو بن عاص کے قتل کی سازش تیار کی گئی مؤخذاکر دو حضرات اس سازش سے محفوظ رہے لیکن حضرت علی ؓ شہید کردیئے گئے۔

☆☆☆☆☆

ام المومنین سیدہ طاہرہ حمیرا، صدیقہ کائنات

حضرت امّی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(حافظ ارشاد احمد دیوبندی طاہر پیر)

لاریب امی عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ حمیرا رضی اللہ عنہا کا اعلیٰ مقام قرآن واحادیث اور تاریخ اسلام کی روشنی میں اس قدر بلند اور ارفع ہے جس کو سمجھنے کے لئے بڑے راسخ العلماء نے اپنے عجز کا اظہار کیا ہے اور اہل سنت کا یہ نظریہ حقیقت ہے کہ جہاں نہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنچے، نہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پہنچے نہ خاتون جنت بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا پہنچیں وہاں حضرت نبی کریم ﷺ کی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پہنچیں۔ قرآن کریم کی عالمہ حافظ الحدیث شیخ التفسیر بی بی عائشہ حمیرا رضی اللہ عنہا کا مقام نہایت ہی بلند ہے صرف اٹھارہ سال کی عمر میں دو ہزار دو سو احادیث کی راوی ہیں۔ سیدہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ جس میں آپ ﷺ اقامت پذیر ہیں دین اسلام کا عظیم ترین مرکز تھا جس میں متعدد بار سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، پوری امت کو دین اسلام کا سبق اسی حجرہ سے ملا ہے، سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کا اپنا فرمان مقدس ہے کہ جب میں حضرت نبی کریم ﷺ کے بستر مبارک پر سوتی میرا یہ بستر اس قدر پاک تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام قرآن کریم کی وحی لیکر میرے اس بستر پر اترتے، بی بی امی فرماتی ہیں کہ مجھے اللہ رب العالمین کی جانب سے ہدیۃً سلاموں کا تحفہ آیا کرتا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ جاؤ حضرت نبی

کریم ﷺ سے کہو کہ میری طرف سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سلام دو تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "عائشہ! میرے پاس جبرائیل علیہ السلام موجود ہیں وہ آپ کو ہدیۃً سلام پیش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ رب العالمین کی طرف سے سلام کا ہدیہ پیش کر رہے ہیں تو امی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا خوشی کے آنسو بہا کر رو رو کر کہا کہ میری طرف سے بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ اللہ کا تحفہ شکریہ کے ساتھ وصول فرمائیے۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب سے تو میرے بستر پر آئی ہے اللہ پاک ہدایات کے طور پر آپ کو سلام روانہ فرمایا کرتے ہیں (سبحان اللہ) امی بی بی رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عنایات سے میرے اوپر جو شفقت ہے اس کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ اپنے ہر گھر میں ایک ایک رات رہا کرتے تھے مگر اب میرے گھر میں حجرے کو آپ نے تا قیام قیامت رہائش کے لئے خود پسند فرما لیا ہے۔ اب ملائکہ مقربین کا یومیہ ستر ہزار درود اور امت کے اولیاء کرام کا درود اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہر وقت لیل و چوبیس گھنٹے میرے حجرے میں برستا رہتا ہے اور برستا رہے گا۔ امی سیدہ طیبہ طاہرہ حمیرا رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت نبی

> سیدہ عائشہؓ کا حجرہ دین اسلام کا عظیم ترین مرکز تھا جس میں متعدد بار جبرائیلؑ تشریف لائے۔

کریم ﷺ کے سامنے رات کو سوتی رہتی اور آپ ﷺ سجدہ تنگ ہو کر فرمایا کرتے تھے اس لئے کہ جگہ بہت تھوڑی ہوا کرتی تھی، آپ ﷺ پیچھے ہٹ کر سجدہ فرماتے تھے تاکہ بی بی صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نیند میں خلل پیدا نہ ہو۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ جہاں میں لب رکھتی تھی آنحضرت ﷺ پانی یا دودھ پینے کے لئے وہیں اسی جگہ پر لب مبارک رکھ کر نوش فرماتے تھے، جس لقمے کو میں اٹھاتی تھی آنحضرت ﷺ محبت سے مجھ سے لیکر خود کھا لیتے تھے الحمدللہ علیٰ ذالک۔

بی بی امی رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ میری گود میں آرام فرماتے تھے اس وقت میں نے اپنی آنکھوں سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زیارت کی، حضرت نبی کریم ﷺ کا انداز وحی ملاحظہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ﷺ رات کو مسکراتے تو میرا پورا حجرہ خوب روشن ہو جایا کرتا تھا۔

بی بی امی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا مشاہدہ ہے کہ آپ ﷺ بعض اوقات پوری رات سجدہ میں گذار دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک رات اتنا طویل سجدہ کیا کہ میں گھبرا گئی اور میں نے قریب جا کر کان لگایا کہ کوئی آواز آ رہی ہے تو آپ ﷺ بھی میری گھبراہٹ کو سمجھ گئے فرمایا عائشہ! گھبراتی کیوں ہو محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں سجدہ کر رہے ہیں۔ بی بی امی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو شدید ترین سخت روتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ تو اتنے پاک اعلیٰ مراتب کے حامل ہیں کہ اتنے حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی نہیں، آپ ﷺ کیونکر اس قدر شدت سے رو رہے ہیں۔ تو فرمایا: عائشہ!

افلا اکون عبداً شکوراً

میں اس رب کائنات غفور الرحیم کا شکریہ اس قدر ادا نہ کروں جس نے ایک یتیم کے سر پر ختم نبوت کا عظیم الشان تاج رکھا ہے، کاش منکرین عظمت امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کم از کم آپ کے حجرے مبارک کا احترام کیا ہوتا، امی بی بی رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ﷺ کے چہرہ اقدس مبارک پر جب پسینہ آتا تو میں اس پسینہ مبارک کو محفوظ کر لیتی اور ایک دن میں نے دریافت بھی کر لیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو ایک راز کی بات بتاؤں آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ ضرور بتائیے! تب میں نے عرض کی یہ جو آنحضرت ﷺ کے پسینے کے قطرے ہیں مجھے یہ جنت الفردوس کے موتی معلوم ہوتے ہیں تو یہ سن کر حضرت ﷺ اٹھے اور بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پیشانی کو بوسہ دے کر فرمایا تو نے آج محمد ﷺ کو پہچانا ہے اور میں نے بھی تجھے پہچانا ہے۔ (سبحان اللہ) امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مقدس دین اسلام کا تا قیام قیامت عظیم ترین مرکز ہے اور زعماء علماء دیوبند کے عقیدہ کے مطابق اس حجرہ مبارک کا مقام اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے عرش معلیٰ سے بھی شان کے لحاظ سے بلند ہے (اللہ اکبر) اس حجرہ مبارک میں حضرت نبی کریم ﷺ قیامت تک قیام پذیر اور آرام پذیر

رہیں گے، علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ اس کی شان اقدس بیت اللہ سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور جو ظالم و جابر اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ تیار فرمائی ہے بلکہ احادیث میں منقول ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضری دے کر عرض کرتے ہیں کہ اماں یہ بتاؤ اور اس کی تفصیل بتاؤ کہ حضرت محمد ﷺ کی رات کس طرح گذرتی تھی تو امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تفصیل کے ساتھ بتاتی تھیں حتیٰ کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کی خدمت اقدس باادب حاضری دیتے تھے اور جو کچھ دریافت کرنا ہوتا بڑے ادب اور احترام واکرام کے ساتھ دریافت فرماتے تھے۔ احادیث میں ہے کہ بڑے اجلّہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسائل کی دریافت کے لئے آپ کی خدمت اقدس میں باادب حاضری دیا کرتے اور دریافت فرماتے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کس طرح رات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس طرح رو رو کر رات گذارتے اور بڑے عجز کے ساتھ دعائیں مانگتے تھے اس لئے سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

کان نصف علم أمة عنه عائشه

یعنی پوری امت کو آدھا علم ملا اور بقیہ آدھا علم اماں عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کو ملا اس لئے کہ حضرت محمد ﷺ کی زندگی مبارک کے دو حصے تھے ایک دن اور دوسرا رات، صبح سے شام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحاب رسول حضرت ﷺ کے رضا کار نوٹ کرتے تھے اور شام سے صبح تک آپ ﷺ کے ہر قدم اور آپ ﷺ کی ہر ادا کو اماں بی بی صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نوٹ کرتی تھیں اس لئے آدھا علم صحابہ کرام سے مروی ہے اور آدھا علم صرف امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ یہ سب ذخیرہ احادیث میں منقول اور مرقوم ہے منکرین عظمت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے یہ برداشت کرنا صرف مشکل ہی نہیں ناممکن بھی تھا اس لئے تہمت کی چٹان کھڑی کی گئی۔

اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان عظیم:

سیدہ طیبہ طاہرہ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب برائے حضرت نبی کریم ﷺ خود رب العالمین نے ہی فرمایا اس مختصر تمہید کے بعد یہ عظیم بہتان والا واقعہ ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے: ھٰذا بھتانٌ عظیم کے عنوان سے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے یہ واقعہ ابلیس ملعون خصلت عبداللہ بن سباء کے شیطانی دماغ کی تخلیق تھا اور آج بھی اس شیطان کے تبع مُصر ہیں کہ امام بالغیب آ کر پاکدامن بی بی امی رضی اللہ عنہا کے ساتھ یہ کریں گے یوں کریں گے انکو معلوم ہونا چاہئے کہ اس مصنوعی امام کے متعلق امام المجاہدین حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید اپنے رضا کاروں کو جو ہدایات دے گئے ہیں وہ ہدایات ان کو قطعاً بھول نہیں گئیں۔ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر یہ بہتان عظیم شیطانی دماغ سے اختراع ہوا تو یہ معلوم کر کے آنحضرت ﷺ کو حد درجہ افسوس ہوا اور جب امی صدیقہ کو اس عظیم سانحہ کا علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا کا کھانا پینا چھوٹ گیا صبح وشام روتی رہیں، احادیث میں ہے کہ ہر وقت رونے کے باعث آپ رضی اللہ عنہا کے چہرہ مبارک پر نشان پڑ گئے تھے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہوش وحواس ختم ہو گئے تھے۔ المختصر جمیع اصحاب رسول اللہ ﷺ اور صحابیات کو یہ یقین کی حد تک معلوم تھا کہ یہ جھوٹ، واختراء اسلام دشمن شیطانی صفت لوگوں کا ہے حتیٰ کہ حضرت نبی کریم ﷺ کو صحابہ کرام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلانا پڑا، شوریٰ کے ایک ایک صاحب سے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یارسول اللہ ﷺ میں اس سلسلے میں ایک نیاز مندانہ عرض کرتا ہوں کہ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے بستر پر خود آئیں یا اس پاک دامن عفت و عصمت کی پیکر کو خود رب کائنات جل جلالہ نے بھیجا ہے؟ یارسول اللہ ﷺ یہ تو اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہے یارسول اللہ ﷺ کیا اللہ تعالیٰ کا انتخاب اور یہ بہتان عظیم کیا یہ دونوں جمع ہو سکتے ہیں؟ یہ سن کر حضرت ﷺ کی آنکھوں مبارک میں آنسو آ گئے پھر آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور فرمایا اے عمر! اسے میں خود نہیں لایا اور یہ خود بھی نہیں آئی یہ تو اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں ان منافقوں، دین اسلام کے دشمنوں سے ضرور نمٹوں گا اس کے بعد بھی حضرت نبی کریم ﷺ ہر ایک سے اس بارے میں دریافت فرمایا تو سب حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان کی تائید فرمائی۔ ہاں سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کچھ اس فرمان میں مزید اضافہ بھی فرمایا وہ یہ کہ میں یقین بلکہ حق الیقین سے کہتا ہوں کہ خدا کی قسم واللہ باللہ حضرت محمد ﷺ جس طرح پاک ہیں بعینہ اسی طرح آپ ﷺ کا بستر بھی پاک ہے مجھے بعینہ اسی طرح بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاک صاف طیب طاہر نظر آ رہی ہیں پاکدامن بی بی عفت وعصمت کا تذکرہ کرتے ہوئے سیدنا امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ رو رو کر فرمایا کرتے تھے کہ کل اگر اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر استغاثہ کر دیا کہ محبوب ﷺ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے ابو کے گھر تھی میں گڑیاں کھیلتی تھی، جھولے جھولتی تھی مجھے بچوں کے ساتھ لوگ عائشہ صدیقہ کہتے تھے اچانک آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے تحت میرے ساتھ نکاح فرمایا پھر آپ ﷺ نے خود مجھے دودھ پلایا آپ ﷺ خود دلہا بن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف فرما ہوئے اور مجھے اپنے گھر لے آئے، مجھے ام المؤمنین بنایا، حضرت ﷺ میں تو گڑیاں کھیلنے والی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھی آپ ﷺ نے بحکم رب العالمین اپنے گھر میں لا کر اپنے پاک مقدس بستر پر مجھے ام المؤمنین بننے کا شرف عطا فرمایا میں جب اپنے والد گرامی قدر کے گھر تھی تو مجھے کوئی کچھ نہیں کہتا تھا جب آنحضرت ﷺ کے بستر پر آئی (العیاذ باللہ) کوئی منافقہ کہتا ہے اور کوئی .... میں اس مختصر عمر میں کیسے طعنے برداشت کر رہی ہوں، میں تو حضور ﷺ آپ کی عزت ہوں، آپ ﷺ خود اپنی عزت کی نگہبانی فرمائیں، شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے خود عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دشمنوں کو خود پکڑا ہے اب قیامت تک چھڑانے والا کوئی نہیں جو امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دشمن ہے وہ حضرت نبی کریم ﷺ کا دشمن اور اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ لعنت اللہ علیٰ اعلاء

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ قرآن کی روشنی میں:

روایات میں آیا ہے کہ جب اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے والد بزرگوار رضی اللہ عنہ کے گھر ملنے آتیں تو حضرت صدیق اکبر

> **اہلسنت کا یہ نظریہ ایک حقیقت ہے کہ جس مقام پر سیدنا ابوبکر، عمر اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم پہنچ سکیں وہاں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پہنچ گئیں۔**

رضی اللہ عنہ احترام و اکرام کے تحت کھڑے ہو جاتے، آپ رضی اللہ عنہ اپنی اوپر والی چادر بچھاتے، اماں کے قدموں میں چادر بچھا کر بڑی آبرو سے بٹھاتے اور فرماتے مرحبا مرحبا امی مرحبا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ناز ہے کہ امی بھی میرے گھر آ گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا پسینہ سے شرابور ہو جاتیں اور بڑے ادب سے فرماتیں ابا جی شرمندہ نہ کیجئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا جب تو ادھر سے گئی تو بیٹی نظر آئی حضرت محمد ﷺ کے گھر پہنچی تو تیرے قدموں میں مجھے جنت نظر آئی مگر آہ صد آہ جب منافقین بدترین دشمن اسلام نے بہتان عظیم کھڑا کیا تو اماں پاکدامن اماں اس سلسلے میں اکیلی رہ گئی تھیں ادھر ایک بڑا شیطانی طوفان تھا اور ادھر بالکل تنہا اماں رضی اللہ عنہا تھیں۔ حتیٰ کہ حضرت نبی کریم ﷺ اور والدین نے بھی بولنا ترک کر دیا تھا۔ بیٹی نے اپنے پیارے والد رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ ابا جی میں آپ کے گھر رہ سکتی ہوں؟ فرمایا نہیں! جس سے حضرت محمد ﷺ ناراض ہوں میں اسے اپنے گھر کیسے داخل ہونے دوں۔ پھر امی صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی پیاری والدہ صاحبہ کے پاس گئیں اور باادب دریافت فرمایا کہ امی میں آپ کے ہاں رہ سکتی ہوں تو یہاں سے بھی وہی جواب ملا جو والد رضی اللہ عنہ سے ملا تھا بلکہ آپ کو آتے ہوئے دیکھ کر کنڈی بھی بند کر دی گئی اور اندر سے آواز دی کہ ادھر نہ آنا۔ اللہ اکبر۔ بی بی امی صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہر جگہ سے جواب مل گیا تو میں نے پھر بڑی عاجزی و انکساری سے اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کو پکارا:

بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ

یا اللہ! میرا سارا غم و حزن تیرے حوالے۔

پھر میں نے زمین پر سجدہ ریز ہو کر اپنے مشفق مہربان اللہ کو یوں پکارا! اے عائشہ کے اللہ! زمین کو چیر دے کہ مجھے زمین نگل جائے یا اپنے کلام مبارک سے میری صفائی خود پیش فرما دے فرماتی ہیں میں ابھی تک زمین پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں سجدہ بسجود تھی کہ فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں سورۃ نور کی اٹھارہ آیات مبارکہ کی وحی لیکر حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے تا قیامت میری عصمت و عظمت کی خود گواہی دی اور سب کو حکم ہوا کہ برملا اور زور زور سے کہہ سبحانک هذا بهتان عظيم تو حضرت نبی کریم ﷺ کا سارا حزن و غم ختم ہو گیا۔ اور فرمایا بشریٰ لک یا صدیقہ بشریٰ لک یا ابا ابکر قد نزل فی بیتک کتاب اللہ۔ یہ سن کر بی بی امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہوش بحال ہوئے پھر فوراً اللہ تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی کے لئے سجدہ میں جھک گئیں اور بار بار اللھم الحمد ولک الشکر کی آواز بلند ہو رہی تھی۔ مبارکباد دینے کے لئے ایسے معلوم ہوتا کہ مکمل مدینہ بی بی امی رضی اللہ عنہا کو مبارکباد دینے آ گیا ہے۔ مبارکباد کا ایک بلند شور سنائی دے رہا تھا۔ چالیس لیل و نہار کی بھوکی پیاسی نے سجدہ سے سر مبارک اٹھایا تو عرش معلیٰ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان مقدس کی آواز یوں گونج رہی تھی:

الطیبات للطیبین

پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے ہیں۔

اور یوں آواز گونج رہی تھی کہ:

اولئک مبرون مما یقولون

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ بکواسات منافقین جو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے بک رہے ہیں یہ کہتے رہیں گے مگر میں رب کائنات اپنے عرش معلیٰ سے واضح اعلان کرتا ہوں کہ اے محمد ﷺ تیری عائشہ کا دامن پاک صاف ہے۔ میں اپنی توحید اور ربوبیت میں پاک ہوں اور تم اپنی رسالت میں پاک ہو اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی عزت اور عصمت میں پاک ہے۔

کیسا منظر ہو گا جب حضور ﷺ نے فرمایا تھا عائشہؓ یہ جبرائیلؑ میرے پاس کھڑے ہیں آپ کو اللہ پاک کی طرف سے سلام کا ہدیہ دے رہے ہیں اور سیدہ عائشہؓ نے کہا تھا کہ میری طرف سے اللہ کو تحفہ کا شکریہ ادا کر دینا۔

قارئین مکرم! غور فرمایئے جب تک اماں عائشہ کا غم و حزن دور نہیں ہوا اللہ رب العالمین خاموش نہیں ہوئے فرمایا:

ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات

اے محمد ﷺ جنہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چالیس شب و روز تک رونے پر مجبور رکھا جنہوں نے اس پاکدامن بی بی کو جس کو فحش گناہ کا پتہ ہی نہیں تھا یعنی اسے علم بھی نہیں جنہوں نے اس پاک دامن صالحہ رضی اللہ عنہا کو چالیس دنوں تک مضطر اور پریشان کئے رکھا ایسے بدبخت لوگوں کے لئے میرا یعنی اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ:

لعنوا فی الدنیا والاخرة

یعنی دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت ہے۔

اب بھی جس شقی ازلی بی بی امی رضی اللہ عنہا سے متعلق اس بکواس کو جاری رکھا ہوا ہے اب بھی واللہ باللہ تاللہ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برس رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایسے بدبختوں پر غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا اس لئے رب غفور الرحیم نے ایک اور ضرب شدید لگاتے ہوئے فرمایا:

یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا

اب تم کو اللہ تعالیٰ ہی نصیحت فرماتے ہیں کہ آئندہ یہ الزامات لگانے کا سلسلہ قطعاً بند کر دو جس طرح منافقوں نے اپنی سازش سے اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ﷺ کو پریشان کیا، امی عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کو رلا کر پریشان اور حیران کیا ایسے سازشی گروہ (جو بعد میں سبائیت کے نام سے مشہور ہوا) اللہ تعالیٰ نے انکو فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اہل ایمان ہے تو وہ فوراً اس سے توبہ کر کے خاموش رہے۔

وان کنتم مؤمنین

اللہ تعالیٰ مزید اپنی ناراضگی کا ان لوگوں پر اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر تم نے یہ شیطانی سازش اور جھوٹے الزامات لگانے کا سلسلہ میرے اس فرمان مقدس کے بعد بھی جاری رکھا تو میں اللہ جل جلالہ اعلان کرتا ہوں کہ پھر میں ان بدبختوں کو جہنم رسید کروں گا۔

سبائی ذہنیت سے ایک سوال:

اگر تقیہ پر لعنت بھیج کر سبائیوں سے پوچھا جائے کہ آیا تم لوگ قرآن کریم کو کلام اللہ مانتے ہو تو کیا سورت النور کا ایک بڑا حصہ جو امی عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی عصمت عفت و عظمت پر مشتمل ہے کیا اس پر بھی تمہارا ایمان ہے اور اس بڑے حصے قرآنی کی تلاوت کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے ان فرمودات کو تم مانتے ہو یا نہیں جبکہ تمہارا عقیدہ اصول کافی یوں مرقوم ہے کہ اصل قرآن امام مہدی یعنی امام بالغیب کے پاس ہے اور اس میں تمہارے قرآن کا ایک جملہ تک بھی موجود نہیں تو قرآن کریم کا ذوق رکھنے والے اصحاب بخوبی جانتے ہیں کہ اس حقیقی قرآن مجید میں لفظ مبارک "اللہ" 269 بار قرآن مجید میں موجود ہے اسے آج بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے اور سبائی روایت بھی ملاحظہ فرمایئے:

ثم قال وانا عندنا لمصحف فاطمه علیها السلام وما یدریهم ما مصحف فاطمه؟ قال فیه مثل قرآنکم هذا ثلاث مراة والله مافیه من قرآنکم حرف واحد

(بحوالہ اصول کافی)

یعنی پھر اس کے بعد امام نے کہا کہ ہمارے پاس (یعنی شیعوں کے پاس) مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے اور ان لوگوں کو کیا معلوم کہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟ (یعنی فاطمہ کا قرآن کیا ہے) امام نے کہا کہ قرآنکم یعنی تمہارے قرآن سے تین گنا بڑا بھاری ہے وہ امام نے کہا کہ مجھے اللہ کی قسم ہے تمہارے قرآن سے اس فاطمی قرآن میں (مافیہ قرآنکم حرف واحد) صرف ایک حرف بھی فاطمی قرآن میں نہیں ہے۔

قارئین مکرم! غور وفکر فرمایئے کہ تکرار کے ساتھ قرآنکم. قرآنکم. قرآنکم امام جعفر صادق اللہ کی قسم کی شہادت دے کر کہتا ہے کہ جو قرآن امام بالغیب کے پاس ہے اس میں موجودہ قرآن مجید کا صرف ایک حرف بھی نہیں ہے تو اس سورۃ النور والا قرآنی خدائی فیصلہ تو کالعدم ہوگیا مگر موجودہ حقیقی قرآن میں صرف ''اللہ'' 269 بار موجود ہے جو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے اور غیبی امام مصنوعی امام کے پاس جو فرضی قرآن موجود ہے اس میں حرف مبارک اسم اعظم ''اللہ'' ایک بار بھی موجود نہیں ہے تو سبائی ذہنیت اصول کافی کے اس بکواس اس جھوٹ کو اس بہتان وافتراء کو تسلیم کرسکتی ہے اور موجودہ ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ'' بھی اس کو تسلیم کرلینے کے باوجود ایسی گندی غلیظ ذہنیت کو اتحاد میں مدارس دینیہ کے مقدس ادارہ کا رکن بنانے میں مدارس دینیہ کا ایک حصہ تسلیم کرلیں گے؟ فافہم فافہم (نوٹ) بندہ راقم عفاء اللہ تعالیٰ عنہ آنے والے مضمون قرآنکم. قرآنکم. قرآنکم کی مکمل تشریح اسی شیعی کتاب اصول کافی کے اقتباسات سے پوری وضاحت کے ساتھ الم نشرح کرنے کا کامل ومکمل مصمم ارادہ رکھتا ہے ویسے میرے محتاط اندازے کے مطابق اصول کافی جو انکی اصح الکتاب ہے کم از کم ایک لاکھ جھوٹ اماموں کی طرف ایسے منسوب کئے گئے ہیں کہ اگر یہ مقدس ومقتدر اصحاب زندہ ہوتے تو ہر حالت ہر کیفیت ان مکذبین لوگوں کے ساتھ جنگ لڑتے نتیجہ خواہ کچھ بھی ہوتا، اصول کافی میں ایسے من گھڑت تاریخی جھوٹی روایات نے شیطان ہی کو صرف مات نہیں دی بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال کے بھی کان کاٹ لئے ہیں۔ قرآن واحادیث کے بالمقابل تاریخ کی قطعاً کوئی حیثیت نہیں شیعہ کو چاہئے کہ خالی الذہن ہوکر قرآن کریم کا خلوص دل سے مطالعہ کریں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حق ضرور واضح ہوجائے گا۔

امی عائشہ صدیقہ ؓ کا احترام فرض ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ النور میں خصوصاً امی عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ حمیرا ؓ سے متعلق چار رکوع میں عموماً اور سترہ اٹھارہ آیات میں خصوصاً امی عائشہ صدیقہ ؓ کے احترام کو جس پیارے انداز میں بیان فرمایا ہے اس سے امت کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ امی عائشہ ؓ کے احترام واکرام کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کی عفت وعصمت کو بیان کرنا بھی ایمان کا ایک جزو ہے اس سلسلے میں امام انقلاب حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید ؒ کی اس تقریر کی کیسٹ لگا کر سن لو اسی میں حضرت ممدوح ؒ چیخ چیخ کر امی۔امی۔کہتے ہوئے آپ کی آواز بندھ جاتی ہے۔نیز مجاہد اعظم حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید ؒ کے لئے بے قرار ہوکر خواب میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن کو خواب میں فرماتی ہیں کہ میرا بیٹا اعظم طارق مصائب جھیل کر آرہا ہے مجھے اس کے لئے یہ بے قراری ہے۔

سیدنا امیر شریعت کا عقیدہ:

کسی نے سیدنا حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ

کاش! منکرین عظمت امی عائشہ ؓ نے آنحضور ﷺ کے روضہ مبارک کا ہی پاس کیا ہوتا کہ وہ تو سیدہ عائشہ ؓ کا حجرہ تھا۔

بخاری ؒ سے دریافت کیا کہ شاہ جی! جنگ جمل میں حق پر کون تھا؟ حضرت امی عائشہ صدیقہ ؓ! یا سیدنا حضرت علی المرتضیٰ ؓ۔ یہ سوال سن کر حضرت شاہ جی مرحوم کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا فرمایا کہ عائشہ اماں ہے اور علی بیٹا ہے اماں اگر پتھر بھی مارے بیٹے کو...... تو اماں کو اجازت ہے۔اماں بیٹے کو سرزنش بھی کرے تو اماں کو اجازت ہے مگر بیٹے کو اُف اور ہائے کرنے کی بھی اجازت نہیں اماں اگر ناراض بھی ہوجائے تو اجازت ہے مگر بیٹے کو ہر حال میں احترام واکرام لازم ہے فرمایا جب جنگ جمل جاری تھی اگر اس وقت عطاء اللہ شاہ بخاری ہوتا تو اپنے باپ کا ہاتھ ادب سے پکڑ کر بڑی عاجزی اور نیاز مندی سے عرض کرتا کہ آپ ؓ بیٹے ہیں اور وہ اماں ہے۔ بیٹے کو حق نہیں کہ وہ اماں کا مقابلہ کرے۔ آپ ؓ مرد ہیں اور وہ لائق صد احترام عورت ہے، مرد عورت سے نہیں لڑتا۔ یاد رہے کہ جنگ جمل ہو یا جنگ صفین ان دونوں میں سازش سبائی منافقین کی کارفرما تھی۔ حضرت امیر شریعت بخاری ؒ نے پھر اپنی عادت مبارکہ کے مطابق بڑے جلال سے فرمایا کہ جب ہجرت کا مشکل ترین سفر تھا تو حضرت نبی کریم ﷺ کے آرام کیلئے صدیق اکبر ؓ کی گود تھی اور پھر جب آخرت کا سفر تھا تو حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے عائشہ صدیقہ ؓ کی گود تھی، غار میں عائشہ صدیقہ ؓ کے والد محترم ؓ کی گود اور مزار میں سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کی گود، وہ گود بھی پاک ہے اور یہ گود بھی پاک ہے۔ اماں عائشہ صدیقہ ؓ حضرت نبی کریم ﷺ کی عزت ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کا لباس ہیں۔ حضور ﷺ کے گھر کی زینت ہیں۔ علی المرتضیٰ ؓ کی ساس ہیں حسنین ؓ مکرمین کی نانی اماں ہیں۔ فاطمۃ الزہراء ؓ کی والدہ محترمہ ہیں جو بدبخت کمبخت سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کا دشمن ہے وہ فاطمہ ؓ کی اماں کا دشمن ہے وہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب کا دشمن ہے۔ اللہ تعالیٰ بے ادبی سے بچائے۔ (آمین) چونکہ اس مقدس مضمون کا ماخذ تاریخ نہیں بلکہ قرآن واحادیث ہے اس لئے اگر کسی صاحب کو تاریخی اشکال پیدا ہوا تو براہ کرم اس کی وضاحت کے لئے بندہ راقم عفاء اللہ عنہ سے رابطہ کیلئے درج ذیل موبائل 03072888860۔

واللہ درّ من قال.

تیرا حجرہ امین خاص ہے ذات رسالت کا
بساط ارض پر یہی ہے ٹکڑا جنت کا
اسی میں رحمۃ اللعالمین (ﷺ) رہتے ہیں
یہی ٹکڑا ہے جس کو گنبد خضرا کہتے ہیں
اسی سے حشر کے دن سرور کونین (ﷺ) اٹھیں گے
مگر تنہا نہیں مع شیخین (رضی اللہ عنہما) اٹھیں گے
خدا کی راہ میں کیا کیا دکھ اٹھائے ہیں صحابہ نے
محبت میں نبی کی سر کٹائے ہیں صحابہ نے
گلے میں طوق سینے پہ پتھر خون بہتا ہے
مگر توحید کے نعرے لگائے ہیں صحابہ نے

☆☆☆☆☆☆☆

سانحہ داتا دربار

اصل ملزمان بے نقاب

پیشکش:
حافظ محمد ابوبکر طاہر

حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار داتا دربار پر دو بم دھماکے ہوئے جن میں 45 کے قریب زائرین شہید اور ایک سو سے زائد زخمی ہوگئے۔گذشتہ سانحات کی طرح یہ بھی پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنے کی ایک سازش کا حصہ ہے ہماری بدقسمتی ہے کہ پاکستان کی قریباً تمام مذہبی یا سیاسی جماعتیں

داتا دربار کے سانحہ کے بعد تمام ٹی وی چینلز پر جس شخص کو پہلا دھماکہ کرنے والے شخص کے طور پر نامزد کیا گیا تھا وہ تو سنی تحریک کا کارکن نکلا۔

کسی نہ کسی طرح شعوری یا غیر شعوری طور پر پاکستان دشمن قوتوں کا آلہ کار بنتی رہی ہیں حتیٰ کہ جماعت اسلامی جیسی منظم مذہبی جماعت بھی ایک وقت میں امریکی ایجنٹ کا کردار ادا کرتی رہی ہے۔ستر کی دہائی کے دور میں جب قومی الیکشن ہوئے تو یہ بات مشہور ہو چکی تھی پورے ملک میں جماعت اسلامی کی الیکشن الیکشن کے بعد جس طرح جماعت اسلامی نے بھٹو کی منتخب حکومت کے خلاف منظم مہم چلائی اور پھر 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ کے نتیجہ میں بھٹو کی پھانسی بھی پاکستان میں امریکی ایجنڈے کی تکمیل کا حصہ ثابت ہو چکی ہے۔تحریک نظام مصطفیٰ اور اس سے پہلے ایک سازش کے تحت مہنگائی اور لاقانونیت کے نام پر جو پروپیگنڈا ہوا اس میں جماعت اسلامی سرفہرست تھی۔اب اگر جماعت اسلامی والوں کو اسکا احساس ہو گیا ہے تو بہتر ہے ......اب جماعت اسلامی کی قیادت کو ملک کے اندر ہر خرابی کے تانے بانے واشنگٹن سے ملتے ہوئے نظر آنے لگے ہیں ۔یہ تو خیر ایک تاریخی حقیقت تھی جو موجودہ حالات کو سمجھنے کے لئے بیان کرنا ضروری ہے۔سانحہ داتا دربار کے ملزمان کی تلاش کوئی مشکل اور پیچیدہ کام نہیں ہے،میڈیا نے ہر چیز واضح کر کے رکھ دی ہے ،اب حکومت کا کام ہے کہ وہ ملزمان کو پکڑے،لیکن جو حکومت اپنی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو کے قاتل نہیں پکڑنا چاہتی ہے وہ سانحہ داتا دربار کے ملزمان کو کیسے پکڑے گی؟اس سانحہ کے بعد میڈیا نے جو کوریج کی اور تفتیش کے بعد یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جس شخص کو پہلا دھماکہ کرنے والے شخص کے طور پر نامزد کیا گیا تھا وہ سنی تحریک کا کارکن نکلا تھا ،اس کا مطلب یہ بھی لیا جاسکتا ہے کہ یہ دھماکے سنی تحریک کے کارکنوں نے کئے ہیں، یہ حقیقت اپنی جگہ موجود

امریکہ بریلوی مکتب فکر کے علماء سے وہی کام لینا چاہتا ہے جو اس نے 70 کی دہائی میں جماعت اسلامی سے لیا تھا جس کے نتیجے میں بھٹو کو پھانسی دی گئی۔

ہے کہ جو کچھ ہمیں دکھایا اور بتایا جارہا ہے اصل حقائق اس طرح نہیں ہیں اس سانحہ کے فوری بعد حکومت اور وزارت داخلہ کی طرف سے طالبان اور کالعدم تنظیموں کو اس واقعہ میں ملوث قرار دے دیا گیا تھا پھر اس کی تائید کے لئے مفتی منیب الرحمٰن اور صاحبزادہ فضل کریم اور کئی امریکی کاسہ لیس تنظیموں کے رہنماؤں کو استعمال کیا گیا ہے۔انہوں نے سپاہ صحابہ

پاکستان میں جہاد اور انتہاء پسندی کے خلاف استعمال کرنے کے لئے بریلوی مکتب فکر کے جید علماء اور سجادہ نشینوں کے دس رکنی وفد کو پینٹا گون امریکہ میں خصوصی بریفنگ دی گئی۔جو واپسی پر کینیڈی ائیر پورٹ کے سکیورٹی گیٹ سے بڑی بڑی دستاریں اتار کر گزرے تھے

مہم میں استعمال ہونے والی ہر چیز (لاؤڈ اسپیکر ٹرانسپورٹ) میڈ ان یو ایس اے ہے۔ستر کے

ہے ان میں پہلا دھماکہ کرنے والے شخص کی نشاندہی تمام ٹی وی چینلو نے باقاعدہ تصویر دکھا کر کر دی تھی

اور دیگر کالعدم تنظیموں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے ایک طوفان برپا کر دیا تھا۔اس سانحہ کے

ذمہ داروں کی گرفتاری کے لئے تحریک چلانے کا اعلان ہوا ، ڈیڈ لائنیں دی گئیں ...... لیکن وہ ڈیڈ لائنیں دینے والے اور تحریک چلانے کا اعلان کرنے والے اب کہاں ہیں؟ ......کیا داتا دربار سانحہ کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں؟ پھر یہ لوگ کیوں جھاگ کی طرح بیٹھ گئے ہیں تحریک کیوں نہیں چلاتے ہیں ؟اس کی بڑی اور بنیادی وجہ یہی ہے کہ جھوٹ اور باطل کے پاؤں نہیں ہوتے ، باطل کے پاس ایسی

سانحہ داتا دربار کے بعد میڈیا نے بریلوی مکتب فکر کے علماء اور سپاہ صحابہ کے قائدین کو آمنے سامنے بٹھا کر عدم استحکام پیدا کرنے والے پاکستان دشمنوں کے عزائم خاک میں ملا دیئے

کوئی بنیاد نہیں ہوتی جس کی بنا پر وہ اپنی کہی ہوئی بات پر ڈٹ جائے ......اس حقیقت کا مشاہدہ آپ نے سانحہ داتا دربار کے واقعہ سے خود کر لیا ہوگا۔ سانحہ داتا دربار کے ملزمان کی نشاندہی سے پہلے میں موجودہ حالات واقعات کا جائزہ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ حالات یہ بتا رہے ہیں کہ امریکہ اس خطے میں اپنے ایجنڈے کی تکمیل کے لئے بریلوی مکتبہ فکر کی جماعتوں اور علماء سے وہ کام لینے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ جو 70 کی دہائی میں امریکہ نے جماعت اسلامی سے لیا تھا۔ اس دور میں امریکہ کے نشانہ پر پیپلز پارٹی اور ذوالفقار علی بھٹو تھے لیکن اب امریکہ کو علماء دیوبند کی تنظیمیں ، مدارس اور انکے علماء کھٹکتے ہیں ......موجودہ حالات میں سانحہ داتا دربار کے بعد حالات اتنے زیادہ خراب نہیں ہوئے جتنا یہ کام انجام دینے والے توقع کر رہے تھے ...... میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سب سے اہم کردار پاکستانی میڈیا کا ہے کہ میڈیا نے بریلوی علماء اور سپاہ صحابہ کے قائدین کو آمنے سامنے بٹھایا تھا جس سے عوام کو گمراہ کرنے کی مہم دم توڑ گئی ...... اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں ...... سانحہ داتا دربار سے قبل بریلوی مکتب فکر کے جید علماء کرام کو پینٹا گان امریکہ کی طرف سے امریکہ کے دورے کی دعوت دی گئی جس میں سپاہ صحابہ اور کالعدم تنظیموں کے خلاف بولنے والے تمام علماء و مشائخ پیش پیش تھے ۔ یہ ساری حقیقت نیویارک سے شائع ہونے والی آن لائن کی درج ذیل رپورٹ سے ثابت ہو چکی ہے۔

نیویارک (آن لائن) (پاکستان کے) مشائخ اور سجادہ نشینوں کا 10 رکنی وفد امریکہ کا 3 ہفتے کا دورہ مکمل کر کے وطن واپس روانہ ہو گیا ہے ۔ وفد نے ملک میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی پر قابو پانے کے لئے پنٹا گون میں خصوصی بریفنگ لی ۔ وفد کے اندر پاکپتن ، گولڑہ شریف ، سلطان باہو اور دیگر خانقاہوں کے سجادہ نشین شامل تھے ۔ پیر معین الدین چشتی اجمیری ، پیر مدثر نذر شاہ ، علامہ محمد حیدر ، ڈاکٹر راٹھور اور دیگر افراد نے پنٹا گون میں تربیت اور بریفنگ لی ہے ۔ وفد کی وطن واپسی سے قبل نیویارک میں دو تقاریب کا اہتمام کیا گیا تھا جن میں پاکستانی کمیونٹی نے شرکت کی ۔ مقررین نے پاکستانی کمیونٹی سے کہا کہ وہ انتہا پسندی سے دور رہیں ، پاکستان میں جہاد نہیں فساد ہو رہا ہے جس سے پاک امریکہ تعلقات میں خرابی پیدا ہو رہی ہے ، واپسی کے وقت نیویارک کینیڈی ایئر پورٹ پر مشائخ اور سجادہ نشین اپنی دستاریں اتار کر سکیورٹی گیٹ سے گزرے ، اس کے علاوہ ہیومن رائٹس کونسل کی رہنما عاصمہ جہانگیر اور سابق وفاقی وزیر جمعیت علماء پاکستان کے رہنما حاجی حنیف طیب بھی امریکہ کی دعوت پر مختلف ریاستوں کا دورہ کر رہے ہیں ۔ گورنر پنجاب سلمان تاثیر اگلے ہفتے اسی قسم کی دعوت پر امریکہ پہنچ رہے ہیں۔"

افغانستان کے اندر فوجی شکست امریکہ کا مقدر بن چکی ہے ، ہر ماہ درجنوں امریکی اور نیٹو فوجی واصل جہنم ہو رہے ہیں ، اس لئے امریکہ افغانستان سے نکلنے کا باعزت راستہ ڈھونڈنے کے لئے کوشاں ہے اس مقصد کے لئے اس کی نگاہ پاکستان میں بسنے والے بھولے بھالے بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء ، مشائخ اور گدی نشینوں پر ہے وہ ان کے ذریعے جہادی تنظیموں کے خلاف کالعدم جماعتوں کا پروپیگنڈہ کر کے ملک کے اندر عدم استحکام کی فضا قائم کرنا چاہتا ہے ۔ حالانکہ جامعہ نعیمیہ لاہور کے سربراہ مفتی محمد حسین نعیمی نے آٹھ سال قبل امریکہ کے خلاف اس وقت آواز اٹھائی تھی جب امریکہ نے پرویز مشرف کی مدد و تعاون سے افغانستان پر حملہ کر کے طالبان کی حکومت ختم کی تھی اور کئی ماہ تک جیل میں رہے اسی جرم کی پاداش میں انہیں شہید کر دیا گیا اپنے مقاصد کے حصول کے لئے امریکہ نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے بلیک واٹر کے بدنام زمانہ خطرناک دہشت گردوں کا نیٹ ورک پاکستان کے تمام بڑے شہروں تک پھیلا دیا ہے ۔

جس کی تصدیق روزنامہ جسارت میں شائع

بریلوی مکتب فکر کے نامور عالم دین مفتی ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید ؒ نے افغانستان پر امریکی حملے کے خلاف سب سے پہلے آواز بلند کر کے جیل کاٹی تھی ۔ اسی جرم کی پاداش میں انہیں شہید کر دیا گیا۔

ہونے والی اس مختصر مگر اہم خبر سے ہو جائیگی ۔

"بدنام زمانہ بلیک واٹر نے اسلام آباد میں مزید 100 بنگلے حاصل کر لئے ۔"

اسلام آباد (نیوز ڈیسک) امریکہ کی بدنام زمانہ نجی سکیورٹی کمپنی بلیک واٹر نے وفاقی دارالحکومت

CS CamScanner

اسلام آباد میں اپنے خفیہ نیٹ ورک کو توسیع دیتے ہوئے شہر کے پوش سیکٹروں میں کم و بیش مزید 100 نئے بنگلے حاصل کر لئے ہیں جس کے بعد بلیک واٹر کے زیر استعمال بنگلوں کی تعداد 600 ہو گئی ہے۔ بلیک واٹر عراق میں شرمناک واقعات کے بعد عالمی سطح پر بدنام ہونے کے بعد اب پاکستان میں ڈائنا کور کے نام سے کام کر رہی ہے۔اس کے حاصل کردہ نئے بنگلوں میں اسٹریٹ نمبر 1 سیکٹر F-6-3 میں واقع بنگلہ بھی شامل ہے۔جس کا کرایہ بارہ لاکھ روپے ماہوار ادا کیا جا رہا ہے۔ایک ذرائع کے مطابق یہ بنگلہ وزیر دفاع احمد مختار کی ملکیت ہے تاہم اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔"

داتا دربار پر حملہ کے بعد جس طرح ملزمان کی عدم گرفتاری پر خاموشی اختیار کی گئی ہے یہ بات ہماری اجتماعی بے حسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے اس کا مطلب ہے کہ اگر اس سانحہ کا کھرا سپاہ صحابہ یا جہادی تنظیموں کی طرف نکلتا تو ملک میں بہت بڑا طوفان برپا ہو چکا ہوتا۔اب چونکہ یہ بات واضح ہوتی جا رہی ہے کہ اس سانحہ میں خفیہ ہاتھ ملوث ہیں تو داتا دربار کا کوئی بھی متولی اس پر آواز بلند کرنے کے لئے آمادہ نظر نہیں آ رہا ہے۔داتا دربار سانحہ کے ملزمان کی نشاندہی روزنامہ انصاف میں سینئر سٹاف رپورٹر کی جانب سے شائع ہونے والی اس درج ذیل رپورٹ سے واضح ہو جاتی ہے۔

"داتا دربار دھماکے میں بلیک واٹر کے ملوث ہونے کا ثبوت مل گیا۔"

لاہور (سینئر سٹاف رپورٹر) دہشت گرد بم دھماکوں میں انتہائی مہلک ڈیوائس کا SHAPED CHARGE استعمال کر رہے ہیں جس سے دھماکہ کی شدت کئی گنا بڑھ جاتی ہے انسداد دہشت گردی ڈویژن کے ایک اعلیٰ عہدیدار کے مطابق چند روز قبل داتا دربار پر ہونے والے حملے میں بھی SHAPED CHARGE کا استعمال کرنے کے آثار ملے ہیں اس ڈیوائس کی تکنیک نئی تو نہیں ہے تاہم پہلے یہ ڈیوائس بحری جہاز تباہ کرنے یا بکتر بند گاڑیوں کو اڑانے کے لئے استعمال ہوتی تھی لیکن بدنام زمانہ امریکی سکیورٹی ایجنسی بلیک واٹر نے یہ تکنیک معمولی تبدیلی کے بعد عوامی مقامات پر ہونے والے دھماکوں میں استعمال کرنا شروع کر دی ہے ۔عراق میں وسیع پیمانے پر ہونے والے ان بم دھماکوں میں مزارات، درگاہوں اور مساجد کو بالخصوص نشانہ بنایا گیا ان وارداتوں کے نتیجہ میں حسب منشاء سنی ،شیعہ فسادات پھوٹ پڑے اور قابض افواج وہاں قدم جمانے میں کامیاب ہو گئیں ۔سکیورٹی ذرائع کے مطابق کرائے کے وہی امریکی قاتل اب پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات پھیلانا چاہتے ہیں اسی لئے پہلے داتا دربار پر حملہ کیا گیا اور چند روز بعد ہی سرگودھا میں ایک امام باڑہ پر حملے کی کوشش کی گئی ،داتا دربار پر ہونے والے حملے میں SHAPED CHARGE نامی ڈیوائس استعمال کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ان مہلک وارداتوں میں بلیک واٹر کا ہی ہاتھ ہے۔"

مذکورہ بالا رپورٹ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امریکہ پاکستان کے اندر بھی عراق والا طریقہ استعمال کرنا چاہتا ہے۔اگر کچھ لوگوں کا خیال ہو کہ یہ ڈیوائس اگر استعمال ہوئی ہے تو یہ بلیک واٹر کے علاوہ بھی کوئی گروپ استعمال کر سکتا ہے اس بارے میں افغانستان کے جنگی امور کے ماہر آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جناب حمید گل کی رائے پیش کرنا چاہتے ہیں جو ایک قومی اخبار میں شائع ہو چکی ہے۔

"طالبان SHAPED CHARGES استعمال نہیں کر سکتے ،جنرل حمید گل

لاہور (سینئر سٹاف رپورٹر) آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل (ر) حمید گل نے گفتگو کرتے ہوئے کہا SHAPED CHARGES کوئی نیا فارمولا نہیں بلکہ پرانی تکنیک ہے اس دھاکہ خیز مواد ENT کی سلیب کو نصب کرنے سے پہلے درمیان سے کاٹ کر کوئی مخصوص شکل دی جاتی ہے تاکہ جب دھماکہ ہو تو تمام ترگیسوں کے اندرونی دباؤ کی وجہ سے دوسری طرف بالکل ویسا ہی سوراخ ہو جائے جنگی اصطلاح میں اسے HOLLOW CHARGE بھی کہتے ہیں یہ تکنیک بالعموم فوجی تنصیبات کو تباہ کرنے اور ان میں سوراخ کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہے ایک سوال کے جواب میں جنرل حمید گل نے کہا کہ طالبان یا دیگر مقامی جنگجوؤں کی جانب سے خالصتاً فوجی تکنیک کا استعمال بعید از قیاس ہے۔کیونکہ بہت زیادہ تربیت یافتہ لوگ ہی یہ کام کر سکتے ہیں۔

درج بالا ساری گفتگو کے بعد یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ داتا دربار کا حملہ خالصتاً پاکستان کے اندر حالات خراب کرنے کی سازش ہے اور طالبان راہنما اس سانحہ کی تردید واضح الفاظ میں ایک پیغام کے ذریعہ کر چکے ہیں۔اس کے علاوہ اہلسنت والجماعت کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے بھی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سانحہ داتا دربار میں ملزمان اور ان کے سرپرستوں کو بھاٹی چوک میں پھانسی دی جائے ......اس کے باوجود ہمارے وزیر داخلہ جناب رحمان ملک کالعدم مذہبی جماعتوں کے خلاف کارروائی کا عندیہ دے رہے ہیں اس پر داتا دربار کے عقیدت مند یہی کہیں گے:۔

خود ہی قاتل خود ہی مخبر خود ہی منصف ٹھہرے
اقربا میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

اور فرما رہے ہیں کہ پاکستان میں بلیک واٹر کا کوئی وجود نہیں ہے۔☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

25 سالہ کارکردگی

محمد شاہد فاروقی
حضرو اٹک

لوگ کہتے ہیں مشن جھنگوی شہید کے پروانوں نے اتنا خون دیا کیا حاصل کیا؟ ہماری مان کر چلتے تو اتنے مظلوم نہ ہوتے، طرح طرح کی باتیں ہوتی ہیں، ہماری جماعت کے بارے میں جو جس کے دل میں آئے کہہ دیتا ہے، میرے دوستو! آج ہم نے یہ سوچنا ہے کہ واقعتاً ہم نے خون تو دیا قربانیاں تو دیں، بے مثال قربانیاں دیں لاجواب ظلم برداشت کئے، طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کیں اور تو اور حق نواز جھنگوی شہید ؒ جیسا مجدد وقت دیا، فاروقی شہید ؒ جیسا مورخ اعظم دیا، ایثار شہید ؒ جیسا شہزادہ دیا، اعظم طارق شہید ؒ جیسا استقامت کا پہاڑ دیا، حیدری شہید ؒ جیسا علم کا سمندر دیا، عبدالغفور ندیم شہید ؒ جیسا رہنما دیا، شعیب ندیم شہید ؒ جیسا ادیب دیا، قاری حق نواز، قاری شفیق الرحمٰن جیسے نڈر اور بے باک انسان دیئے، یہاں تک کہ 23001 کارکنوں کے نذرانے پیش کئے ان کارکنوں میں وہ بھی جو پھانسیوں پر چڑھا دیئے گئے وہ بھی ہیں جن کے جسموں میں ڈرل مشینوں کے ذریعے سوراخ کئے گئے انہوں نے سب کچھ برداشت کیا لیکن مشن جھنگوی شہید ؒ کو نہیں چھوڑا اتنی لاجواب قربانیوں کے باوجود کیا حاصل کیا گیا؟ تو جواب میں کہتا ہوں کہ پلاٹوں کے لئے امیر عزیمت نے جماعت نہیں بنائی تھی، پرمٹوں کیلئے نہیں بنائی، جس مقصد کے لئے بنائی تھی اسی مقصد میں الحمدللہ کامیاب ہوئے وہ مقصد تھا مدح صحابہ کو عام کرنا اور دشمن صحابہ کا رد کرنا، وہ چیز کما حقہ ہوئی ہے مدح صحابہ کی جہاں تک بات ہے تو وہ اتنی عام ہوئی کہ جگہ جگہ صحابہ کرام اور صحابیات کے نام عام ہوئے ہیں بچوں اور بچیوں کے نام صحابہ کرام کے ناموں پر رکھے گئے ہیں چوکوں، دکانوں، گلیوں کے نام شاہراہوں کے نام صحابہ کرام کے ناموں پر رکھے گئے ہیں، ایام صحابہ پر مدح صحابہ کے جلوس پورے ملک میں نکالے جاتے ہیں جس کا مولانا حق نواز جھنگوی شہید ؒ سے پہلے تصور بھی مشکل تھا۔

میں دعوٰی سے کہتا ہوں تحریک مشن جھنگوی سے پہلے دیوبندیوں میں حضرت معاویہ ؓ، سیدنا ابوبکر ؓ اور باقی صحابہ کرام کے نام بڑی مشکل سے ملتے ہیں اور رد دشمن صحابہ میں اگر دیکھیں تو جب خمینی مرا تھا تو دیوبندی مساجد کے اندر ناسمجھی کی بنیاد پر خمینی کیلئے دعائیں کی گئی تھیں اور قربانی کا اثر دیکھئے جب نجفی مردار ہوا تو کوئی ایک مسجد بتاؤ جس میں اس کے لئے دعا کی گئی ہو، مولانا حق نواز شہید ؒ قلندر تھا اس نے جو بات کہی اللہ تعالیٰ نے اس کو سچ ثابت کیا ہے مولانا نے کہا تھا کہ صحابہ دشمنو! میں تمہارا نام گالی بنا دوں گا، تجربہ کر کے دیکھ لیں کسی کو اگر کہوائے شیعہ کے بچے تو وہ آپ سے لڑے گا، کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ یہ مجھے کافر کا بچہ کہہ رہا ہے اور تو اور مولانا

> **حضرت جھنگوی شہیدؒ نے فرمایا تھا۔ "میری آواز جو آج اس چوک میں گونج رہی ہے ۔ اس آواز کو اللہ کے فضل و کرم سے سپریم کورٹ میں گونجنا ہے"**

حق نواز اور تحریک جھنگوی سے پہلے سنی اور شیعہ رشتے ہوتے تھے دونوں ایک برادری اور قوم تصور ہوتے تھے، سپاہ صحابہ کے معرض وجود میں آنے کے بعد بہت کم ایسا ہوا بلکہ اب کسی شیعہ کو یہ جرات بھی الحمدللہ نہیں کہ وہ کسی سنی سے رشتہ کر سکے وہ کہتے ہیں کہ قلندر ہرچہ گوید۔ دیدہ گوید مولانا شہید ؒ نے کہا تھا کہ میری یہ آواز جو آج اس چوک پر گونج رہی ہے اس نے انشاء اللہ سپریم کورٹ میں گونجنا ہے مولانا شہید کی یہ پیشگوئی جسٹس سجاد علی شاہ کے دور میں اللہ رب العزت نے پوری کی اور امام اہل سنت حضرت حیدری شہید ؒ نے چھ گھنٹے سپریم کورٹ میں مشن جھنگوی کو واضح دلائل کے ساتھ پیش کر کے سنی قوم کی آنے والی نسلوں پر احسان کیا، صحابہ دشمنوں کی آنے والی نسلوں کو بتا دیا کہ تم اپنا جھوٹا مذہب، نقلی اور جعلی علاموں، اور مولویوں کو کبھی عدالت میں نہیں لانا اور جھنگوی شہید ؒ کی پیشگوئی کہ اس آواز نے پاکستان کے قومی اسمبلی میں بھی انشاء اللہ گونجنا ہے اللہ نے جبل استقامت جرنیل اسلام مولانا محمد اعظم طارق شہید ؒ کا انتخاب کیا جنہوں نے اسمبلی کے اندر مشن جھنگوی کو اس انداز میں پیش کیا کہ متعہ کی نسل آج بھی کانپ رہی ہے اور سازشیں کر رہی ہے کہ اس جماعت کا کوئی نمائندہ اسمبلی میں نہ پہنچ جائے لیکن اللہ نے چاہا تو اس دفعہ سنی قوم اپنے محبوب قائد علامہ محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کو کامیاب کرا کر قومی اسمبلی میں بھیجے گی۔ کارکن بھائیوں سے گزارش ہے کہ جب ہم نے دعوٰی کر دیا ہے کہ ہمارا تعلق سپاہ صحابہ سے ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم مشن جھنگوی کو عام کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑیں مولانا حق نواز جھنگوی شہید ؒ کی کیسٹوں کو عام کریں، علامہ فاروقی شہید ؒ کی کتابیں عام کریں، یا اللہ مدد کے سٹکر عام کریں، "میں نوکر صحابہ دا" کے سٹکر عام کریں جس راستے سے دشمن آتے ہیں ہمیں چاہے کہ ہم اسی راستے سے اس کا مقابلہ کریں، دعوٰی ہے کہ تعلق سپاہ صحابہ سے اور مہینہ میں ایک اجلاس بھی نہ ہو، دن میں ایک روپیہ جماعت کو نہ دیتے ہوں مہینہ میں ایک رسالہ نہ پڑھتے ہوں تو یہ دعوٰی فضول ہے، ہمیں چاہئے کہ اخلاص اور اللہ کی رضا کیلئے یہ کام کریں کیونکہ یہ دین کا کام ہے دین کی حفاظت اللہ رب العزت خود کرتے ہیں ہم نہیں کریں گے تو اللہ کسی اور کو پیدا کر دے گا۔ ہم یہ کام کریں گے آخرت بنانے کے لئے نام اور شہرت کے لئے نہیں۔

حضرت علامہ شریف کشمیری، شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان فرمایا کرتے تھے کہ جو دین کا کام اخلاص سے اور اللہ کی رضا کیلئے ہو تو نام بھی ہوتا ہے اور کام بھی ہوتا ہے اور جو انسان نام کے لئے کریں تو نہ نام ہوتا ہے اور نہ کام۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مشن جھنگوی شہید ؒ میں دن رات اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور جب موت آئے تو موت جھنگوی شہید ؒ کی طرح شہادت کی اور مقبول موت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو (آمین)

☆☆☆☆☆☆

قائدِ اہلسنت علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ

ایک بے مثال متبحر عالم اور عظیم قائد

تحریر
علامہ محمد احمد لدھیانوی

قائد سپاہ صحابہؓ، امام اہل سنت حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کی جدائی امت مسلمہ اور خصوصاً اہل حق کیلئے ایک بہت بڑا سانحہ اور نا قابل

شہادت کی خبر سن کر خانہ کعبہ کے خطیب نے کہا پاکستان میں ایسا جید عالم شہید کر دیا گیا ہے جس کی نظر ہر کتاب پر ہوا کرتی تھی۔

برداشت صدمہ ہے جو مدتوں زندہ رہے گا، جس کا مداوا ابھی ممکن نظر نہیں آ رہا۔ علامہ حیدری شہیدؒ کو اللہ رب العزت نے جو خصوصی شرف بخشا تھا وہ اس دور میں کسی اور کے حصہ میں نہیں آیا، وسعت مطالعہ، حاضر جوابی، بردباری اور مخالف کے دلائل کو پاش پاش کرنا سبھی کچھ آپ کو ودیعت کیا گیا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نہ صرف شیعت بلکہ تمام مذاہب باطلہ ، ضالہ اور مبتدعہ کے خلاف شمشیر بے نیام تھے۔ آپ کے قوت دلائل کے سامنے ٹھہرنا بڑے بڑے مناظرین کے بس کا روگ نہ تھا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشند خدائے بخشندہ

مجھے سعودی عرب کے دوستوں نے بتایا کہ شہادت کی خبر سن کر خطیب حرم حضرت مولانا محمد مکی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ ''آج پاکستان میں ایک ایسے جید عالم دین کو شہید کر دیا گیا جسکی نظر ہر کتاب پر ہوا کرتی تھی'' یہ بات بلا مبالغہ بالکل سچی اور صحیح ہے، علامہ حیدری شہیدؒ کا تبحر علمی بے مثال تھا، اہل سنت کی کتب پر تو عبور تھا ہی، تمام فرق باطلہ کی اہم کتب پر بھی انکی گرفت مضبوط تھی، جس فرقہ باطلہ پر گفتگو کرتے تو معلوم ہوتا کہ اس موضوع کے ماہر استاذ ہیں۔ شیعت کے موضوع پر تو استاذ کل تھے۔ شہادت کے تیسرے روز حضرت قائد شہیدؒ کے ڈرائیور اسد اللہ کے گھر حضرت علامہ حیدری شہیدؒ کی یادوں کی شمع جلائے بیٹھے تھے کہ عزیز محمد یونس قاسمی (ایڈیٹر نظام خلافت راشدہ) نے بتایا کہ بہت دفعہ ایسے ہوتا کہ کسی کتاب کا درس دے رہے ہوتے، چلتے چلتے فرماتے کہ یہاں کچھ عبارت کاتب سے رہ گئی ہے، اس کتاب کا بہت پرانا نسخہ نکلواتے اور پھر دیکھ کر بتاتے کہ دیکھو یہ عبارت یہاں پر رہ گئی تھی۔ سندھ دھرتی سے تعلق رکھنے والے ایک معروف مفتی، حضرت مفتی عبدالوہاب چاچڑ صاحب مدظلہ

چہرہ شناس ایسے تھے کہ کبھی کوئی غیر اپنا بن کر سوال کرتا تو اسے دیکھ کر بتا دیتے کہ تم فلاں ہو تمہارا فلاں مذہب سے تعلق ہے اب بتاؤ کیا پوچھنے آئے ہو؟

ایک واقعہ سنا رہے تھے کہ ایک دفعہ میں مفتی غلام قادر صاحبؒ کے ہمراہ حضرت مولانا غلام محمد صاحبؒ کولاب جیل والوں سے ملاقات کر کے واپس آ رہے تھے تو حضرت مفتی غلام قادر صاحبؒ نے فرمایا کہ جامعہ حیدریہ چلتے ہیں، یہاں پہنچے تو حضرت حیدری شہیدؒ سے ملاقات ہوئی دوران گفتگو حضرت حیدری صاحبؒ نے فرمایا کہ فتاویٰ عالم گیری کا ایک مقام

نہ صرف شیعت بلکہ تمام مذاہب باطلہ ضالہ اور مبتدعہ کے خلاف شمشیر بے نیام تھے آپ کے دلائل کے سامنے ٹھہرنا بڑے بڑے مناظرین کے بس میں نہ تھا

میری سمجھ میں نہیں آ رہا وہ آپ مجھے سمجھا دیں، مفتی عبدالوہاب صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب منگوانے کا کہا تو علامہ شہیدؒ کتاب لائے ، مطلوبہ مقام دیکھا تو وہ میری سمجھ میں بھی نہ آیا، جب میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو علامہ شہیدؒ فرمانے لگے کہ مجھے لگتا ہے کہ یہاں پر کچھ عبارت رہ گئی ہے، مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میرے پاس فتاویٰ عالم گیری کا دوسرا نسخہ موجود ہے اور وہ نسخہ اس نسخہ سے قدیم ہے میں اس میں جا کے یہ مقام چیک کروں گا۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے وہ مقام چیک کیا تو واقعتاً ایسا ہی تھا کہ اس مقام پر تین لائنوں پر مشتمل ایک عبارت چھوٹی ہوئی تھی، آج جو نسخہ عام ملتا ہے اس میں بھی یہ غلطی پائی جاتی ہے مگر کسی مفتی کی نظر اس طرف نہیں جاتی اور کبھی کسی مفتی نے اس مقام کی نشاندہی نہیں کی۔ علامہ علی شیر حیدری کا تو

یہ عنوان ہی نہ تھا مگر کتب کا مطالعہ اتنا تھا، اتنی گہری نظر

دوران گفتگو گھبرا جانے اور پریشان ہونے جیسی چیزوں سے تو مکمل طور پر محفوظ تھے کبھی غصہ نہیں کیا۔

سے کتاب کو دیکھتے تھے کہ شاید کوئی اس دور کا بڑا محقق بھی اتنی گہری نظر سے نہ دیکھتا ہو۔ چہرہ شناس اتنے تھے کہ کبھی کوئی غیر اپنا بن کے سوال کرتا تو اسے دیکھ کر بتا دیتے کہ تم فلاں ہو اور تمہارا فلاں مذہب سے تعلق ہے اب بتاؤ کیا پوچھنے آئے ہو؟ مقابل سے گفتگو کے وقت گھبرا جانے، پریشان ہونے جیسی چیزوں سے تو وہ مکمل طور پر محفوظ تھے، جماعتی اجلاسوں، حکومتی میٹنگز میں بہت دفعہ گرما گرمی بھی ہو جاتی تھی مگر مجال ہے کہ وہ کبھی غصہ میں شپٹا گئے ہوں۔ انکی بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ صاحب اللسان، اپنے دور میں خطابت کے مجدد ہونے اور بے پناہ مقبولیت کے حامل ہونے کے باوجود عقائد ونظریات اور اعمال میں نہایت شدت کے ساتھ اکابرین وسلف صالحین کے قدم بقدم متبع نظر آتے تھے، اس دور میں اہل کمال شخصیات میں یہ چیز قریباً مفقود ہو کے رہ گئی ہے، اپنی تھوڑی سی مقبولیت دیکھ کر لوگ نہ جانے کیا کیا بزعم خود بن جاتے ہیں بلکہ اتنی ڈینگیں مارتے ہیں کہ انہیں پتہ ہی نہیں چلتا اور وہ جہنم کے کنارے کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ ایک ایسے مناظر اور ایک ایسے محقق تھے کہ انہیں جب بھی دعوت مبارزت دی گئی تو انہوں نے فی الفور اس چیلنج کو قبول کیا، مجھے یاد پڑ رہا ہے کہ غالباً 1993ء میں روافض نے اپنے ساٹھ مناظرین کی فہرست اخبارات میں شائع کروائی اور چیلنج دیا کہ سپاہ صحابہؓ والے ہمارے ان مناظرین کے ساتھ مناظرہ کرلیں، فتح یا شکست کی صورت میں جو فیصلہ ہوگا ہم اسے تسلیم کریں گے۔ جس دن یہ اشتہار اور خبر بڑی سرخیوں کے ساتھ اخبارات کی زینت بنی اسی دن رات کو لودھراں میں ایک بہت بڑا جلسہ تھا جس میں مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ بھی موجود تھے، یہ خبریں دیکھ کر ہم پریشان تھے کہ اب کیا ہوگا؟ ساٹھ شیعہ مناظروں کے مقابلہ میں ہم کس کو لائیں گے؟ مگر جوہری کو جوہر حقیقی کی خبر ہوتی ہے، علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ شیعو! آج تم نے اپنے ساٹھ مناظروں کو میدان میں لانے کی بات کی ہے، میں تمہارے اس چیلنج کو قبول کرتا ہوں، تم اپنے ساٹھ مناظر لیکر آؤ میں تمہارے ساٹھ مناظروں کے مقابلہ میں اپنا ایک مرد درویش لے کے آؤں گا، ساٹھ کا مقابلہ ایک سے ہوگا اور اس ایک کے سامنے تمہارے ساٹھ مناظر دم دبا کر بھاگتے ہوئے نظر آئیں گے۔ میرے اس شیر کا نام جس کے سامنے رافضیت کبھی ٹھہر نہیں سکے گی، علامہ علی شیر حیدری ہے۔ حضرت فاروقی شہیدؒ کی یہ پیشین گوئی آنے والے وقت میں بالکل سچی ثابت ہوئی کہ کبھی بھی روافض حضرت حیدری صاحبؒ کے سامنے اپنے پاؤں نہ جما سکے۔ اس واقعہ کے بعد دشمن ایسا رفو چکر ہوا کہ اس نے کبھی بھی مناظرہ کا نام نہ لیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف صاحب کے سابقہ دور میں متحدہ علماء بورڈ کے ایک اجلاس میں ساجد نقوی کے ساتھ ہونے والی گفتگو میں علامہ حیدری صاحبؒ نے اسے خوب لتاڑا اور اسکی اصلیت

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کئی بار وعدوں کے باوجود ساجد نقوی کو علامہ علی شیر حیدری کے ساتھ گفتگو کے لئے نہ لا سکے

اسکے سامنے کھول کے رکھ دی، بعد میں میاں شہباز شریف سے علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ میاں صاحب! ساجد نقوی اب مر تو سکتا ہے مگر

شیعہ نے اپنے ساٹھ مناظرین کی فہرست اخبارات میں شائع کرا کر کہا کہ سپاہ صحابہ والے ہمارے ساتھ مناظرہ کرلیں۔ فاروقی شہید رحمہ اللہ نے چیلنج قبول کرتے ہوئے علامہ علی شیر حیدری شہید رحمہ اللہ کا نام لیا تو پوری شیعت دم دبا کر بھاگ کھڑی ہوئی تھی

میرے سامنے دوبارہ نہیں آئے گا، آپ دیکھ لینا کہ یہ اگلے اجلاس میں شریک نہیں ہوگا۔ میاں صاحب کہنے لگے کہ میں اسے ضرور اگلے اجلاس میں لے کر آؤں گا، اگر نہ آیا تو گرفتار کروا کے لاؤں گا مگر میاں صاحب کے تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے اور دوبارہ ساجد نقوی کو ہمارے سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی، پرویز مشرف دور میں بھی بریگیڈیر (ر) جاوید اقبال چیمہ کی سربراہی میں کمیٹیاں بنی تھیں کہ ہمیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بٹھا کر معاملہ حل کروا دیا جائے مگر اس نے حکومت سے کہا تھا کہ میں نے ان کے سامنے نہیں بیٹھنا میرا مؤقف الگ سن لیا جائے، اس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ سامنے بٹھاؤ تا کہ تمہیں بھی تو پتہ چلے کہ کون زیادتی کر رہا ہے، مگر ایسا نہیں ہوسکا۔ بہت سی باتیں ہیں اور بہت ساری یادیں جو حضرت شہیدؒ سے وابستہ ہیں کوشش کرونگا کہ کچھ تفصیل کے ساتھ علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ پر چھپنے والے خصوصی نمبر میں ذکر کرسکوں۔ اللہ رب العزت حضرت علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کے درجات بلند فرمائے اور انہیں کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے۔ (آمین)

رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

CS CamScanner

اجماع صحابہ کرام معصوم ہے

ڈاکٹر خالد محمود پی ایچ ڈی لندن

انقلاب ایران تک یہ بات کیوں دبی رہی؟

جب تک ایران میں مذہبی انقلاب نہیں آیا تھا کئی مسلم اکابران کی اس تکفیر کو متشابہات میں سے سمجھتے رہے اور کئی مہمات میں انہیں ساتھ لے کر چلتے رہے، لیکن علامہ خمینی نے برسراقتدار آکر جب اپنی اسی پرانی ڈگر کو قائم رکھا تو عام مسلمان سمجھ گئے کہ ان کی تکفیر صحابہ کی یہ مہم ان کے ہاں محکمات میں سے ہے..... اس پر وہ مجبور ہوئے کہ اب بذریعہ قانون ناموس صحابہ واہل بیت کا تحفظ کریں اور کسی کو صحابی ماننے کی صورت میں اس سے کفر ونفاق کی ہر آلائش کی نفی لازمی سمجھی جائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیاء کی طرح معصوم نہیں ہیں:

اہل سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو علی الانفراد معصوم نہیں مانتے لیکن ان کے اجماع کو معصوم مانتے ہیں جس بات پر یہ سب جمع ہو جائیں اور کسی کا اختلاف نہ ہونے کے برابر ہو تو اس کا حق ہونا ماننا ضروری ہے جیسے:-

1- حضرت ابوبکر ؓ کی خلافت جسے تمام صحابہ نے بشمول حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے تسلیم کیا۔ یا

2- قرآن کریم کی موجودہ ترتیب وتالیف جسے تمام صحابہ کرام نے اجماعاً تسلیم کیا۔ یا

3- منکرین ختم نبوت سے قتال جس پر یہ سارے حضرات جمع ہوئے۔

سو صحابی گو فرداً فرداً معصوم نہیں مگر ان کا اجماع یقیناً خدا کی حفاظت کے سائے میں ہے اس کی مخالفت یقیناً یتبع غیر سبیل المومنین میں داخل ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولّه ماتولیٰ ونصله جهنم وسآء ت مصیراً

(پارہ 5: آیت 115: رکوع 17)

ترجمہ: "اور جو چلا مؤمنین کی اس راہ کے خلاف ہم اسے اُدھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ مُڑا اور ہم اسے جہنم میں بھیجیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔"

جب ان حضرات کا اجماع معصوم ٹھہرا گو فرداً فرداً وہ معصوم نہ تھے تو اس کا تقاضا ہے کہ ان کی کسی غلطی اور لغزش کو ان پر طعن کرنے کا موجب نہ سمجھا جائے ...... شیعہ حضرات اپنے مذہب کی عمارت اسی طعن پر کھڑی کرتے ہیں اور اہل سنت ہر خطبہ جمعہ میں اعلان کرتے ہیں کہ ان پر (ان کی غلطیوں اور خطاؤں کے باوجود) کسی کو زبان طعن کھولنے کی اجازت نہیں

> **دوران تربیت نبوی ﷺ، صحابہ کرام سے کئی غلطیاں اور خطائیں صادر ہوئیں جن کی اصلاح کر دی گئی تھی، تربیت مکمل ہو جانے کے بعد صحابہ کرام سے کوئی ایسی بات واقع نہیں ہوئی جس پر انہیں تنقید کا نشانہ بنایا جا سکے۔**

قارئین، شیعوں کے اس چور دروازے کا پوری طرح نوٹس لیں جس کی راہ سے یہ صحابہ پر طعن کی زبان کھولتے ہیں محمد حسنین الساقی اپنے پیش لفظ میں شیعوں کا یہ عقیدہ لکھتے ہیں:

"نہ تو وہ صحابہ کرام کو معصوم مانتے ہیں اور نہ ہی تمام صحابہ کو مطعون قرار دیتے ہیں تمام صحابہ کے عدول ہونے کا عقیدہ بعد کی ایجاد ہے۔" (صفحہ 4)

ساقی یہاں یہ کہہ رہا ہے کہ ہم بعض صحابہ پر اپنا حق طعن باقی رکھتے ہیں گو سب پر طعن نہیں کرتے یہی ان کی زبان طعن ہے جس کے باعث یہ فرقہ وارانہ فضا مکدر ہے اور اسی طعن کو روکنے کے لئے اسمبلی میں تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت کا قانون پاس کیا جانا ضروری ہے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضاً فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللّٰہ ومن اذی اللّٰہ یوشک ان یاخذو

(جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 226 جمع الفوائد جلد 2 صفحہ 271)

ترجمہ: "میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، انہیں میرے بعد کسی طعن کا نشانہ نہ بنانا جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کے باعث ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض رکھا اور جس نے انہیں کوئی ایذا دی اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر مواخذہ کرے۔"

اہلسنت اور شیعہ میں اصل اختلاف صحابہ کے اعمال پر نہیں اُن کے ایمان پر ہے

صحابہ سے دوران تربیت نبوی کئی غلطیاں اور خطائیں ہوئیں اگر ایسا نہ ہوتا تو حضور ﷺ کی طرف اصلاح اور تربیت کی نسبت کیسے ہوتی، سو ہمیں اس سے اختلاف نہیں بعض اوقات ان سے کچھ ایسے اعمال صادر ہوئے ان کا ہم سے اصل

اختلاف ان کے ایمان پر ہے۔ جب شیعہ کو صحابہ کے ایمان کی نفی کی کوئی دلیل نہیں ملتی تو وہ ان کے بعض اعمال سے بحث کرنے لگتے ہیں، حالانکہ ہمارا ان سے اصل اختلاف ان کے اعمال اور ان کی لغزشوں پر نہیں تھا ان کے ایمان پر تھا...... تاہم ان پر طعن ان کے ان اعمال کی رو سے بھی جائز نہیں کیونکہ تربیت ہو چکنے کے بعد ان سے کوئی ایسی بات صادر نہیں ہوئی جس سے ان پر باب طعن کھلا رہے

جمعہ میں بعض صحابہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ میں چھوڑ کر چلا جانا

ایک مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے کہ تجارتی قافلہ باہر سے غلہ لے کر آ پہنچا اس کے ساتھ اعلان کی غرض سے نقارہ بھی بجتا تھا، پہلے سے شہر میں اناج کی کمی تھی، لوگ دوڑے کہ اس کو ٹھہرائیں، خطبہ کا حکم انہیں بھی معلوم نہ تھا اکثر لوگ چلے گئے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے ان میں خلفائے راشدین بھی تھے اور یہ ایک ہی دفعہ کا واقعہ ہے کوئی ہر جمعہ کا طریق نہ تھا، اور یہ وہ دور تھا جب صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت تھے۔

اب حسنین ساقی کا شرارت آمیز لہجہ دیکھئے:

قرآن نے سورہ جمعہ میں ان صحابہ کا بھی ذکر کیا ہے، جو تجارت اور لہو ولعب کو دیکھ کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جمعہ میں چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔ (صفحہ 4)

گویا یہ واقعہ ایک مرتبہ کا نہ تھا، صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ میں ہمیشہ چھوڑ جایا کرتے تھے...... اس شیعہ مجتہد نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ تجارتی قافلے کی طرف سے نقارہ بج رہا تھا، جس کی طرف متوجہ ہو جانا ایک عام سی بات تھی، پھر یہ ذکر نہ کرنا کہ جانے والوں میں حضرات خلفائے راشدین نہ تھے، یہ ساقی کے سابق بغض باطنی کی خبر ہے...... ہم امت کو شیعہ ذاکروں اور مجتہدوں کے اسی بغض باطنی سے بچانے کے لئے بذریعہ قانون صحابہ اور اہل بیت کی ناموس کا تحفظ چاہتے ہیں۔

ہم اگر اس اصل کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ایسے تمام وقائع صحابہ کے دوران تربیت کے ہیں اس وقت کے نہیں جب اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے دین کے مکمل ہونے کی خبر دے دی تھی ...... ہم انہیں اگر کالنجوم مانتے ہیں تو تکمیل کے بعد...... کلھم عدول مانتے ہیں تو تکمیل کے بعد...... اور رضوان الله علیھم کہتے ہیں تو تکمیل کے بعد...... کاش شیعہ مجتہد حسنین الساقی کو ان حقائق کی خبر ہوتی اور وہ اس طرح صحابہ پر طعن کرنے کا جواز تلاش نہ کرتا...... تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسے واقعات سے کسی مسلمان سے اس کے ایمان کی نفی نہیں ہوتی نہ کسی کو ان پر ہمیشہ کے لئے ایسی باتوں سے طعن کرنے کا حق ہے۔

حضرت برا ابن عازب پر ایک طعن اور اس کا جواب:

(راوی کا بیان) میں نے صحابی رسول حضرت برا ابن عازب سے ملاقات کی اور ان سے کہا آپ کے آفرین ہو کہ آپ کو صحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے اور آپ نے تحت شجرہ ان سے بیعت رضوان کا شرف بھی حاصل کیا ہے انہوں نے کہا کہ اے برادر زادہ تم کو نہیں معلوم کہ ہم نے ان کے بعد کیا کیا احداث کئے۔ (شیعی معیار صحابیت صفحہ 5)

الجواب:

حضرت برا بن عازب نے اپنے جواب میں اپنے شرف صحابیت کی نفی نہیں کی نہ اپنے شرف بیعت رضوان کا انکار کیا ہے، ایک تیسری بات بطور انکساری کہی ہے کہ ہم معصوم نہیں ہیں اس کے بعد ہم سے کئی خطائیں اور سانحات سرزد ہوئے ہیں ہمیں ان کا ڈر لگتا ہے...... اب دیکھئے اس پوری روایت میں کہیں ان کے ایمان کی نفی ہے؟ اور کیا خطاؤں اور احداث سے ایمان جاتا رہتا ہے؟ اگر نہیں تو اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ حضرت برا رضی اللہ عنہ اس سے شرف صحابیت سے کھل گئے تھے یا صحابیت کی اس لائن میں چلے گئے تھے جو شیعوں کے ہاں منافقوں کی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس سوءِ فہم سے بچائے جس کا یہ شیعہ مجتہدین شکار ہیں۔

ایرانی انقلاب سے پہلے کئی مسلم اکابر شیعہ کو کئی مہمات میں ساتھ لے کر چلتے رہے لیکن جب خمینی نے اپنی اسی پرانی ڈگر کو قائم رکھا تو عام مسلمان بھی ان کی صحابہ دشمنی کو سمجھ گئے

صحابیت قرآن پاک کے مختلف پیرایہ ہائے بیان میں:

1- قرآن پاک میں صحابہ کی صحابیت صرف صحبت سے بیان نہیں کی گئی کہیں اسکے لئے کوئی پیرا ہے کہیں کوئی

2- الناس (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے عام لوگ) کی تعبیر بھی اختیار کی ہے کہیں

3- والذین معہ (جو لوگ آپ کی معیت میں رہتے تھے فرمایا گیا کہیں:

4- السابقون الاولون کی، کہیں

5- المھاجرون کی، کہیں

6- انصار کی، کہیں

7- خیر امة کی، کہیں

7- امة وسطاً کی، کہیں

8- بار بار انہیں یا ایھا الذین امنوا کے پر اعزاز عنوان سے مخاطب کیا گیا۔

اور منافقین کو ان میں سے کسی سرخی کے تحت جگہ نہیں دی گئی سو ان مختلف پیرایہ ہائے بیان میں جو مسلمان آئے وہ یقیناً مومن اور صحابی تھے اور منافقین کو آپ ان سے ہر جگہ کٹا ہوا دیکھیں گے، عامہ امت میں انہیں کہیں جگہ نہ ملے گی اور اگر وہ مومنوں سے مخلوط رہیں تو اس امت میں نکھار کہاں سے آئے گا؟ وہ جماعت بھی کوئی جماعت ہے، جن کے دل اندر سے ایک نہ ہوں، کیا یہی وہ روشن راہ ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو چھوڑا تھا؟ ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شیعوں کے اس چور دروازے کا پوری طرح نوٹس لینا چاہئے جس کی راہ سے صحابہ پر طعن و تشنیع کی زبان کھولتے ہیں

علوم لکھنوی کا وارث

علامہ علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: محمد یونس قاسمی

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں چار باکمال طبقات انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین کو انعام یافتہ قرار دیا ہے، پھر ان میں سے دو طبقات یعنی انبیاء کرام اور صدیقین علمی کمالات اور شہداء وصالحین عملی کمالات کا منبع و سرچشمہ ہیں۔ علمی کمالات کی اصل نبوت وصدیقیت ہیں اور اسلام میں نبوت وصدیقیت کے بعد سب سے بڑا

عمر مبارک کی چالیس بہاروں میں سے 19 برس آزمائش اور مصائب و آلام پر مبنی ہیں۔

مقام "شہادت" کا ہے۔ وہ خوش نصیب بندے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی، دین حق کی پاسداری، دشمنان اسلام کی جارحیت کے سد باب، ناموس صحابہؓ کے تحفظ اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ سربلند کرنے کیلئے اپنی متاع عزیز اور قیمتی جان ہتھیلیوں پر رکھ کر میدان عمل میں کود پڑتے ہیں اور نہایت بہادری، دلیری سے لڑتے ہوئے کام آجاتے ہیں، شریعت ان پاکباز نفوس کو شہید کہتی ہے اور قرآن کریم انہیں مردہ کہنے سے روکتا ہے۔ شہادت وہ عظیم سعادت ہے جس کے حصول کیلئے خاتم المعصومین حضور نبی کریم ﷺ دعائیں مانگتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے تحفظ ناموس صحابہؓ کا فریضہ سرانجام دینے والوں کیلئے شہادت کا راستہ آسان کردیا ہے، یہ لوگ ۱۹۸۵ء سے لیکر اسلام کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کیلئے اپنی جان ہتھیلی پہ رکھ کر سرگرم عمل ہیں اور اب تک انکے پانچ قائدین سمیت پچیس سو کے لگ بھگ کارکنان اس سعادت عظمیٰ کو حاصل کرچکے ہیں، گذشتہ سال ۱۷ اگست رات پونے دو بجے امام اہل سنت مناظر اسلام حضرت اقدس علامہ علی شیر حیدریؒ اپنے جانثار محمد امتیاز پھلپوٹو سمیت بھی اس عظیم منصب پر فائز ہوگئے تھے۔

علامہ علی شیر حیدریؒ ملک کی سب سے بڑی مذہبی تنظیم کے سرپرست اعلیٰ تھے اور انکے نام، کام اور مقام سے دینی حلقوں میں بالخصوص شاید ہی کوئی شخص ایسا ہوگا جو واقف نہ ہو۔ قدرت نے علم و فضل، حوصلہ وہمت، صبر واستقامت، غیرت وحمیت، جرأت وشجاعت، ذہانت ومتانت، تدریس وخطابت، قیادت وسیادت کے مختلف عناصر کو یکجا کرکے ایک حسین پیکر تراشا تھا اور اس کا نام "علی شیر حیدری" رکھ دیا تھا، بھاری بھرکم جثہ، موٹی موٹی آنکھیں، چہرے پر جلال وجمال رقصاں اور نورانیت چھلکتی ہوئی محسوس ہوتی تھی اور لبوں سے علم وحکمت کے پھول جھڑتے رہتے تھے۔ خیرپور کی گوٹھ موسیٰ خان جانوریاں میں سال ۱۹۶۲ء میں پیدا ہوئے، بلوچوں کی ایک شاخ چانڈیو سے تعلق تھا، ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے آبائی گاؤں گوٹھ کے سکول سے کیا۔ ۱۹۷۹ء میں ناز ہائی سکول میں مڈل کے طالب علم تھے کہ اس دوران میں پیش آنے والے ایک واقعہ نے آپؒ کے مستقبل کا رخ بدل دیا۔ استاد نے نماز کے مسائل کے متعلق پوچھا ناواقفیت اور چھوٹے ہونے کی بنا پر نہ بتا سکے، شرمندگی اتنی شدید ہوئی کہ اسی روز سکول چھوڑ دیا اور دینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہوگئے۔ سکول کے اساتذہ نے بہت سمجھایا مگر آپ نے تمام ترغیبات کو یکسر مسترد کردیا۔ مدرسہ کی ابتدائی تعلیم جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ خیرپور میں حاصل کی، پھر جامعہ اشاعت القرآن اور ٹھیڑی کے مشہور مدرسہ دارالھدیٰ میں تعلیم حاصل کی اور دورہ حدیث شریف کی تکمیل بھی یہیں کی۔ یاد رہے کہ ۱۹۸۴ء میں دوران تعلیم جامعہ عزیزیہ رتوڈیرو ضلع لاڑکانہ میں فقہ کی مشہور کتاب کنز الدقائق کا درس دیا کرتے تھے۔ بخاری شریف جلد اول مولانا عبدالہادیؒ سے اور جلد ثانی مولانا عبد الحقؒ فاضل دیوبند سے پڑھی، ترمذی مفتی اعظم سندھ حضرت مفتی غلام قادرؒ اور مسلم شریف مفتی محمد بلالؒ سے پڑھیں، دورہ حدیث والے سال خاتم المعصومین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے علامہ حیدریؒ کے منہ میں ایک زوردار "پھونک" دی۔ حضرت

نماز کے مسائل سے ناواقفیت پر شرمندگی اتنی شدید ہوئی کہ اسی روز سکول چھوڑ کر دینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہو گئے۔

حیدریؒ خود فرماتے تھے کہ اس موقع پر مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا کہ میرا جسم پھٹنے کو ہے، اس "پھونک" کا اثر یہ ہوا ذہانت وفطانت کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے، سینکڑوں احادیث زبانی یاد تھیں آنحضرت ﷺ کی خصوصی صفت "رعب" سے بھی علامہ حیدری کو حظ وافر ملا تھا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد تدریس کا مشغلہ اپنایا اور جامعہ عزیزیہ رتوڈیرو ضلع لاڑکانہ میں صدر مدرس اور مفتی کی حیثیت سے فرائض سرانجام دینا شروع کیے مگر یہ سلسلہ زیادہ دیر نہ چل سکا۔ ۱۹۸۷ء میں خیرپور کے بعض احباب کے توجہ دلانے اور خیرپور میں دینی تعلیم وتردید فرق باطلہ کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے خیرپور میں مستقل ڈیرہ لگایا اور جامعہ حیدریہ انوار الھدیٰ کا سنگ بنیاد رکھا جس کا مقصد تردید فرق باطلہ کیلئے علمی میدان میں کام کرنے والے افراد تیار کرنا تھا۔ علامہ علی شیر حیدریؒ طلباء میں کمیت کی بجائے کیفیت کو مدنظر رکھ کر انکی تربیت کرنے کے قائل تھے، وہ چاہتے تھے کہ مدرسہ میں طلباء بیشک تھوڑے ہوں مگر ان میں اسلاف کی یاد تازہ کرنے کا جزبہ موجود ہو۔ ۱۹۹۰ء میں سپاہ صحابہؓ سندھ کے صدر منتخب ہوئے اور جماعتی کاز اور پروگرام کو پورے سندھ میں متعارف کروانے میں دن رات برابر کردیے، یہ وہ دور ہے جب آپ کا نام خیرپور کی حدود پھلانگتے ہوئے پورے ملک کی فضاؤں میں گونجنے لگا اور ہر طرف آپکی خطابت کے ڈنکے بجنے لگے۔ ۱۹۹۰ء سے جنوری ۱۹۹۷ء تک سپاہ صحابہ صوبہ سندھ کے صدر رہے، اس عرصہ میں اپنی حق گوئی کی بنا پر حکومت

آنحضور ﷺ نے خواب میں آپؒ کے منہ میں ایک زوردار پھونک دی. جس کی وجہ سے آپؒ ذہانت وفطانت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہو گئے

کردار سامنے رکھنا کہ مذہبی تعصب سے کام لیا اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ دنیا کا بدبخت ترین آدمی بھی کچھ صفات ایسی رکھتا ہے جو قابل تعریف و ستائش ہوں۔

(منتخب التواریخ مقدمہ (جلد) مطبوعہ تہران جدید)

اعیان الشیعہ:

ترجمہ:

ابوالحسن علی بن حسین مسعودی صاحب مروج الذہب کی ایک تصنیف کتاب المقالات فی اصول الدیانات ہے اس کتاب کا تذکرہ اس نے مروج الذہب میں کیا ہے، نجاشی نے اس کی ایک تصنیف "الابانۃ فی اصول الدیانات" کا ذکر کیا ہے اور شیخ طوسی اور نجاشی وغیرہ نے اس کا اہل تشیع میں سے ہونا اس پر نص وارد کی ہے۔ بارہ اماموں کی امامت کے اثبات پر اس کی کئی ایک تصانیف ہیں۔ علامہ تاج السبکی نے طبقات شافعیہ میں اس کا ذکر کیا لیکن یہ محض وہم ہے یہ اسی طرح درست نہیں جس طرح ابو جعفر محمد بن حسن الطوسی کو علامہ سبکی نے طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے حالانکہ طوسی مذکور شیعوں کے نزدیک "شیخ الطائفہ" کے لقب سے معروف و مشہور ہے۔

(اعیان الشیعہ جلد اول صفحہ 157 مولفوالشیعۃ فی الفرق والدیانات مطبوعہ بیروت طبع جدید)

اعیان الشیعہ:

ترجمہ:

شیعہ علماء کہ جنہوں نے علم نجوم میں شہرت پائی اس علم کے علماء میں سے افضل علی بن الحسین بن مسعودی ہے جو کتاب مروج الذہب کا مصنف ہے یہ شخص اپنے دور کا فاضل اور شیخ تھا اور مسلک کے اعتبار سے شیعہ تھا۔

(اعیان الشیعہ جلد اول صفحہ 160 مطبوعہ بیروت جدید)

تنقیح المقال فی علم الرجال:

اس میدان میں تحقیقی بات یہ ہے کہ صاحب مروج الذہب علامہ مسعودی کے بارے میں فن رجال کے علماء کے کئی ایک اقوال ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ:

إِنَّهُ إِمَامِيٌّ ثِقَةٌ وَهُوَ الْحَقُّ الْحَقِيقُ بِالْاِتِّبَاعِ

یقیناً وہ امامی شیعہ تھا اور یہی قول حق ہے اور اسے ہی حق سمجھنا چاہئے اس عبارت میں مسعودی کے متعلق دو دعوے کئے گئے ایک اس کا امامی ہونا ہے اس دعویٰ کے دلائل یہ ہیں:

1۔ نجاشی نے اس کا تذکرہ کیا لیکن اس کے مذہب کے بارے میں قطعاً قیل وقال نہ کی ہم نے مقدمہ میں بھی ذکر کیا ہے۔

2۔ اس کا مسئلہ امامت پر مختلف کتب تصنیف کرنا اس کے شیعہ ہونے کی صراحت ہے۔

3۔ الخلاصہ اور رجال ابن داؤد نے باب اول میں اسے صراحت کے ساتھ شیعہ لکھا ہے۔

4۔ شہید ثانی کی تعلیق سے یہی ظاہر ہے کیونکہ اس نے مسعودی کو "خلاصہ" میں شیعہ راویوں کی قسم اول میں شمار کرنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا ہے حالانکہ اعتراض کرنا اس کی عادت ہے۔

5۔ وجیزہ اور بلغہ نے اسے قابل تعریف شخص لکھا ان کا "قابل تعریف" وہی ہو سکتا ہے جو پکا شیعہ ہو۔

6۔ کتاب النجوم میں ابن طاؤس نے اس کے شیعہ ہونے کی تصریح کی ہے۔

7۔

فاضل مجلسی نے بحار الانوار کے مختلف مقامات پر اپنی کتاب کے ماخذ کے طور پر کتاب الوصیہ اور مروج الذہب کو لکھا۔

8۔ تکملہ اہل الامل میں شیخ حر نے اس کا بھی تذکرہ کیا حالانکہ اس نے اپنی مذکورہ کتاب میں صرف اور صرف شیعہ علماء کا ذکر کیا ہے۔

9۔ "اثبات الوصیہ لعلی ابن طالب" مسعودی کی تصنیف ہے کتاب کے نام سے اس کا مسلک نظر آ رہا ہے۔

(تنقیح المقال جلد دوم صفحہ 283-282 مطبوعہ تہران طبع جدید)

خلاصہ:

الذریعہ، الکنی والالقاب، منتخب التواریخ، اعیان الشیعہ اور تنقیح المقال کے حوالہ جات سے مروج الذہب کے مصنف بن الحسین المسعودی کے بارے میں حقائق سامنے آئے ان میں سے تقریباً تمام حوالہ جات میں اس کے شیعہ امامی ہونے کی تصریح موجود ہے، جس پر بہت سے دلائل پیش کئے گئے۔

صاحب منتخب التواریخ نے علامہ تاج السبکی کا اسے طبقات شافعیہ میں شمار کرنا وہم قرار دیا اور اس کے ساتھ ساتھ جن باتوں سے اس کا کچھ سُنی ہونا معلوم ہوتا تھا اس کا جواب بھی دیا گویا اس کے سُنی ہونے کا صرف وہم تھا ورنہ حقیقت میں علمائے شیعہ نے اس کے امامی شیعہ ہونے کی تصریح کی ہے۔

ان تصریحات کے ہوتے ہوئے غلام حسین نجفی کا اسے سُنی اور اس کی کتاب مروج الذہب کو اہل سنت کی معتبر کتاب لکھنا کس قدر دلیری ہے اور کتنی بڑی بددیانتی اور دھوکہ دہی ہے۔

دراصل نجفی چاہتا یہ ہے کہ میں ادھر اُدھر کی کتابوں کو اہل سنت کی کتابیں کہہ کر اور انہیں اہل سنت کی معتبر کتاب کا عنوان دیکر قارئین کو یہ باور کرا سکوں گا کہ میں اپنے دعوے پر کتب اہل سنت سے بہت سے حوالہ جات پیش کر رہا ہوں اور کر سکتا ہوں حالانکہ وہ کتابیں ہوتی ان کے مذاہب کی ہیں۔

تذکرۃ الخواص مصنفہ سبط ابن جوزی:

تذکرۃ الخواص سبط ابن جوزی کی تصنیف ہے اس سے غلام حسین نجفی نے جزع کو ثابت کرنے کے لئے لکھا:

ماتم اور صحابہ رضی اللہ عنہم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قبر نبی پر جزع

اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الخواص الامہ صفحہ 97

تذکرۃ الخواص الامہ:

ترجمہ:

شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب قبر نبی پر آئے تو فرمایا یا رسول اللہ جزع کرنا آپ (کی مصیبت) پر قبیح نہیں اور صبر کرنا آپ (کی مصیبت) پر اچھی چیز نہیں۔ (ماتم اور صحابہ تالیف غلام حسین نجفی شیعی صفحہ 38)

جواب:

جہاں تک اس عبارت سے جزع اور ماتم وغیرہ ثابت کرنے کا معاملہ ہے تو اس کو تفصیلاً ہم "فقہ جعفریہ" میں مسئلہ ماتم کی بحث میں ذکر کر چکے ہیں اس کے جواب کے لئے وہاں مطالعہ کر لیا جائے یہاں ہمیں سبط ابن جوزی کے بارے میں کچھ لکھنا ہے کہ اس کے عقائد و نظریات کیا تھے تاکہ اس کے سُنی یا شیعہ

> ابن جوزی کی کتابوں سے ثابت ہو گیا کہ یہ شخص کٹر شیعہ تھا، دھوکہ اور فریب دہی کی خاطر حنفی بنا ہوا تھا۔ اس کے ہم عصر شیخ محی الدین کے دادا نے اس کی موت پر کہا تھا "اللہ اس پر رحم نہ کرے یہ رافضی تھا"

ہونے کا فیصلہ کیا جا سکے۔

اب سبط ابن جوزی خود موجود نہیں اس لئے اس کی تصانیف سے ہی اس کے عقائد کا پتہ چل سکتا ہے لہٰذا ہم اس کی اس کتاب یعنی تذکرۃ الخواص سے چند ایک باتیں درج کر رہے ہیں اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کن عقائد کا حامل تھا۔

تذکرۃ الخواص کی شیعہ نواز عبارتیں:

1۔ جنت کے دروازے پر یہ کلمہ لکھا ہوا ہے: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ (صفحہ 22)

2۔ ابوبکر صدیق ؓ کی خلافت پر صحابہ کرام کا اجماع نہیں ہوا تھا۔ (صفحہ 60)

3۔ ابوبکر صدیق ؓ کی خلافت شر پر مبنی تھی لہٰذا ایسے شخص کو قتل کر دینا چاہئے تھا۔ (صفحہ 61)

4۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے جناب عثمان غنی ؓ کے بارے میں فرمایا۔ اقتلو نعثلاً (صفحہ 61)

5۔ ابوبکر و عمر ؓ نے نفس پرستی کرتے ہوئے علی المرتضیٰ ؓ کو حکومت کا حق نہ دیا اور حضور ﷺ کی مخالفت کی۔ (صفحہ 62)

6۔ ابوبکر صدیق ؓ خلافت کے لائق نہ تھے۔ (صفحہ 62)

7۔ عمرو ابن العاص کے بارے میں پانچ آدمی دعوے دار تھے کہ یہ ہمارا بیٹا ہے۔ نعوذ باللہ (صفحہ 201)

8۔ امیر معاویہ ؓ کے چار باپ تھے اور ان کی والدہ ہندہ زانیہ تھی۔ (صفحہ 202)

9۔ عمر فاروق ؓ نے ہندہ سے زنا کیا۔ (صفحہ 203)

10۔ ولید بن عقبہ شرابی تھا حالت نشہ میں نماز پڑھانے پر ان پر حد شراب لگی۔ (صفحہ 205)

11۔ جب عثمان غنی نے حکم کو واپس بلانے کا ارادہ کیا تو صحابہ کرام نے ان کو برے الفاظ سے ڈانٹ پلائی۔ (صفحہ 209)

12۔ جب عثمان غنی ؓ نے حکم کا جنازہ پڑھا تو لوگوں نے ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا چھوڑ دیں۔ (صفحہ 209)

13۔ عثمان غنی ؓ نے مروان کو افریقہ کا خمس یعنی بیس لاکھ دینار دیئے۔ (صفحہ 209)

14۔ امام حسین ؓ کو امیر معاویہ ؓ نے زہر دلوایا۔ (صفحہ 212)

15۔ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ نے حضرت امام حسن ؓ کو حضور ﷺ کے روضہ میں دفن نہ ہونے دیا۔ (صفحہ 213)

نوٹ:

ان الزامات سے سبط ابن الجوزی کی شخصیت نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔ ایسے نظریات و عقائد کسی سُنّی کے نہیں ہو سکتے ان نظریات کا جواب ہم تحفہ جعفریہ کی مختلف مجلدات میں تفصیل سے درج کر چکے ہیں۔ امیر معاویہ ؓ کے زہر دینے کا واقعہ جلد پنجم میں سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کا امام حسن ؓ کو روضہ رسول ﷺ میں دفن کرنے سے روکنے کا معاملہ جلد دوم میں مذکور ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کی خلافت پر اجماع نہ ہونا ان کا دور خلافت دور شر تھا، یہ واجب القتل تھے، خلافت کے اہل نہ تھے، نفس پرست تھے، امیر معاویہ ؓ کے ایک سے زائد باپ، ان کی بیوی بدکار تھی، عمرو بن العاص کے بیٹا ہونے کے پانچ دعویدار اور فاروق اعظم ؓ کا زانی ہونا یہ عقائد کس کی نشاندہی کرتے ہیں؟ اب آیئے خود شیعوں سے پوچھتے ہیں کہ سبط ابن الجوزی ہمارا تھا یا تمہارا؟

سبط ابن جوزی کے شیعہ ہونے پر شیعہ علماء کی نص:

الکنی والالقاب:

ترجمہ:

ابوالمظفر یوسف بن فرا غلی سبط ابن جوزی بغدادی ایک عالم، فاضل اور مؤرخ تھا، تذکرۃ خواص الامہ اس کی تصنیف ہے جس میں ائمہ اہل بیت کے خصائص ذکر کیے گئے اور ''مرأت الزمان'' تاریخ کے موضوع پر ایک اس کی تصنیف ہے جو چالیس جلدوں پر مشتمل ہے ذہبی کا کہنا ہے کہ اس کتاب میں بہت سے ایسی حکایات درج ہیں جو ناقابل یقین ہیں، اِدھر اُدھر کی ہانکنے والا تھا اور غیر ثقہ آدمی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کٹر شیعہ ہے۔

(الکنی والالقاب فارسی جلد سوم صفحہ 297 مطبوعہ تہران طبع جدید)

غلام حسین نجفی حجتی نے قسم کھا رکھی ہے کہ وہ اپنے بڑوں کو بھی معاف نہیں کرے گا انہیں اہل سنت کہہ کر ان کی عاقبت بھی خراب کریگا۔

سبط ابن جوزی کے شیعہ ہونے پر سُنّی (مسلمان) علماء کی نص

میزان الاعتدال:

ترجمہ:

یوسف بن فرغلی واعظ مؤرخ شمس الدین ابوالمظفر سبط ابن جوزی اپنے دادا اور ایک جماعت سے روایت کرتا ہے اس نے ''مرأۃ الزمان'' نامی کتاب تالیف کی۔ اس میں تمہیں عجیب و غریب حکایات نظر آئیں گی اور میں تو اسے ثقہ گمان نہیں کرتا شیخ محی الدین نے کہا جب میرے دادا کو سبط ابن الجوزی کی موت کی خبر ملی تو انہوں نے کہا تھا اس رافضی پر اللہ تعالیٰ رحم نہ کرے۔ (میزان الاعتدال جلد سوم صفحہ 333 مطبوعہ مصر طبع جدید)

لسان المیزان:

ترجمہ:

یوسف بن فرغلی شمس الدین ابوالمظفر سبط ابن جوزی واعظ اور مؤرخ اپنے دادا اور دیگر لوگوں سے روایت کرتا ہے اس نے ایک کتاب مراۃ الزمان لکھی تم اسے دیکھو تو اس میں بہت ہی عجیب و غریب اور انوکھی روایات و حکایات پاؤ گے اور میں ان کے نقل کے بارے میں اسے ثقہ خیال نہیں کرتا بلکہ وہ باتونی تھا پھر اس پر مزید یہ کہ وہ شیعہ ہو گیا...... وہ شیعہ تھا یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ سبط ابن جوزی اپنے استاد عیسیٰ کی وجہ سے حنفی ہو گیا تھا کیونکہ جناب عیسیٰ اس کے نزدیک قابل احترام شخصیت تھی امام احمد کی تعظیم میں غلو کیا کرتا تھا لیکن میرے (ابن حجر عسقلانی) کے نزدیک اس کا حنفی بننا بناوٹی اور دکھلاوے کی خاطر تھا در حقیقت یہ اپنے مذہب شیعیت سے کبھی نہیں پھرا تھا۔

(لسان المیزان جلد نمبر 6 صفحہ 328 مطبوعہ بیروت طبع جدید)

لمحہ فکریہ:

الکنی والالقاب اور تذکرۃ الخواص کے مندرجات سے سبط ابن الجوزی کا عقیدہ و مسلک بالکل واضح ہو گیا۔ یعنی یہ کٹر شیعہ تھا اور پھر لسان المیزان سے بھی معلوم ہوا کہ یہ دھوکہ اور فریب دہی کی خاطر حنفی بنا ہوا تھا۔ ورنہ حقیقت میں رافضی تھا۔ اس کے ہم عصر شیخ محی الدین کے دادا نے اس کے انتقال کی خبر سن کر بوجہ اس کے شیعہ ہونے کے یہ کلمات کہے ''اللہ اس پر رحم نہ کرے کیونکہ یہ رافضی تھا۔'' اس سے بڑھ کر اس کے شیعہ ہونے کی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے؟ ان دلائل و شواہد کے باوجود نجفی حجتی نے قسم کھا رکھی ہے کہ اپنے بڑوں کو بھی معاف نہیں کرے گا اور خواہ مخواہ انہیں اہل سنت میں داخل کر کے رہے گا اور ان کی تصنیفات کو ''اہل سنت کی معتبر کتاب'' کہے گا۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

معلوم ہوتا ہے کہ اہل تشیع نے اس کو ''حجۃ الاسلام'' کا خطاب اسی لئے دیا کیونکہ سنیوں کو شیعہ اور شیعوں کو سنی بنا کر پیش کرنے میں اسے ید طولیٰ حاصل ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہ کا عبرتناک انجام

ایم۔اے پاس نوجوان صحابہ کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے ذہنی توازن کھو بیٹھا ہے۔

رپورٹ: خدا بخش پنھور ٹنڈو آدم

ہمارا شہر ٹنڈو آدم، حیدر آباد سے تقریباً 60 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور سندھ کے بڑے صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی کا مزار بھی اس شہر سے تقریباً 20 کلومیٹر پر ہے۔ ٹنڈو آدم شہر میں دینی درسگاہیں بھی ہیں۔ مولانا عتیق الرحمن شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی اس شہر میں بہت عرصہ تک دینی خدمات

کسی زمانے میں قرآن پاک کے سب سے زیادہ حافظ ٹنڈو آدم میں شمار کیے گئے تھے

سرانجام دیتے رہے ہیں، اس شہر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ کسی زمانے میں پورے پاکستان میں آبادی کے لحاظ سے قرآن مجید کے حافظ سب سے زیادہ اسی شہر میں تھے۔ اس شہر میں تقریباً ایک سو پچیس مساجد ہیں جن میں ایک سو کے قریب مساجد اہل سنت والجماعت (دیوبند) کی ہیں۔ اس شہر کے قریب حیدر آباد روڈ پر ایک چھوٹا شہر اڈیرو لعل ہے۔ جس کے قریب ایک گاؤں "ابو بکر مورو جو" کے نام سے آباد ہے، جس میں اکثریت سنی آبادی کی ہے۔ یہ واقعہ اسی گاؤں کا ہے۔ وہاں ایک لڑکا ایم۔اے پاس تھا جو ذاکروں کے چکروں میں آ کر رافضی ہو گیا اور صحابہ کی شان میں گستاخیاں کرنے لگا اس کے چچا جو اہلسنت تھے ان کو پتا چلا کہ میرا بھتیجا رافضی ہو گیا ہے اور صحابہ کی شان میں گستاخیاں کر رہا ہے تو اس کو بڑا دکھ ہوا اور اس کو بڑا سمجھایا کہ صحابہ کی شان میں گستاخیاں کرنا اپنی آخرت کو خراب کرنا ہے اس لئے یہ مذہب چھوڑ دے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے جس کا مفہوم ہے کہ: "جو میرے صحابہ کا دشمن ہے حقیقتاً وہ میرا دشمن ہے۔" لیکن وہ شخص اپنی ضد پر قائم رہا اور بات نہ مانی اور اپنے چچا کے سامنے صحابہ کی شان میں گستاخیاں کرنے لگا کہ تیرا ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسا، تیرا عمر رضی اللہ عنہ ایسا یعنی نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ (نعوذ باللہ) اس کے چچا کو بڑا دکھ ہوا اور اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا۔

یہ واقعہ مغرب کے وقت ہوا، رات کو جب سب لوگ سو گئے تو کچھ دیر بعد چیخنے اور چلانے کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں، سب گھر والے جاگ گئے اور پریشان ہو گئے کہ کون چیخ اور چلا رہا ہے تو دیکھا کہ وہی شخص جس نے مغرب کے وقت صحابہ کی شان میں گستاخی کی تھی چیخ اور چلا رہا تھا" کہ مجھے بچاؤ، مجھے بچاؤ وہ ابوبکر کھڑا ہے، وہ عمر کھڑا ہے، ہاتھ میں تلواریں ہیں اور مجھے مارنا چاہتے ہیں مجھے بچاؤ" گھر والے پریشان ہو گئے کہ شاید اس کو بھنگ کا نشہ زیادہ ہو گیا ہے جب نشہ اترے گا ٹھیک ہو جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو حالت پہلے جیسی تھی وہی چیخ و پکار، آخر بیزار ہو کر گھر والوں نے مینٹل ہسپتال میں داخل کرایا لیکن ڈاکٹروں کو بھی اس کی بیماری سمجھ میں نہ آئی اور یہ کہہ کر جواب دے دیا" کہ شاید قدرت کی طرف سے عذاب ہے۔" آخر کار گھر والے کچھ عرصہ کے بعد اسے واپس گھر لے آئے اور اسے ایک کمرے میں بند کر دیا۔ اس واقعہ کو تقریباً دس بارہ سال ہو گئے ہیں اسی گاؤں کے ایک شخص نے بتایا کہ روز نہیں تو ہفتے میں ایک دو بار ضرور چیختا اور چلاتا ہے اور عبرت بنا بیٹھا ہے۔ اللہ گستاخان صحابہ کے شر سے ہر مسلمان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا آپ چاہتے ہیں......؟

محترم مکرم جناب ______

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو پیغام شہداء ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ وار نظام خلافت راشدہ کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں

☆ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک

☆ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک

☆ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک

☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچرارز اور پروفیسروں تک

☆ دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک

☆ ملک بھر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک

یا آپ خود پتہ جات فراہم کر کے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کی فوٹو سٹیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس -/400 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں۔

100 50 10 5 1

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں ______

پتہ ______

مبلغ ______ روپے بذریعہ ______ دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔

تاریخ ______ دستخط ______

منجانب

نظام خلافت راشدہ

جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری فیصل آباد

زندگیاں صحابہؓ کی

حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ

محمد ارشاد حیدری (پشاور)

حضرت طفیل ابن عمرو دوسیؓ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس کے سردار، عرب کے قابل ذکر اشراف اور معدودے چند اصحاب مروت میں سے تھے، وہ بڑے مہمان نواز اور صاحب جود وسخا آدمی تھے مہمانوں کی بکثرت آمد کی وجہ سے انکے یہاں کھانے کی دیگیں ہمیشہ چولہوں پر چڑھی رہتی تھیں اور انکے دروازے مہمانوں کے لئے ہمیشہ کھلے رہتے تھے وہ بھوکوں کو کھانا کھلاتے، خوف زدہ لوگوں کو امان دیتے اور پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دیتے ان ساری خوبیوں کے علاوہ وہ نہایت باشعور اور زبردست ادیب بڑے نازک خیال اور حساس شاعر اور کلام وبیان کے حسن وقبح اور صحت وسقم کی تمیز میں غیر معمولی ادراک رکھنے والے نقاد تھے۔

حضرت طفیلؓ اپنے قبیلہ کے علاقہ تہامہ کو چھوڑ کر مکہ کیلئے روانہ ہوئے اس وقت رسول اکرم ﷺ اور کفار قریش کے درمیان حق وباطل کی زبردست کشمکش برپا تھی اور فریقین میں سے ہر ایک اپنے اور اپنی جماعت کیلئے اعوان وانصار فراہم کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھا رسول اللہ ﷺ حق وانصاف کے ہتھیار سے کام لے کر لوگوں کو بندگی رب کی دعوت دے رہے تھے اور کفار قریش ہر قسم کے حربے استعمال کر کے اس دعوت کی مخالفت ومزاحمت میں جتے ہوئے تھے اور لوگوں کو اس سے باز رکھنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔ مکہ پہنچ کر حضرت طفیلؓ نے محسوس کیا کہ وہ کسی تیاری کے بغیر اس معرکہ میں شامل اور بلا قصد وارادہ اسکی موجوں میں داخل ہوتے جار ہے ہیں اسکی ناقابل فراموش اور عجیب وغریب داستان سننے سے تعلق رکھتی ہے حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ اس داستان کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

جب میں مکہ پہنچا تو مجھے دیکھتے ہی سرداران قریش میری طرف لپکے اور انہوں نے بڑی گرم جوشی کے ساتھ میرا استقبال کیا اور مجھے بڑی عزت وتکریم سے نوازا پھر انکے بڑے بڑے سردار اور سربراہ میرے گرد جمع ہو گئے اور مجھ سے کہنے لگے، طفیل تم ہمارے شہر میں آئے ہو اور یہ شخص جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اس نے ہمارا سارا معاملہ خراب کر کے رکھ دیا ہے اس نے ہماری جمعیت کو منتشر اور ہماری جماعت کو پراگندہ کر دیا ہے ہم لوگوں کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں تم کو اور تمہاری قیادت وسرداری کو بھی وہی خطرہ نہ لاحق ہو جائے جس سے ہم لوگ دوچار ہیں اسلئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم نہ تو اس شخص سے کوئی بات کرنا نہ اس کی کوئی بات سننا کیونکہ اسکی باتیں بڑی جادو اثر ہیں اسکی زبان میں بلا کی تاثیر ہے یہ شخص اپنی ان باتوں کے ذریعہ باپ بیٹے، بھائی بھائی اور شوہر بیوی میں تفریق کر دیتا ہے۔ حضرت طفیلؓ اپنی کہانی کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں۔ "خدا کی قسم وہ لوگ مسلسل اس شخص کی عجیب وغریب باتیں مجھے سناتے رہے اور اسکے حیرت انگیز کارناموں سے میری اپنی ذات اور میری قوم کے متعلق مجھ کو خوفزدہ کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے اس بات کا عزم مصمم کر لیا کہ میں نہ اس شخص سے ملوں گا نہ اس

> آنحضور ﷺ کی زبان سے پہلی مرتبہ سورۃ اخلاص اور سورۃ فلق کی آیتیں سنیں تو میرا دل پکار اٹھا کہ خدا کی قسم اس سے بہتر کلام میں نے آج تک نہیں سنا تھا

> **کفار مکہ نے آنحضور ﷺ سے متعلق مشہور کر رکھا تھا کہ یہ شخص اپنی باتوں کے ذریعے باپ بیٹے، بھائی بھائی اور شوہر بیوی میں تفریق کر دیتا ہے۔ ان باتوں سے متاثر ہو کر میں نے کانوں میں روئی ٹھونسی تاکہ محمد ﷺ کی کوئی بات نہ سن سکوں۔**

سے کلام کروں گا نہ اسکی کوئی بات سنوں گا اور جب میں خانہ کعبہ کے طواف اور وہیں رکھے ہوئے بتوں سے برکت حاصل کرنے کی غرض سے مسجد حرام میں گیا جنکی ہم توقیر وتعظیم کرتے تھے تو اس خوف سے کہ کہیں محمد ﷺ کی کوئی بات میرے کانوں میں نہ پڑے تو میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے محمد ﷺ کو کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں مشغول پایا انکا طریقہ عبادت ہمارے طریقہ عبادت سے مختلف تھا وہ منظر مجھے بہت اچھا لگا اور انکے عبادت کے طریقے کو دیکھ کر فرط مسرت سے جھوم اٹھا اور غیر ارادی طور پر بتدریج ان سے قریب ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ انکے بالکل نزدیک پہنچ گیا اور خدا کو یہی منظور تھا کہ انکی زبان سے نکلنے والے کچھ الفاظ میرے کانوں تک پہنچیں چنانچہ میں نے ان سے ایک بہترین کلام سنا اور اپنے دل میں کہا طفیل! تمہاری ماں تمہارے سوگ میں بیٹھے تم ایک سمجھدار اور صاحب بصیرت شاعر ہو، کلام کا حسن وقبح تم پر مخفی نہیں ہے آخر اس شخص کی باتیں سننے میں کیا چیز تمہارے آڑے آرہی ہے اگر اسکی باتیں اچھی ہونگی تو قبول کر لینا اور اگر بری ہونگی تو انہیں چھوڑ دینا۔ حضرت طفیلؓ کہانی کی اگلی کڑی اس سے جوڑتے ہوئے کہتے ہیں۔ یہ سوچ کر میں وہیں رک گیا جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف لوٹے تو میں بھی انکے پیچھے پیچھے ہولیا اور جب وہ گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی انکے پیچھے اندر چلا گیا اور ان سے کہا کہ اے محمد ﷺ آپ کی قوم کے لوگوں نے مجھ کو آپ سے دور رکھنے کے لئے آپ کے متعلق مجھ سے بہت سی ایسی باتیں کہی ہے وہ مسلسل مجھ کو آپ کے دین سے ڈراتے رہے حتی کہ میں نے آپ کی باتیں نہ سننے کیلئے کانوں میں روئی ٹھونسی تاکہ کہیں آپکی بات میرے کانوں تک نہ پہنچے لیکن یہ اللہ تعالی کی مرضی تھی کہ اس نے مجھے آپ ﷺ کی باتیں سنائیں اور وہ مجھے بہت پسند آئیں آپ اپنا دین مجھے بتائیے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعوت میرے سامنے پیش کی اور مجھے دو سورتیں سورہ اخلاص اور سورہ فلق پڑھ کر سنائیں خدا کی قسم اس سے پہلے میں نے اس سے بہتر کلام کوئی نہیں سنا تھا نہ انکی باتوں سے کوئی بہتر بات دیکھی تھی میں نے اسی وقت اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔"

حضرت طفیلؓ داستان کے اس موڑ سے آگے بڑھتے ہوئے فرماتے ہیں "پھر میں بہت دنوں تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرا رہا اس مدت میں میں نے اسلام کی تعلیم حاصل کی اور جتنا ممکن ہوا قرآن حفظ کیا پھر جب میں نے اپنے قبیلہ کی طرف لوٹنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کہ "میں اپنی قوم کا سردار ہوں وہاں میری باتیں مانی جاتی ہے اب میں واپس جا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا چاہتا ہوں آپ اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے کوئی ایسی نشانی عطا فرما دے جو میری دعوت کیلئے ممد ومعاون ثابت ہو" تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اللھمہ اجعل لہ آیۃ خدایا طفیل کیلئے کوئی نشانی مرحمت فرما اسکے بعد میں اپنے قبیلے کی طرف چل پڑا یہاں تک کہ میری دونوں آنکھوں کے درمیان روشنی پیدا ہوئی یہ دیکھ کر میں نے دعا کی کہ خدایا اس کو چہرے کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر منتقل کر دے مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ اس کو دیکھ کر سمجھیں گے کہ یہ کوئی سزا ہے جو مجھے اپنے آباؤ اجداد کے دین چھوڑنے پر دی گئی ہے اسکے بعد جب میں پہاڑ کی بلندی سے نیچے اتر رہا تھا تو میری لاٹھی کے سرے پر چمکتی ہوئی روشنی لوگوں کو ایک معلق قندیل کی طرح نظر آرہی تھی جب نیچے اتر کر اپنے قبیلے میں پہنچا تو میرے والد جو بہت ضعیف ہو چکے تھے میرے پاس آئے میں نے ان سے کہا کہ ابا مجھ سے پرے ہٹیے اب آپ سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا نہ آپ کا بیٹا ہوں نہ میں آپ میرے والد۔ اس نے کہا بیٹے یہ تم کیا کہہ رہے ہو میں نے

کہا میں مسلمان ہو چکا ہوں اور میں نے محمد ﷺ کے دین کی پیروی اختیار کرلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیٹے تم نے جو دین اختیار کرلیا ہے میں بھی وہی دین اختیار کرتا ہوں میں نے کہا کہ آپ پہلے غسل کرلیجئے اور اپنے کپڑے صاف پہن کر تشریف لایئے تاکہ میں آپکو وہ دین سکھادوں جسکو میں نے اختیار کیا ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر میری بیوی میرے پاس آئی میں نے اسے کہا کہ مجھ سے دور رہو اب میرا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ اس نے کہا کہ میرے والدین آپ پر فدا ہوں کیا ہوا میں نے کہا کہ اسلام نے میرے اور تمہارے درمیان وسیع خلیج پیدا کردی ہے اور میں نے محمد ﷺ کا دین اپنالیا ہے۔

اس نے کہا جو آپ کا دین ہے وہ میرا دین ہے۔ میں نے کہا کہ اچھا جاؤ اور ذوشری کے چشمے میں غسل کرکے پاک ہولو (ذوشری قبیلہ دوس کے بت کا نام تھا جسکے پاس وہ چشمہ تھا جو پہاڑ کی بلندی سے گرتا تھا) اس نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ کو ذوشری کی طرف سے بچوں کو کسی نقصان کا اندیشہ ہے کہ مجھے اس چشمے میں غسل کرنے کے لئے بھیج رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ تباہی ہو تمہارے اور ذوشری کے لئے میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ لوگوں کی نظروں سے دور جاکر وہاں غسل کرلو میں تم کو اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ وہ حقیر و بے جان پتھر ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اسکے بعد وہ گئی غسل کیا اور پھر میرے پاس آئی تو میں نے اسکے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی جسکو اس نے بے چون و چرا قبول کرلیا پھر میں نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی مگر ابوھریرہؓ کے سوا سب نے اسلام قبول کرنے میں دیر کی۔"

حضرت طفیلؓ اس کہانی کو اس دلچسپ موڑ پر لاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "پھر میں ابوھریرہؓ کو ساتھ لیکر مکہ مکرمہ آیا جب بارگاہ رسالت میں حاضری ہوئی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ طفیلؓ تمہارے پیچھے تمہارے قبیلے کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ انکے دلوں پر دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں جو حق کے دیدار میں مانع ہیں وہ لوگ کفر شدید میں مبتلا ہیں انکے اوپر سرکشی اور نافرمانی کی کیفیت مسلط ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا دیا حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ کو اس حالت میں دیکھ کر مجھے اندیشہ ہوگیا کہ آپ ﷺ میرے قبیلے والوں کی حق میں بددعا فرمائیں گے اور وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔۔۔ تو میری زبان سے بے ساختہ نکل گیا آہ میری قوم۔

لیکن رسول اللہ ﷺ بددعا کرنے کی بجائے فرمارہے تھے۔

اللھمہ اھد دوسا... اللھمہ اھد
دوسا... اللھمہ اھد دوسا

خدایا قبیلہ دوس کو ہدایت دے۔۔۔ خدایا۔۔۔ خدایا پھر آپ ﷺ نے طفیلؓ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنے قبیلہ کے پاس جاؤ انکے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور انکے سامنے اسلام کی دعوت پیش کرو۔ پھر میں مستقل طور پر قبیلہ دوس کے علاقے میں جاکر انہیں اسلام کی دعوت دیتا رہا حتی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور یکے بعد دیگرے بدر، احد اور خندق کے معرکے گزر گئے اور جب میں آپکی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت میرے ساتھ قبیلہ دوس کے وہ گھرانے تھے جو اسلام قبول کرکے اسکی تعلیمات سے آراستہ ہو چکے تھے رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں سے مل کر بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ خیبر کے مال غنیمت میں سے ہم لوگوں کو بھی حصہ عنایت فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ہم لوگوں کو ہر غزوہ میں اپنے لشکر کے میمنہ پر مقرر فرمایے اور ہمارا اشعار "مبرور" مقرر فرمادیجئے۔

مسلمان بن کر پہلی دفعہ اپنے قبیلہ میں گیا تو ابوھریرہؓ کے سوا سب لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں دیر کی۔

حضرت طفیلؓ اپنی داستان کی آخری حصے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اسکے بعد میں برابر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ رہا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپکو فتح مکہ عنایت فرمائی فتح مکہ کے بعد میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے عمرو ابن حممہ کے بت ذو الکفین کو جلانے کی مہم پر بھیج دیں آپ ﷺ نے مجھے اسکی اجازت دے دی میں اپنے قبیلے کا ایک دستہ لیکر روانہ ہوا جب اسکے پاس پہنچ کر میں نے اسکو جلانا چاہا تو بہت سے مرد عورتیں اور بچے میرے ارد گرد جمع ہوگئے اور وہ اس بات کا انتظار کررہے تھے کہ ذوالکفین کو نقصان کی وجہ سے کوئی آسمانی بجلی عنقریب مجھ پر گر کر مجھے ہلاک کردے گی لیکن میں ان کے پرستاروں کے سامنے ہی اسکی طرف بڑھا اور یہ کہہ کر اسکو نذر آتش کردیا۔

مسلمانوں کے طریقہ عبادت کو دیکھ کر میرا دل جھوم اٹھا اور غیر ارادی طور پر مسلمانوں کے قریب ہوتا چلا گیا۔

یا ذالکفین لست من عبادکا
میلاد نا اقدام من میلادکا
انی حشوت النار فی فوادکا

ذوالکفین میں تیرے پرستاروں میں سے نہیں ہوں ہماری پیدائش تیری پیدائش سے مقدم ہے میں نے تیرے دل میں آگ بھردی ہے۔ اور اس بت کے آگ میں خاکستر ہوجانے کے بعد قبیلہ دوس میں شرک کے باقی ماندہ آثار بھی ختم ہوگئے اور الحمد للہ پورا قبیلہ مشرف بہ اسلام ہوگیا۔ حضرت طفیلؓ اسکے بعد ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے رفیق اعلی سے جاملے اور آپ کے رفیق خاص حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ نے خود کو اپنی تلوار کو اور اپنے لڑکے کو خلیفہ کی اطاعت کے لئے وقف کردیا اور جب مرتدین اور مدعیان نبوت کے ساتھ جنگوں کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت طفیل مسیلمہ کذاب سے جنگ کے لئے جانے والی فوج کے اول دستے میں شامل ہوگئے یمامہ جاتے ہوئے راستے میں انہوں نے ایک خواب دیکھا انہوں نے اپنے رفقاء سفر سے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے تم اسکی تعبیر بیان کرو ساتھیوں نے خواب کی تفصیل دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ "میں نے دیکھا کہ میرا سر مونڈ دیا گیا ہے اور میرے منہ سے ایک پرندہ نکلا ایک عورت نے مجھے اپنے پیٹ میں داخل کردیا اور میرا بیٹا عمرو بڑی تیزی سے میرے پیچھے آرہا ہے مگر میرے اور اسکے درمیان ایک رکاوٹ کھڑی کردی گئی ہے اور وہ میرے ساتھ اس میں داخل ہونے سے رہ گیا۔"

ساتھیوں نے کہا آپ کا خواب بہت اچھا ہے حضرت طفیلؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے طور پر اسکی یہ تعبیر نکالی ہے۔ سر مونڈے جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کاٹا جائیگا اور پرندہ کا مطلب میری روح ہے اور عورت کے پیٹ کا مطلب میری قبر ہے اور امید ہے مجھے شہادت نصیب ہوجائے گی۔ اور میرے بیٹے کا میرا پیچھا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے یہ مقام مجھ سے بعد میں ملے گا۔

معرکہ یمامہ میں صحابی رسول ﷺ حضرت طفیلؓ نے زبردست داد شجاعت حاصل کی۔ یہاں تک کہ وہ زخمی ہوگئے اور زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہادت کی نعمت سے بہرور ہوگئے مگر انکے صاحبزادے عمرو بن طفیل برابر جنگ میں معروف رہے یہاں تک کہ زخموں سے نڈھال ہوگئے اور انکا دایاں ہاتھ کٹ کر گر گیا اور وہ اپنے والد اور اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کو یمامہ کی سرزمین پر چھوڑ کر مدینہ واپس ہوگئے حضرت عمر بن خطابؓ کے دور خلافت میں ایک بار حضرت عمرو بن طفیلؓ انکی خدمت میں حاضر ہوئے اسی وقت حضرت عمرؓ کے لئے کھانا لایا گیا مجلس میں کچھ اور لوگ بھی انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے سب کو کھانے کیلئے بلایا مگر حضرت عمروؓ بن طفیلؓ کھانے میں شریک نہ ہوئے حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہے تم کھانے میں شریک ہونے سے جھجکتے ہو انہوں نے کہا جی ہاں! امیر المومنین یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا خدا کی قسم جب تک تم اپنا کٹا ہوا ہاتھ اس کھانے میں نہیں ڈالوگے میں اسکو چکھ نہیں سکتا خدا کی قسم اہل مجلس میں تمہارے سوا کوئی نہیں ہے جسکا عضو جنت میں داخل ہو۔"

حضرت عمرو بن طفیلؓ جب سے اپنے والد محترم سے جدا ہوئے تھے برابر اس خواب کی عملی تعبیر کی جستجو میں لگے رہے یہاں تک کہ جب جنگ یرموک کا موقع آیا تو اس میں بڑے شوق سے شریک ہوئے اور بڑی بے جگری سے لڑے یہاں تک کہ اس دولت شہادت سے سرفراز ہوگئے جسکی تمنا انکے والد نے انکے دل میں پیدا کی تھی۔ اللہ تعالی طفیل بن عمرو دوسیؓ پر رحم فرمائے وہ شہید ہے اور شہید کا باپ ہے۔

(ماخوذ صور من حیاۃ الصحابہؓ عربی)

☆☆☆☆☆☆☆

CS CamScanner

(روزمرہ کی سچی حکایتیں)

میری کہانی......میری زبانی

ترتیب: مولانا عبداللطیف شہباز خطیب اعظم حافظ آباد

میرا نام محمد نواز ہے، میری عمر اس وقت 88 سال کے قریب پہنچ چکی ہے، حافظ آباد شہر میں اپنے پوتوں اور پوتیوں کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزار رہا ہوں، قیام پاکستان سے قبل ہمارا خاندان شیعہ مذہب کی طرف راغب تھا، ہر سال محرم کے دنوں میں تعزیہ، مرثیے، ماتم نہ جانے کن کن خرافات میں حصہ لینا ہماری مجبوری بن چکی تھی۔ میرا رجحان مذہبی معاملات کی طرف کچھ زیادہ ہی تھا، سکول کی تعلیم کے دوران جب بھی محرم کا مہینہ آیا میں یکم محرم سے چھٹی کر لیتا اور سارا دن امام باڑے میں تعزیہ بنانے میں لگا رہتا تھا۔ تعزیہ کی تزئین نو کا کام ہم یکم محرم سے شروع کرتے، امام باڑے کا متولی مکھن شاہ تانگے والا ہوتا تھا، یکم سے نو محرم تک تعزیہ کو مکمل سجا کر بھیڑ شاہ کے مکان کے سامنے چوک میں لانا ہوتا تھا، وہاں سے ذوالجناح 10 محرم کو برآمد ہوتا تھا۔ اس وقت ذوالجناح کے ساتھ ساتھ تعزیہ اٹھا کر

> **اگر ہمارا سارا دین امام مہدی کے پاس غار کے اندر موجود ہے تو ہمیں سنی اکثریت کے ساتھ لڑنے اور ضد کر کے عزاداری کے جلوس نکالنے کی کیا ضرورت ہے؟**

رات کے کسی وقت امام باڑے میں پہنچنا ہوتا تھا۔ یہ تعزیہ چار آدمی اٹھاتے تھے جن کے پاس بڑے بڑے بانس ہوتے، جب ماتمی جلوس چلتا تو اس تعزیہ کو مونڈھوں پر اٹھا کر آگے بڑھتے جاتے اور جب کہیں جلوس رک جاتا تھا تو یہ چاروں آدمی اس تعزیہ کے نیچے وہ بانس لگا کر اسے کھڑا کر دیتے تھے، اب تو جدید دور آ گیا ہے تعزیہ کے نیچے پہیئے لگا کر اسے ساتھ ساتھ چلاتے رہتے ہیں...... اس وقت ہماری عقیدت و محبت کا یہ حال تھا کہ اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے تعزیئے کی طرف ہم پشت نہیں کر سکتے تھے، جس طرح مشرکین اپنے ہاتھوں سے بت تراش کر ان کی پوجا کرتے تھے اسی طرح ہم لوگ تعزیہ سجا کر اس کی پوجا شروع کر دیتے تھے اس وقت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مجلس سننا میرا سب سے زیادہ محبوب کام تھا، حنیف، میرا بچپن کا دوست تھا، وہ دبے لفظوں ماتم اور تعزیہ پر تنقید کرتا رہتا...... میں سمجھتا تھا کہ یہ لوگ امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں کیونکہ یہ ان لوگوں کو مانتے ہیں جنہوں نے اہل بیت رسول پر ظلم کئے جنہوں نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دھکے دیئے اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وراثت سے محروم رکھا اور مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق خلافت غصب کیا اسی طرح بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کو ہم مانتے تھے اگر میں آپ کو بتا دوں تو آپ لوگ مجھے دھکے دے کر یہاں سے نکال دیں...... اپنے خاندانی تنازعہ کی بنا پر میرے والد نے اپنا آبائی گاؤں چھوڑ کر کسی دوسرے گاؤں ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا تو کسی اچھی جگہ کی تلاش کے لئے میں نے اپنے دوست حنیف سے ذکر کیا...... ہم دونوں کئی دن تک مختلف علاقوں میں پھرتے رہے، اسی دوران وہ مجھے اپنے پیر و مرشد کے پاس علی پور رسیداں لے گیا وہاں ایک بہت ہی نورانی چہرے والے بزرگ سے ملاقات ہوئی میں بہت متاثر ہوا، میرے دوست حنیف نے انہیں بتا دیا کہ یہ اہل تشیع سے تعلق رکھتا ہے ان بزرگوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا میں نے بتایا کہ ہم اپنے گاؤں سے کسی دوسری جگہ زمین کا تبادلہ کروانا چاہتے ہیں اسی سلسلے میں علاقے کا دورہ کر رہے ہیں، تب انہوں نے فرمایا: ”میاں زمین کا تبادلہ کرتے ہو ایمان کا تبادلہ کیوں نہیں کرتے“ انہوں نے یہ الفاظ اس انداز میں ادا کیے جو میرے دل میں اتر گئے۔ میرا بھرپور جوانی کا دور تھا، ان بزرگوں سے ملاقات کے بعد اپنے آبائی شیعہ مذہب کے بارے میں میرے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہونا شروع ہو گئے جن باتوں کے متعلق سوچنا گناہ سمجھتا تھا وہ تمام باتیں مجھے من گھڑت اور جھوٹی محسوس ہونے لگیں جس طرح ماتم اور عزہ داری کو اپنے دین کا سب سے اہم جز تصور کرتا تھا، پیر و مرشد سے ملاقات کے بعد میں نے محسوس کیا کہ یہ سب خرافات ہیں کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کے سب لوگ تو جنت میں جا چکے ہیں ان کے مصائب اور تکالیف کا صلہ تو اللہ پاک کی طرف سے انہیں مل چکا ہے اور ہم لوگ کیوں ہر سال ان کے تعزیئے اور گھوڑے سنبھال کر رکھتے ہیں اسی طرح اگر ہمارا سارا دین امام مہدی کے پاس غار کے اندر موجود ہے تو ہمیں سنیوں کے ساتھ لڑنے اور ضد کر کے تعزیئے نکالنے کی کیا ضرورت ہے، اس ملاقات کے بعد میں نے باقاعدہ طور پر ہر جمعہ کیلیانوالی سرکار میں ادا کرنا شروع کر دیا، حضرت قبلہ پیر نور الحسن شاہ کے بیانات سے بہت متاثر ہوا، شیعیت سے مکمل طور پر توبہ کر کے سچا اور پکا مسلمان بن گیا

> **پیر و مرشد سے ملاقات کے بعد میں نے محسوس کیا، امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان کے شہداء تو جنت میں جا چکے ہیں ان کے مصائب و تکالیف کا صلہ اللہ پاک کی طرف سے انہیں مل چکا ہے ہم کیوں سارا سال ان کے گھوڑے اور تعزیے سنبھال کر رکھتے ہیں؟**

.. ہم نئی والا علی پور ضلع گوجرانوالہ سے زمین فروخت کر کے لگے بنگر ضلع حافظ آباد میں آباد ہو گئے، اسی طرح وقت گزرتا رہا میری زندگی میں دو واقعات ایسے آئے ہیں کہ کوئی شخص ماننے کیلئے تیار نہیں ہے لیکن خداوند کریم کو حاضر و ناظر جان کر اقرار کرتا ہوں کہ یہ واقعات سو فیصد سچے ہیں ان میں ذرا بھی جھوٹ یا بناوٹ نہیں ہے۔

ہمارے نئے گاؤں لگے بنگر سے ایک میل کے فاصلے پر ایک گاؤں لکھی شاہ ہے، یہ سارا گاؤں شیعوں کا ہے، ایک روز دوپہر کے وقت گندم پسوانے کیلئے لکھی شاہ جا رہا تھا کہ راستے

اوقات سحر و افطار

1431ھ

سحری کی دعا
وبصوم غدٍ نویت من شهر رمضان

افطاری کی دعا
اللّٰھم انی لک صمت وبک آمنت وعلیک توکلت وعلیٰ رزقک افطرت

رمضان	دن	اگست ستمبر 2010ء	انتہائے سحر	افطاری
01	جمعرات	12	4:01	6:57
02	جمعہ	13	4:02	6:56
03	ہفتہ	14	4:03	6:55
04	اتوار	15	4:04	6:54
05	سوموار	16	4:05	6:53
06	منگل	17	4:05	6:52
07	بدھ	18	4:06	6:51
08	جمعرات	19	4:07	6:50
09	جمعہ	20	4:08	6:48
10	ہفتہ	21	4:09	6:47
11	اتوار	22	4:10	6:46
12	سوموار	23	4:11	6:45
13	منگل	24	4:12	6:44
14	بدھ	25	4:13	6:43
15	جمعرات	26	4:14	6:41
16	جمعہ	27	4:14	6:40
17	ہفتہ	28	4:15	6:38
18	اتوار	29	4:16	6:38
19	سوموار	30	4:17	6:37
20	منگل	31	4:18	6:35
21	بدھ	یکم ستمبر	4:19	6:34
22	جمعرات	02	4:19	6:33
23	جمعہ	03	4:20	6:32
24	ہفتہ	04	4:21	6:30
25	اتوار	05	4:22	6:29
26	سوموار	06	4:23	6:28
27	منگل	07	4:23	6:27
28	بدھ	08	4:24	6:26
29	جمعرات	09	4:25	6:25
30	جمعہ	10	4:25	6:24

یہ اوقات فیصل آباد شہر اور مضافات کے لئے ہیں۔

خوبصورت رنگین چارٹ
علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی محنت کے شاہکار
دیدہ زیب، عمدہ طباعت، اعلیٰ کاغذ، 30x40 — دیدہ زیب، عمدہ طباعت، اعلیٰ کاغذ، 20x30
علمائے دیوبند کا تعارف اور ان کی خدمات — قیمت-/60 روپے
امیر المومنین سیدنا امیر معاویہؓ و اہل بیت — قیمت-/40 روپے
ادارہ اشاعت المعارف سمندری
0300-6661452

میں قبرستان کے قریب رک گیا میرے دل میں خیال آیا کہ قبرستان والوں کے لئے دعا کرتا ہوں اس طرح ذرا سانس بھی درست ہوگا اور ثواب بھی مل جائے گا۔ میں نے گندم کا بورا ایک طرف رکھ دیا قبرستان والوں کیلئے مغفرت کی دعا کیلئے ہاتھ اوپر اٹھائے ہی تھے کہ کسی غیبی طاقت نے میرے ہاتھوں کو نیچے کر دیا اور غیب سے آواز آئی کہ ان لوگوں کیلئے دعا نہ کرو میں نے کہا کیوں نہ کروں، مردہ لوگوں کیلئے دعا کرنا آنحضور ﷺ کی سنت ہے اور ارشاد ہے کہ جب قبرستان سے گزرو تو مردوں کیلئے دعا کرو پھر غیبی آواز آئی کہ یہ لوگ دعا کے قابل نہیں ہیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو سارے قبرستان سے پردہ ہٹا دیا گیا، میں دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ ہر قبر میں چھوٹے چھوٹے سانپ مسلط ہیں جو ان مردوں کی زبانوں پر ڈنگ مار رہے ہیں، ان مردوں کی بڑی بڑی زبانیں میں نے اپنی جاگتی آنکھوں سے باہر نکلی ہوئی دیکھیں، میں نے پوچھا یہ دردناک عذاب ان لوگوں کو کس جرم کی بنا پر دیا جا رہا ہے تو غیبی آواز آئی کہ یہ سب لوگ آنحضور ﷺ کے پیارے صحابہ کو گالیاں بکتے تھے، یہ لوگ آپ ﷺ کی پیاری اور محبوبہ بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ یہ دردناک عذاب دیکھ کر کئی مہینے تک سو نہ سکا، اللہ پاک کا شکر ادا کرتا رہا کہ خداوند کریم نے مجھے ایسے مذہب سے توبہ کی توفیق عطا فرمائی اور اس طرح کے دردناک عذاب سے محفوظ فرمایا۔ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ اصحاب رسول کا دشمن عام کافر نہیں ہے بلکہ کائنات کا غلیظ ترین اور بدترین کافر ہے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ میری زندگی میں پیش آ چکا ہے جسے کبھی بھی بھلا نہ سکوں گا...... ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت پیر کیلیانوالی سرکار کی مسجد میں جمعرات کو گیا تا کہ اگلے دن جمعہ کا خطبہ سن سکوں، رات عشاء کی نماز پڑھ کر مسجد میں ہی سونے کی تیاری کرنے لگا...... اس مسجد کے ساتھ ہی ایک امام بارہ ہے...... وہاں سے نوحوں اور مرثیوں کی اتنی سریلی آواز آ رہی تھی اس آواز میں مجھے بڑا سوز محسوس ہوا، ارادہ کیا کہ صبح جا کر دیکھوں گا کہ اتنی پُر سوز آواز کس شخص کی ہے، اسی ارادہ کے ساتھ سو گیا تو نیند کی حالت میں کسی نے میرے کان کو پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ اپنے ارادے سے توبہ کرو...... ان کا یہ مذہب جھوٹا ہے...... یہ آوازیں شیطانی آوازیں ہیں یہ لوگ زنا کرتے ہیں...... اسی وقت میں نے توبہ کی اور آج تک ان کے نظریات سے نفرت کرتا ہوں لوگوں سے کہتا ہوں یہ جھوٹے ہیں ان کے تمام اعمال اسلام دشمنی پر مبنی ہیں یہ لوگ آل رسول، امہات المومنین کے سخت ترین دشمن ہیں اپنی دشمنی کو، دنیا کو دھوکہ دینے کیلئے چھپاتے بھی ہیں ان سے بچو۔

آپ کی پریشانیوں کا روحانی حل

مرتبہ: قاری عمر فاروق 0302-5034802

قرآن پاک کی آیات مبارکہ اور احادیث پر مبنی عملیات کی تاثیر اور ان سے روحانی وجسمانی علاج میں استفادہ ایسی محسوس اور روزمرہ کے مشاہدے میں آنے والی چیز جس سے انکار ناممکن ہے خود قرآن نے دو مقامات سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲ اور سورۃ یونس آیت نمبر ۵۷ اپر اپنے آپ کو شفا کہا ہے۔ بلاشبہ اصل شفا بخشنے والی ذات تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔

لیکن دنیا چونکہ اسباب کے ذریعے چل رہی ہے، جس طرح دیگر مختلف نسخوں اور ادویات میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہے اس طرح مختلف عملیات میں بھی یہ تاثیر اسباب کے درجے میں موجود ہے، خود رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث میں دم کرنا اور دوسروں کو اجازت دینا ثابت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا معمول نقل فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ بیمار ہوتے تو سورۃ الفلق، سورۃ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے تھے، جب آخری دنوں میں تکلیف بڑھ گئی تو میں خود آپ ﷺ پر یہ سورتیں پڑھا کرتی۔ (صحیح مسلم) روحانی وظائف تب فائدہ دیتے ہیں جب انہیں شرائط کے مطابق پڑھا جائے وظائف کی شرائط میں سے اہم اور بنیادی شرائط یہ ہیں آدمی کا عقیدہ صحیح ہو، نماز پانچ وقت ادا کرے، گناہوں سے پرہیز کرے، حرام حلال کی تمیز کرے، یقین کے ساتھ عمل کرے، پاک جگہ اور پاک لباس کا اہتمام کرتے، جو ان شرائط کو پورا کرے اس کو میری طرف سے نظام خلافت راشدہ میں دیئے جانے والے وظائف و عملیات کی مکمل اجازت ہے جتنے اعمال و وظائف لکھے جائیں گے مجھے ان تمام کی اجازت استاذ العالمین حضرت مولانا پیر خطیب الرحمٰن نقشبندی اور مختلف صحیح العقیدہ بزرگوں سے حاصل ہے۔

جادو اور سحر سے نجات کیلئے:

1) ''سورہ ابراہیم'' سحر سے نجات کیلئے بہت مفید ہے اگر کسی شخص پر سخت قسم کا جادو کیا گیا ہو روزانہ تین مرتبہ سورہ ابراہیم کی تلاوت کرے انشاء اللہ صحت ہوگی۔

2) اگر کسی پر جادو ہو جائے اور وہ پریشان ہو تو باوضو ''سورہ مریم'' پڑھ کر دعا کرے انشاء اللہ صحت ہوگی اگر خود نہ پڑھ سکے تو کسی سے پڑھوا کر پانی پر دم کر کے پی لے۔

امراض جگر کیلئے:

جگر کی تمام بیماریوں کیلئے ''سورۃ الحجر'' سات بار پانی پر دم کر کے پی لیں انشاء اللہ شفا ہوگی اگر کوئی چیز خریدے یا فروخت کرے تو اس کے مال میں برکت ہوگی سات بار پڑھ کر دم کر لے۔

جان کی حفاظت کیلئے:

اگر کسی کے دشمن اسے جان سے مارنا چاہتے ہوں اور اسے اپنی جان کا خوف ہو تو ''سورۃ النحل'' ایک سو مرتبہ پڑھے انشاء اللہ دشمن ذلیل ہوں گے (صرف جماعتی معاملات کیلئے اجازت ہے)

ترقی، کامیابی اور زبان کی لکنت دور کرنے کیلئے

''سورۃ بنی اسرائیل'' کا روزانہ باوضو تین مرتبہ پڑھنا دو جہاں کی ترقی، کامیابی، حصول مراتب وعزت اور ہر مشکل حل کرنے کیلئے نہایت مفید اور مجرب ہے۔ اگر کسی بچے کی زبان میں لکنت ہے اور وہ بات کرنے میں اٹکتا ہو یا بات کرنے میں اس کی زبان پھرتی ہو تو عرق گلاب میں زعفران کو حل کر کے پاک کاغذ پر سورہ بنی اسرائیل کو لکھے اور پانی میں گھول کر کچھ عرصے تک بچے کو پلائے انشاء اللہ لکنت دور ہو جائے گی۔

قبر و آخرت کے نور کیلئے:

''سورہ الکہف'' کا جمعہ کے دن پڑھنا زمین و آسمان تک نور پیدا کرتا ہے اور آٹھ دن تک وہ نور برابر قائم رہتا ہے۔ پھر اس کے بعد پڑھنے والے کو سارا نور قبر میں اور قبر کے بعد قیامت میں دیا جائے گا، اس سورت کا پڑھنا ایمان کی قوت کو مضبوط کرتا ہے۔

شادی کے لئے:

اگر کوئی شادی کیلئے پریشان ہو اور مناسب جگہ رشتہ نہ ہوتا ہو تو اکیس مرتبہ سورۃ طٰہٰ روزانہ پڑھے انشاء اللہ مناسب جگہ رشتہ ہو جائے گا۔

پریشانی سے نجات کے لئے:

اگر کوئی شخص ہر وقت پریشان رہتا ہے تو ہر روز تین مرتبہ سورۃ الانبیاء پڑھے انشاء اللہ پریشانی سے نجات ہوگی۔

سفر میں برکت کیلئے:

اگر کسی کو طویل سفر کرنا ہو تو سفر سے پہلے تین مرتبہ سورہ الحج پڑھے انشاء اللہ بخیریت منزل پر پہنچے گا۔

بری عادتوں سے نجات کیلئے:

اگر کوئی شخص گناہوں میں مبتلا ہو تو عرق گلاب میں زعفران حل کر کے باوضو سفید کپڑے پر سورہ المومنون لکھے اور پلاسٹک میں لپیٹ کر گلے میں ڈالے انشاء اللہ بری عادتوں اور گناہوں سے توبہ کی توفیق مل جائے گی

دشمنوں سے حفاظت کے لئے:

اگر کسی کو دشمن تنگ کرتے ہوں اور طرح طرح سے پریشان کرتے ہوں تو سورہ نور روزانہ پانچ مرتبہ پڑھ لیا کرے انشاء اللہ دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

زندگی میں ایمان کی تازگی اور ولولہ برپا کرنے کے لئے علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید کی پسند فرمودہ اپنی چند منتخب تقاریر ہزاروں تقاریر کا نچوڑ آج ہی طلب کریں!

عنوانات	دورانیہ	قیمت
لا الہ الا اللہ (پنجابی)	60منٹ	45
تیرا عکس کرم	90منٹ	55
خاتم المعصومین	90منٹ	55
رحماء بینھم	90منٹ	55
شان سیدنا صدیق اکبرؓ	60منٹ	45
شان فاروق اعظمؓ	60منٹ	45
مظلوم مدینہ	90منٹ	55
ولادت علی المرتضیٰؓ	60منٹ	45
نشتر پارک	60منٹ	45
عظمت قرآن	60منٹ	45
اسکاؤٹ کالونی	90منٹ	55
قاتلان حسین کون؟	90منٹ	55
اسلام میں عورت کا مقام	60منٹ	45
اولیاء اللہ	90منٹ	55

ناشر

ادارہ اشاعت المعارف نزد جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلہ سمندری فیصل آباد 0300-6661452

کراچی ٹارگٹ کلنگ

رپورٹ: تصور معاویہ کراچی

کراچی شہر میں اہل سنت والجماعت کے قائدین اور کارکنان کی ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ جاری ہے عوام اہل سنت کو بیک وقت کئی مسائل کا سامنا ہے۔ بجلی، پانی چھینی اور دیگر اشیاء کی مہنگائی کا بحران ہے۔ اب تو صورتحال یہاں تک ہوگئی ہے کہ ہر شخص کی جان کراچی میں غیر محفوظ ہے خواہ وہ اہلسنت والجماعت سے وابستہ ہو جمعیت علماء اسلام سے ہو ایم کیو ایم سے یا مزدور، تاجر اور ڈاکٹر، کراچی شہر میں جون اور جولائی کے مہینوں میں ہر طرح کے لوگ نشانہ بنائے گئے ہیں دو تین ڈاکٹر اور مزدور جو کہ رکشہ یا ٹیکسی وغیرہ چلا کر اپنا گزر بسر کرتے تھے پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی کے کارکنان بھی شامل تھے عوام کو ان تمام مسائل کے ساتھ اپنی جان بچانے کا مسئلہ بھی درپیش ہے مظلوم عوام پر ہر طرح کے ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں عوام کو انصاف کہیں سے نہیں مل رہا کیونکہ جب احتجاج کے لئے روڈ پر آ گئیں تو حکومت کی ملی بھگت سے ان پر فائرنگ کی جاتی ہے کبھی لسانی فساد ہے تو کبھی دیوبندی اور بریلوی مکاتب فکر کے درمیان تصادم کو بھڑکایا جا رہا ہے اور اس فساد کو ختم کرنے کی بجائے گرفتاریاں کر کے مزید پریشان کیا جا رہا ہے۔ ایسے حکمرانوں سے بہتری کی کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ جو غیروں کے اشاروں پر اٹھانوے فیصد سنی قوم کو دہشت گرد کہہ رہے ہیں۔ اہل سنت والجماعت نے ہر شہر اور صوبے میں انتظامیہ سے ہر طرح کا تعاون کیا ہے اور ملک و ملت کی بقاء پر ہر کوشش کو بروئے کار لائے ہیں اور ہر ایک مظلوم کا ساتھ دیا ہے۔ حال ہی میں کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے دوران کارکنوں کی ٹارگٹ کلنگ بھی ہوئی ہے۔ کراچی ڈویژن کے صدر مولانا اورنگزیب فاروقی نے ٹارگٹ کلنگ کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ سیکرٹری ڈاکٹر فیاض، سینئر نائب صدر مولانا تاج محمد حنفی، سرپرست اعلیٰ مولانا احسان اللہ فاروقی کے ساتھ میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بھرپور احتجاج کیا ہے۔

کراچی میں مظلوموں کی ٹارگٹ کلنگ ملک کو کمزور کرنے کی گہری سازش ہے۔ پولیس اور رینجرز بے بس نظر آ رہی ہیں قاتل دندناتے پھر رہے ہیں شہریوں کو نفسیاتی مریض بنا دیا گیا ہے عوام کی جان اور مال کی حفاظت حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ جون کے آخر میں کراچی ضلع ملیر کے ذمہ دار بھائی نذیر بابو ایڈووکیٹ کو شہید کرنے کیلئے ان پر دن دیہاڑے فائرنگ کی گئی اس حملے میں وہ شدید زخمی ہوئے

دار العلوم کراچی کے گیٹ پر فائرنگ کر کے رکشہ میں سوار قاری حبیب اللہ کو زخمی اور ڈرائیور عبدالرحمن عرف کالا کو شہید کر دیا گیا۔

اور حملہ آور فرار ہوگئے۔ کراچی ڈویژن اہلسنت والجماعت کے ترجمان اور سیکرٹری اطلاعات حضرت مولانا احسان اللہ فاروقی پر بھی دہشت گردوں نے جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد جب وہ مسجد سے باہر نکلے تو ان پر فائرنگ کر کے انہیں شہید کرنے کی کوشش کی فائرنگ کے وقت وہ جلدی سے مسجد میں داخل ہوگئے تو گولیاں دیواروں پر لگتی رہیں انکے تعاقب کیلئے ایک شخص پیچھے کی جانب سے آ رہا تھا تو انکے سامنے والے نے پیچھے والے کو اشارہ کیا یہی احسان اللہ ہے جو ہمارا ٹارگٹ ہے تو حضرت نے فوراً ان درندوں کی چال کو دیکھ لیا تھا۔ اللہ رب کریم نے مولانا کو محفوظ رکھا اسی طرح کراچی سیکٹر اورنگی ٹاؤن میں واقع مکہ مسجد کے امام کے صاحبزادہ بھائی طیب کو 19 جولائی کو ٹارگٹ کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا گیا تھا ساتھی مقامی سطح پر ذمہ دار تھے اور جماعتی کاموں میں مصروف رہتے تھے اسکے علاوہ 13 جولائی کو ایک عام مزدور کو جو کہ ٹیکسی ڈرائیور تھا وہ جامعہ دارالعلوم کراچی میں واقع استاد قاری حبیب اللہ کو لا رہا تھا تو دارالعلوم کے مین گیٹ پر ان پر فائرنگ ہوئی جس کے نتیجے میں ٹیکسی ڈرائیور بھائی عبدالرحمن عرف کالا خان موقع پر شہید اور قاری صاحب زخمی ہوگئے اور ان کے قاتل فرار ہوگئے۔ 16 جولائی کو جمعہ کے خطاب میں مرکز صدیق اکبر میں حضرت مولانا اورنگزیب مدظلہ نے کہا کہ یکطرفہ ٹریفک چلا کر سپاہ صحابہ کے قائدین اور کارکنوں کو گرفتار کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ کراچی شہر میں میرے کارکنان کی ٹارگٹ کو رکوانے میں حکومت مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے اس لئے پیپلز پارٹی کی حکومت اقتدار چھوڑ دے حال ہی میں ضلع سنٹرل کے قریب واقع نور مسجد کا دیوبندی اور بریلوی کے درمیان تنازعہ 1992ء سے چل رہا ہے جہاں دونوں فریق اکٹھے نماز پڑھتے ہیں رجب کی 27 تاریخ شب معراج کا جشن مناتے ہوئے چند شر پسندوں نے کچھ نمازیوں کے خلاف نازیبا باتیں کرتے ہوئے مسجد پر قبضہ کر لیا اور نمازیوں پر دہشت گردوں نے گولیاں چلائی رینجرز پر بھی گولیاں چلائی گئیں حکومت نے ناانصافی کرتے ہوئے دیوبندی نمازیوں کو گرفتار کر کے مسجد کو سیل کر دیا تو کراچی سنی ایکشن کمیٹی نے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے گھیراؤ کا اعلان 15 جولائی بروز جمعرات مولانا اسعد تھانوی اور حضرت اورنگزیب فاروقی کی قیادت میں کیا تو حکومت نے 15 جولائی سے قبل مطالبات تسلیم کرتے ہوئے مسجد کو کھول دیا اور گرفتار شدگان کو رہا کر دیا جس سے سنی کمیٹی نے دھرنا کی کال واپس لے لی۔

سال 2011 کا خاص تحفہ

خلافت راشدہ رضؓ ڈائری

خلافت راشدہ ڈائری میں کیا ہوگا

★ نامور شخصیات کے ایام پیدائش
★ روزمرہ کے ضروری مسائل کا حل
★ وزن، حجم اور مقدار کے پیمانے
★ قرآنی آیات، احادیث اور بزرگوں کے اقوال
★ ملکی وغیر ملکی اہم فون وکوڈ نمبرز
★ ملک بھر کی اہم مذہبی وسیاسی جماعتوں کا تعارف
★ اسلام کے بنیادی عقائد کا تعارف
★ تعزیرات پاکستان کی دفعات
★ سال بھر کی نمازوں کے اوقات
★ نقشہ اوقات سحر وافطار
★ ٹیلی فون انڈکس

معلومات کا خزانہ

انتہائی مناسب قیمت

نصیحت آموز اقوال مجموعہ

★ دنیا کے اہم ممالک کے دارالخلافے، کرنسی، آبادی، اوقات
★ نامور مدارس، شخصیات، اہم جگہوں کے فون نمبرز
★ گزشتہ وآئندہ سال کا ہجری وعیسوی کیلنڈر

ہدیہ 130 روپے

خوبصورت طباعت
بلند معیار
تاریخ ساز
مضبوط جلد

علماء، وکلاء اور اہل دانش کو آپ یہ تحفہ میں دے سکتے ہیں

ڈیلرز، سب ڈیلرز اور ایجنسی ہولڈرز اپنی ضرورت سے آگاہ فرمائیں

اپنے موضوع پر منفرد کتاب جس پر قابل ذکر
اکابرین اہل سنت والجماعت کی تصدیق موجود ہے

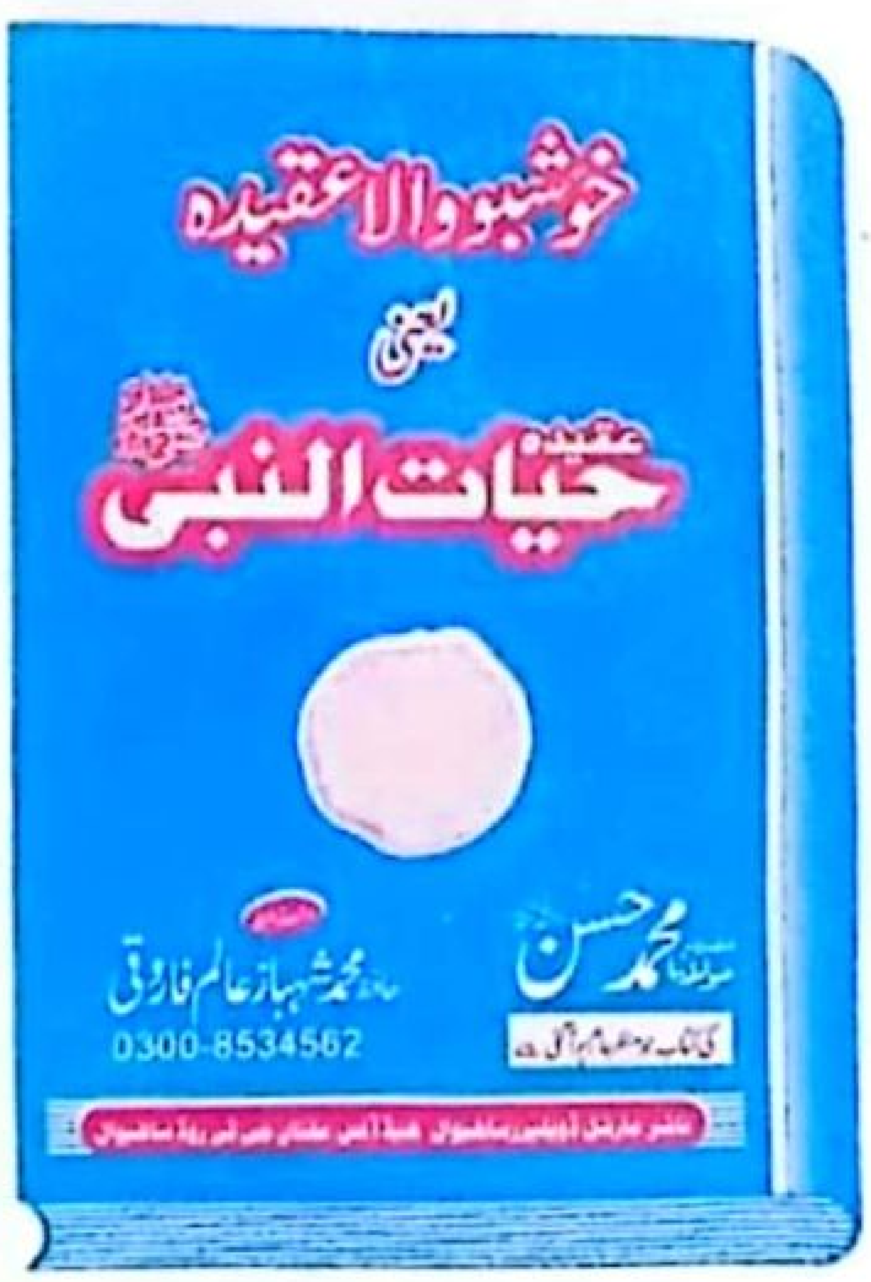

محمد حسن

خوشبو والا عقیدہ یعنی

عقیدہ حیات النبی ﷺ

برائے رابطہ

حافظ محمد شہباز عالم فاروقی
0300-8534562

اردو بازار لاہور کے تمام مکتبوں سے حاصل کریں

ناشر: مارشل ڈویلپرز ساہیوال ہیڈ آفس: ملتان جی ٹی روڈ ساہیوال